



طلاق کے مسائل کا بیان

# پہار شریعت

حصہ ہشتم (8)  
(..... تسہیل و تخریج شدہ.....)

صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

پیشکش

مجلس: المدینة العلمية (دعوت اسلامی)

شعبہ تخریج

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فقہ حنفی کی عالم بنانے والی مایہ ناز کتاب

# بہارِ شریعت (تخریج شدہ)

حصہ ہفتم (8)

مصنف

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی

پیشکش

مجلس: المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ تخریج)

E-mail: [ilmia26@yahoo.com](mailto:ilmia26@yahoo.com)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلاة والسلام على من لا نبي بعده ﷺ (اللهم صل على محمد وآل محمد)

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بہار شریعت حصہ ہشتم (8)
مصنف	:	صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی
ترتیب، تسہیل و تخریج	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) (شعبہ تخریج)
سن طباعت	:	۳ ذو القعدۃ الحوام ۱۴۲۹ھ، بمطابق 13 نومبر 2008ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینۃ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ، کراچی
قیمت	:	

## مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر، کراچی
- مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ منیجمنٹ روڈ مرکز الاولیاء لاہور
- مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی
- مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
- مکتبۃ المدینہ نزد پھیل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ مدینہ الاولیاء ملتان
- مکتبۃ المدینہ چھوٹی گٹھی، حیدر آباد
- مکتبۃ المدینہ چوک شہید اہل میر پور کشمیر

E.mail: ilmia26@yahoo.com

www.dawateislami.net

مدنی التجار: کسی اور کو یہ (تخریج شدہ) کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

**یادداشت**

(دوران مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل علم میں ترقی ہوگی)

[illegible]

[illegible]

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

”عالم بنانی والی کتاب“ کے 17 حروف کی نسبت سے ”بہار شریعت“ کو پڑھنے کی 17 باتیں

از: شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ  
فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِهِ. ترجمہ: ”مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الكبير للطبراني، الحديث: ۱۵۹۴۲ ج ۶، ص ۱۸۵)

دومنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔ (۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

۱. اخلاص کے ساتھ مسائل سیکھ کر رضائے الہی عزوجل کا حقدار بنوں گا۔

۲. خفی الوسع اس کا باؤ ڈھو اور

۳. قبلہ رومطالعہ کروں گا۔

۴. اس کے مطالعے کے ذریعے فرض علوم سیکھوں گا۔

۵. شرعی مسائل سیکھوں گا۔

۶. جو مسئلہ سمجھ میں نہیں آئے گا اس کے لیے آیت کریمہ فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ (النحل: ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: ”تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں“ پر عمل کرتے ہوئے علماء سے رجوع کروں گا۔

۷. (اپنے ذاتی نفع پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔

۸. (ذاتی نفع کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

۹. جس مسئلے میں دشواری ہوگی اُس کو بار بار پڑھوں گا۔

۱۰. زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا۔

۱۱. جو نہیں جانتے انھیں سکھاؤں گا۔

۱۲. جو علم میں برابر ہوگا اس سے مسائل میں تکرار کروں گا۔

۱۳. یہ پڑھ کر علمائے حق سے نہیں الجھوں گا۔

۱۴. دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

۱۵. (کم از کم ۱۲ عدد یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔

۱۶. اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری امت کو ایصال کروں گا۔

۱۷. کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔



عالم بنانی  
شیخ طریقت  
امیر اہلسنت  
بانی دعوت  
اسلامی  
مولانا ابوبلال  
محمد الیاس عطار  
قادری رضوی  
دامت برکاتہم  
العالیہ

۶ ربیع الثانی ۱۴۲۷ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## المدینۃ العلمیۃ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، ہانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ  
الحمد لله على احسنائه وفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم تبليغ قرآن وسنت في عالم غير سياسي  
تحريك "دعوتِ اسلامي" نيكى كى دعوت، احيائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزم مصمم رکھتی ہے،  
ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے جمعۂ مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس  
"المدینۃ العلمیۃ" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیان کرام کثیرہم اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے،  
جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبہ تراجم کتب (۳) شعبہ درسی کتب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب (۵) شعبہ تحقیق کتب (۶) شعبہ تخریج

"المدینۃ العلمیۃ" کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، عظیم المرتبت، پر دانہ فصیح

رسالت، موجدِ دین و ملت، حامی سنت، ہانی بدعت، عالم شریعت، موہر طریقت، باعیت غیر ویزکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ  
القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل  
اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں  
اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامي" کی تمام مجالس بشمول "المدینۃ العلمیۃ" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی

عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبد خضرا  
شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور رحمت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ



## پہلے اسے پڑھ لیجئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

بعض شرعی احکام وہ ہیں جن کا تعلق ایمان اور عقائد سے ہوتا ہے جیسے توحید، رسالت، نبوت، جنت، دوزخ، حشر، وغیرہ بعض کا عبادات سے مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جبکہ بعض شرعی احکام ایسے ہیں جن کا تعلق معاملات سے ہے جیسے خرید و فروخت اور نکاح و طلاق کے مسائل وغیرہ، چنانچہ جس طرح ایمان و عقائد اور عبادات کے مسائل کا بقدر ضرورت علم حاصل کرنا فرض ہے اسی طرح معاملات کا سیکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر معاملات خدا و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم کے موافق کیے جائیں تو باعث خیر و برکت اور ثواب ہے ورنہ گناہ اور سبب ہلاکت و عذاب، لہذا اسی ضرورت کے پیش نظر بہار شریعت کا آٹھواں حصہ جو معاملات میں سے ایک انتہائی نازک اور اہم ترین موضوع ”طلاق“ اور اس سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے آپ کی خدمت میں پیش ہے جس میں ایسے مسائل کا بیان ہے جن کا سیکھنا نہایت ضروری ہے، طلاق کے مسائل کی اہمیت کے پیش نظر قرآن پاک نے بھی کئی جگہ اس موضوع کے پر احکامات ارشاد فرمائے ہیں چنانچہ ایک جگہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلْيُفْنِ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوا ۚ﴾ (پ ۲، البقرة: ۲۳۱) ترجمہ کنز الایمان: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عیادت آگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لئے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے، اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھانہ بناؤ۔

حضور پر نور، شافعِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے بھی احادیث مبارکہ کی صورت میں طلاق کے بہت سے مسائل کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے چنانچہ ایک جگہ ارشاد فرمایا: ابغض الحلال الی اللہ تعالیٰ الطلاق یعنی: حلال اشیاء میں سے طلاق اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ (سنن ابوداؤد، الحدیث ۲۱۷۸، ج ۲، ص ۳۷۰)

بہار شریعت کی افادیت و اہمیت کے پیش نظر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوت اسلامی“ کی مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ نے اسے تخریج کے ساتھ پوری آن بان سے مرحلہ وار شائع کرنے کا جو عزم کیا تھا، اس میں کامیابیوں کا سفر جاری ہے۔ اس سلسلے میں ”بہار شریعت“ پہلی جلد (حصہ 1 تا 6) ساتواں حصہ (7) اور سولہواں حصہ (16) ”مکتبہ المحینہ“ سے شائع ہو کر علماء کرام و عوام سے داد و تحسین پا چکے ہیں۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اب اس کا آٹھواں حصہ پیش خدمت ہے یہ حصہ طلاق کے احکام پر مشتمل ہے۔ اس حصہ میں تقریباً 26 آیات قرآنیہ، 35 احادیث اور

## 761 مسائل کا ذکر ہے۔

اس دور میں مسلمانوں کی حالت مسائل شرعیہ کے اعتبار سے بہت ہی ناگفتہ بہ ہے روزمرہ کے ضروری مسائل سے بھی بہت حد تک دوری ہو چکی ہے۔ طلاق سے متعلق احکام شریعت معلوم کرنے کے لیے اس حصے کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو عوام و خواص کے لیے نفع بخش بنائے! اور ہمیں اس کے بقیہ تمام حصوں کو بھی مزید بہتر انداز میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس حصے پر بھی مجلس ”المدينة العلمية“ کے ”شعبہ تخریج“ کے مدنی علماء نے انتھک کوششیں کی ہیں، جس کا اندازہ ذیل میں دی گئی کام کی تفصیل سے لگایا جاسکتا ہے:

- 1..... احادیث اور مسائل فقہیہ کے حوالہ جات کی اصل عربی کتب سے مقدور بھر خرچ کی گئی ہے۔
- 2..... آیات قرآنیہ کو منقش بریکٹ ﴿﴾، کتابوں کے نام اور دیگر اہم عبارات Inverted Commas ” “ سے واضح کیا گیا ہے۔
- 3..... قدیم رسم الخط کو حتی الامکان برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔
- 4..... جہاں جہاں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کے ساتھ ”صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم“ اور اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ”عزوجل“ لکھا ہوا نہیں تھا وہاں بریکٹ میں اس انداز میں (عزوجل)، (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔
- 5..... ہر حدیث و مسئلہ نئی سطر سے شروع کرنے کا التزام کیا گیا ہے اور عوام و خواص کی سہولت کے لئے ہر مسئلے پر نمبر لگانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔
- 6..... پڑھنے والوں کی آسانی کے لئے اس حصہ کے شروع میں حروف جمعی کے اعتبار سے حلی لغت کی ایک فہرست کا اہتمام کیا گیا ہے جسے تیار کرنے کے لئے لغت کی مختلف کتب کا سہارا لیا گیا ہے اور اس بات کو پیش نظر رکھا گیا ہے کہ اگر لفظ کا تعلق براہ راست قرآن پاک سے تھا تو اس کو مختلف تفاسیر کی روشنی میں حل کرنے کی کوشش کی گئی، براہ راست حدیث پاک کے ساتھ تعلق ہونے کی صورت میں حتی الامکان احادیث کی شروحات کو مد نظر رکھا گیا اور فقہ کے ساتھ تعلق کی بنا پر حتی المقدور فقہ کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ چند مقامات پر عبارت کی تسہیل (یعنی آسانی) کے لئے مشکل الفاظ کے معانی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں تاکہ صحیح مسئلہ ذہن نشین ہو جائے اور کسی قسم کی الجھن باقی نہ رہے۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ نہ آئے تو علماء کرام دامت فیوضہم سے رابطہ کیجئے۔
- 7..... اس حصہ میں جہاں جہاں فقہی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں، ان کو ایک جگہ اکٹھا بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں حتی

المقدور کوشش کی گئی ہے کہ اگر اس اصطلاح کی وضاحت مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود اسی جگہ یا بہار شریعت کے کسی دوسرے مقام پر کی ہو تو اسی کو حتی المقدور آسان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے اور اگر کسی اصطلاح کی تعریف بہار شریعت میں نہیں ملی تو دوسری معتبر کتابوں سے عام فہم اور باحوالہ اصطلاحات ذکر کر دی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اس حصہ میں جو مشکل اعلام (مختلف چیزوں کے نام) مذکور ہیں لغت کی مختلف کتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان انداز میں اصطلاحات کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

8 علمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر 25، 47، 70، 75، 106، 122، 153 پر مسائل کی تصحیح، ترجیح، توضیح اور تطبیق کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے۔

9 مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسب سابق ۱۲۰ متنبہ بھی لکھ دیا ہے۔

10 ... مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

11 آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سن وفات اور مطالع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔ اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت باریتہ سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے عاشقانِ رسول کے سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن بچھیسویں رات چھیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبہ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

☆.....☆.....☆

## حصہ ہشتم (8) کی اصطلاحات

1	فار بالطلاق	وہ شخص جو اپنی بیوی کو اپنے ترکہ سے محروم کرنے کے لئے مرض الموت میں طلاق دے دے۔ (ماخوذ از رد المحتار، ج ۵، ص ۸)
2	مرض الموت	کسی مرض کے مرض الموت ہونے کے لیے دو باتیں شرط ہیں۔ ایک یہ کہ اس مرض میں خوفِ ہلاک دائمیہ، موت قوت و غلبہ کے ساتھ ہو، دوم یہ کہ اس غلبہ خوف کی حالت میں اس کے ساتھ موت متصل ہو اگرچہ اس مرض سے نہ مرے، موت کا سبب کوئی اور ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۵، ص ۲۵۷)
3	فضولی	وہ شخص جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر عمل دخل کرے۔ (ماخوذ از بہار شریعت حصہ ۱ ص ۱۰۷)
4	قارہ	مرض الموت میں زوجہ کی جانب سے مرد و عورت میں تفریق واقع ہو، تاکہ اس کا شوہر اس کے ترکہ سے محروم ہو جائے ایسی عورت کو قارہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از رد المحتار، ج ۵، ص ۸)
5	صاع	دوسو ستر تو لے کا ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۲۹۶) صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ (فتاویٰ امجدیہ، ج ۱، ص ۳۸۴) تقریباً چار کلو ایک سو گرام کا ہوتا ہے۔ (ماخوذ حاشیہ از رفیق الحرمین، ص ۲۲۸)
6	آکسہ	وہ عورت جو ایسی عمر کو پہنچ جائے کہ اب اسے حیض نہیں آئے گا۔ (ماخوذ بہار شریعت حصہ ۸ ص ۱۰۸)
7	زنجنت	جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۶۴)
8	خلوت صحیحہ	میاں بیوی کا کسی جگہ اس طرح جمع ہونا کہ جماع سے کوئی چیز مانع نہ ہو۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت حصہ ۷ ص ۶۸)
9	ذوی الارحام	قریبی رشتہ دار، اس سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو نہ تو اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں سے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۴۷)

10	طلاق بائن	وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۴)
11	طلاق رجعی	وہ طلاق جس میں عورت عدت کے گزرنے پر نکاح سے باہر ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۴)
12	مہر مؤجل	وہ مہر جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۷۵ پر مہر کی اقسام ملاحظہ فرمائیں)
13	عدت	نکاح زائل ہونے یا فہم نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک ذمہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۲۸)
14	استحاضہ	بالغہ عورت کے آگے کے مقام سے بیماری کی وجہ سے جو خون نکلتا ہے اسے استحاضہ کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے مطالعہ فرمائیں بہار شریعت، ج ۱، ص ۳۷۱)
15	نکاح فاسد	ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو نکاح فاسد ہے۔ جیسے گواہوں کے بغیر نکاح کرنا۔ (رد المحتار، ج ۵، ص ۴۳)
16	مرتد	وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے امر کا انکار کرے جو ضروریات دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر کہے جس میں تاویل صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یو ہیں بعض افعال بھی ایسے ہیں جن کے کرنے سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بت کو سجدہ کرنا، مصحف شریف کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔ (تفصیل کے لیے مطالعہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۶۳)
17	دار الحرب	وہ ملک جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلط ہو گیا جس نے شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان و اقامت وجماعت یک لخت اٹھادیئے اور شعائر کفر جاری کر دیئے، اور کوئی شخص امان اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۱۶ و ج ۱۷، ص ۳۶۷)
18	دارالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان و اقامت وجماعت باقی رکھے ہوں تو وہ دارالاسلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۷، ص ۳۶۷)

19	ایٹا	شوہر کا یہ قسم کھانا کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۷۶)
20	ایلائے موقت	ایسا ایلا جس میں چار مہینے کی قید ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۷۷)
21	ایلائے مؤبد	ایسا ایلا جس میں چار مہینے کی قید نہ ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۷۷)
22	تخلیق	تعلیق کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۴۳)
23	نہین	قسم، اصطلاح میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر پختہ ارادہ کرنے کو نہین کہتے ہیں۔ (در مختار، ج ۵، ص ۴۸۸)
24	ظہار	اپنی زوجہ یا اس کے کسی جزو شائع یا ایسے جزو کو جو کل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے نشہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۹۹)
25	خلع	عورت کا اپنے آپ کو مال کے بدلے میں نکاح سے آزاد کرانا خلع کہلاتا ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۸۸)
26	بدل خلع	عورت جو مال خلع کے بدلے میں دیتی ہے اسے بدل خلع کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۸۸)
27	وہ	کسی کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنا دینا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۱۲، ص ۶۲)
28	جہو یہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے نکاح کر کے شوہر کے حوالے کر دیا ہو اور اس سے خدمت نہ لیتا ہو۔ (رد المحتار، ج ۴، ص ۳۲۷)
29	مرہن	جس شخص کے پاس کوئی چیز رہن رکھی جائے وہ مرہن کہلاتا ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۳۱)

30	رہن	شرع میں کسی حق کی وجہ سے کسی شے کو روک رکھنا جس کے ذریعے اس حق کو حاصل کرنا ممکن ہو۔ اسے رہن کہتے ہیں۔ کبھی اس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۱، ص ۳۱)
31	ایام تشریق	دس ذوالحجہ کے بعد کے تین دن (۱۱، ۱۲، ۱۳) کو ایام تشریق کہتے ہیں۔ (رد المحتار، ج ۳، ص ۷۱)
32	ایام منہیہ	عید الفطر، عید الاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن کہ ان میں روزہ رکھنا منع ہے اسی وجہ سے انہیں ایام منہیہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۶)
33	پارسا	متقی، نیک۔ اصطلاح شرع میں پارسا اس عورت کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی حرام نہ ہوئی ہو اور نہ ہی اسے اس کی تہمت لگائی گئی ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۱۵)
34	مُراہق	وہ لڑکا جو نابالغ ہو مگر بالغ ہونے کے قریب ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۷۲)
35	تحریر	کسی گناہ پر بغرض تادیب جو سزا دی جاتی ہے اس کو تحریر کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱۳)
36	شرط	وہ شے جو حقیقت میں داخل نہ ہو لیکن اس کے بغیر شے موجود نہ ہو، جیسے نماز کے لیے وضو وغیرہ۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۸۶)
37	عصبہ	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا حصہ میراث میں مقرر نہیں، البتہ اصحاب فرائض کو دینے کے بعد بچا ہوا مال لیتے ہیں اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو میت کا تمام مال انہی کا ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۳)
38	دیت	دیت اس مال کو کہتے ہیں جو نفس (جان) ضائع کرنے کے بدلے میں دینا لازم ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۱۸، ص ۵۵)
39	حد	حد ایک قسم کی سزا ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کی بیشی نہیں ہو سکتی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۸۱)
40	عنین	عنین اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا عضو مخصوص تو ہو مگر اپنی بیوی سے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے۔ (تفصیل بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

41	شیب	جو عورت کنواری نہ ہو اسے شیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
42	ہنر	کنواری، پھر وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو اگرچہ ایک آدھ بار زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہو گئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔
43	متارکہ	مرد کا اپنی بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا یا اس سے وطی ترک کر دی یا اس طرح کے اور الفاظ کہنا متارکہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۳۰)
44	وطی بالشبہ	شبہ کے ساتھ وطی کرنا، یعنی عورت کو حلال سمجھ کر وطی کرنا جیسے عورت عدت میں ہو اور حلال سمجھ کر اس سے وطی کر لے یہ وطی بالشبہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۳۱)
45	زجم	شادی شدہ زانی مرد یا زانیہ عورت کو پتھروں کے ساتھ مارتا یہاں تک کہ مر جائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۸۵-۸۶)
46	ذی	اس کافر کو کہتے ہیں جس کے جان و مال کی حفاظت کا بادشاہ اسلام نے جزیہ کے بدلے ذمہ لیا ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱، ص ۵۰۱)
47	خیار بحق	وہ اختیار جو لونڈی کو آزاد ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ حق سے پہلے کئے ہوئے معاملہ کو چاہے تو فسخ کر دے چاہے تو قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۸۷)
48	خیار بلوغ	وہ اختیار جو نابالغ کو بالغ ہونے پر حاصل ہوتا ہے کہ وہ بلوغت سے پہلے کئے ہوئے معاملہ کو فسخ کرے یا قائم رکھے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۸۷)
49	بیع	اصطلاح شرع میں بیع کے معنی یہ ہیں کہ دو شخصوں کا باہم مال کو مال سے ایک مخصوص صورت کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۱۱، ص ۸)
50	وصی	وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو موصی (وصیت کرنے والا) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۵۵)



51	اکراہ شرعی	اکراہ شرعی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو فلاں کام نہ کرے گا تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور وہ یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا، تو یہ اکراہ شرعی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴)
52	مردہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے یہ کہا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۹)
53	مکاتبہ	ایسی لونڈی جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور لونڈی نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)
54	امّ ولد	وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۲)
55	مردہ	وہ غلام جسے مالک نے یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے یا ایسے الفاظ کہے ہوں جن سے مولیٰ کے مرنے کے بعد اس کا آزاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۹)
56	مکاتبہ	ایسا غلام جسے مالک نے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہا ہو کہ اتنا مال ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور غلام نے اسے قبول کر لیا ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۱)

## اعلام

1	نہسن	چنے کا آٹا، یہ پہلے بطور صابن استعمال ہوتا تھا۔
2	ڈولی	پردوں والی زنانہ سواری جسے دو یا چار آدمی کندھوں پر اٹھا کر چلتے ہیں۔
3	دلہ الارض	ایک جانور کا نام ہے جو قرب قیامت میں نکلے گا
4	کُسم	ایک پھول جس سے صحاب یعنی گہرا سرخ رنگ نکلتا ہے اور کپڑے رنگے جاتے ہیں۔
5	گیرو	ایک قسم کی سیاحی مائل سرخ مٹی
6	گھسی	بخولہ، تلمن یا سرسوں کا پھوک جو تیل نکالنے کے بعد فاق جاتا ہے۔
7	سی	ایک سیاہ منجن یا پاؤڈر جسے عورتیں سنگار کیلئے اپنے دانتوں اور ہونٹوں پر ملتی ہیں۔ اس سے دانتوں کی ریختیں اور مسوڑھے سیاہ اور دانت اور ہونٹ چمک دار ہو جاتے ہیں۔

# حل لغات باعتبار حروف تہجی

## ا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آرزائی و گرائی	ستائی، مہنگائی	آٹھیارے	آنکھوں والے
آستینین	دو حصے (فوطے)	آٹاٹ النیت	گمراہیو سامان
اقل	کم، بہت تھوڑا	اغنیا	غنی کی جمع، مالدار لوگ
اعزاز	عزت، مرتبہ	ارزانی	کم قدری، (ستائی) کم قیمت
إضافت	نسبت	اچاج	لولائنگڑا، چلنے پھرنے سے معذور
أوسط	درمیانی	إحصال	محصل، ملا ہوتا
إرث	میراث	أشائے مدت	دوران مدت
أمر	معاملہ، حکم	إذن	اجازت
اندیشہ	فکر، خوف، کھٹکا، تردد	أسباب	ضرورت کا سامان، اثاثہ
أخیانی بہن بھائی	وہ بہن بھائی جن کی ماں ایک اور باپ علیحدہ علیحدہ ہوں		

## ب

بَن	جنگل	بکر	کنواری
بالشبیہ	شک کے ساتھ	بلا معاوضہ	معاوضے کے بغیر
بلا حائل	بغیر آڑ کے	بُغض	نفرت، دشمنی

بدل کتابت	وہ مال جو غلام یا لونڈی اپنی آزادی کیلئے مالک کو ادا کریں۔	بقدر کفایت	ضرورت کے مطابق، کافی ہونے کی مقدار
بخیار بلوغ	بالغ ہونے کے اختیار کے ساتھ	بد باطنی	دل میں برائی رکھنا
بندش	بندھن، گرہ	بالقصد	ارادنا
بلاقصد	ارادہ کے بغیر	بیع	خرید و فروخت

## پ

پے در پے	لگاتار، مسلسل	پیشتر	پہلے
پوشاک	لباس، پہننے کے کپڑے	پارسا	متقی، نیک، پرہیزگار

## ت

تلف	ضائع	تہادی	مدت، عرصہ دراز، میعاد
تصرف	عمل دخل	تادیب	ادب سکھانا
توشک	پتنگ کا بچھونا، گدا	تکذیب	جھٹلانا
تین زلع	چار حصوں میں سے تین حصے	تعدد	تعداد میں زیادہ ہونا، کثرت
تہذد	سختی، زیادتی	ترش	بناؤ سنگھار
تکویض	سپرد کرنا	توکیل	وکیل بنانا
تصدق	صدقہ دینا	تفریق	جدا کرنا
تملیک	مالک بنانا	تجہیز و تکفین	میت کے کفن و دفن کا بندوبست کرنا

## ث

ثمن	تہائی، تیسرا حصہ	ثمن	قیمت، مूल، دام
ثبوتِ ملک	ملکیت کا ثابت ہونا	ثبوت	معتبر، معتمد

## ج

جاریہ	لوٹھی، کنیر	جناکی	وائی۔ بچہ جنانے والی
جائداد منقولہ	یعنی وہ چیزیں جن کو دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہو، مثلاً ساز و سامان وغیرہ	جائداد غیر منقولہ	وہ جائداد جس کو دوسری جگہ منتقل نہ کیا جاسکتا ہو، مثلاً زمین، مکان وغیرہ

## چ

چندھا	کمزور بینائی والا	چلن	رداج
-------	-------------------	-----	------

## ح

حائل	پردہ۔ روک	حق تلفی	کسی کا حق مار لینا، بے انصافی
حادث	قسم توڑنے والا	حلف لیا	قسم دی
حہ	آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔	حرمِ رضاع	دودھ کھد شے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا
حرمِ مصاہرت	سسرالی رشتوں کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا		

## خ

خیار	اختیار	خفیف	ہلکا، کم، تھوڑا
خروج	باہر نکلنا، برآمد ہونا	خفیہ	چھپا کر، پوشیدہ طور پر

خلقہ	پیداہی	خفیہ عقل	کم عقل
------	--------	----------	--------

## د

دام	قیمت، نقدی	دروڑہ	بچہ پیدا ہونے کا درد
دقت	دشواری، مشکل، تکلیف	دل بستگی	دل لگنا، جی بہلنا
دالان	بڑا اور لمبا کمر جس میں محراب دار دروازے ہوتے ہیں۔		

## ر

رُحمان	میلان، توجہ	ریاضت	زہد، پرہیزگاری، تقویٰ
--------	-------------	-------	-----------------------

## ز

زوال ملک	ملکیت کا ختم ہونا	زینت	بناؤ سنگار
----------	-------------------	------	------------

## س

سوت	سوکن، ایک خاندان کی دو یا زیادہ بیویاں	سبکدوش	جو کسی کام سے فارغ کر دیا گیا ہو، مری الذمہ
سپید داغ	برص کی بیماری	سفیہ	ہیوقوف، احمق، نادان
سہوا	بھول کر	سکے (سکشی)	رہنے کا مکان۔
سکوت	خاموشی، خاموش ہونا	سکونت	رہائش، اقامت گاہ
سرایت	اثر کرنا، جذب ہونا	سلیقہ	شعور، ہنر، دستکاری
سنہ	سال		

## ش

شکم	پیٹ	شہدہ	شک کی بنا پر
-----	-----	------	--------------

## ص

صحبت	ہم بستری کرنا، جماع کرنا	صرف	خرچ
صغیر سن	کم عمر، چھوٹی عمر	صراحتہ	کھلم کھلا، صاف طور پر

## ع

عاریۃ	کسی دوسرے شخص کو کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کرنا	عفیہ	پارسا عورت، پرہیزگار عورت پاکدامن عورت
عاجز	کمزور، بے بس	عجز	نا توانی، (بے بسی)
عفت	پارسائی، پاکدامنی	عقوق	حاملہ ہونا، حمل کا ٹھہر جانا
عار	عیب، برائی، شرم، غیرت	عکی حد القیاس	اسی پر قیاس کرتے ہوئے

## غ

غلام مشترک	ایسا غلام جس کے مالک دو یا دو سے زیادہ ہوں	غیر مشکوک پانی	ایسا پانی جس کے پاک صاف ہونے میں کوئی شک نہ ہو
غیر مدخولہ	وہ عورت جس سے دخول نہ کیا گیا ہو	غصب	نا جائز قبضہ، زبردستی ہتھیالینا۔
غیر منقولہ	جو دھرمی جگہ لے جانے کے قابل نہ ہو	غیر مؤطوہ	وہ عورت جس سے وطی نہ کی گئی ہو

## ف

فہما	بہت خوب، بہتر	فُرقت	نکاح ٹوٹنے کی وجہ سے میاں بیوی میں علیحدگی، جدائی
فصد	بہتر لگانا، رگ سے خون نکالنا۔	فضولیات	بیکار اور لغو باتیں یا کام
فصل	جدا	فادہ کشی	بھوک

## ق

قربت	دلی کرنا، ہم بستری کرنا، مباشرت	قضا	حکم، عدل، انصاف (فیصلہ)
قریب البؤغ	بالغ ہونے کے قریب ہونا		

## ک

کفو	ہم پلہ	کفرانِ نعمت	نعمت کی ناشکری کرنا
کفاری (کنہی)	بن بیاہی، بکر	کالعدم	گویا کہ ہے ہی نہیں، ناپید، معدوم

## ل

لغو	فضول، بیکار	لغویاتِ فلاسفہ	فلسفیوں کی بیہودہ اور بیکار باتیں
لنجھا	ہاتھ پاؤں سے معذور	لواطت	لڑکوں کے ساتھ بد فعلی کرنا

## م

معا	ایک ساتھ	مؤکلہ	وکیل بنانے والی عورت
مولیٰ	مالک، آقا	مطلقہ رحیمہ	وہ عورت جسے رجعی طلاق دی ہو
مدار	انحصار، موقوف کیا گیا	مبادر	جلد ذہن میں آنے والا

مضایقہ (مضائقہ)	قباحت، حرج	معاوضہ	بدلہ، عوض
منکوحہ	بیوی	متفرق	جدا جدا، علیحدہ علیحدہ
معروف	مشہور، معلوم، ظاہر	مدیون	مقروض
منفعت	فائدہ، نفع	معمم	جس پر تہمت لگائی گئی ہو۔
مُخْلُو دَفِي الْقَذْفِ	تہمت زنا کا سزا یافتہ مرد	مَمْلُوك	غلام، مقبوضہ
محدودہ فی القذف	تہمت زنا کی سزا یافتہ عورت	مَحَارِم	حرم کی جمع، وہ رشتے جن سے ہمیشہ نکاح کرنا حرام ہو۔
مُتَسَبِّ	منسوب	مُتَنَفِّی	نیست ہونے والا، مسترد
مَقْطُوع الذَّكَرِ	جس کا عضو مخصوص کاٹ دیا گیا ہو	مَحْسُوب	شمار کیا ہوا، حساب میں لگایا گیا
مدخولہ	جس عورت کے ساتھ دخول کیا گیا ہو۔	مصارف	مصرف کی جمع، خرچ کرنے کی جگہ، خرچ کرنے کا موقع، اخراجات
متکفل	کفالت کرنے والا، ضامن	مسافت	دوری، فاصلہ، سفر کی مکان
میکا	عورت کے والدین کا گھر	ماہ بماء	ماہوار، ماہانہ، ہر مہینے
مُیَقَّر	اقرار کرنے والا، تسلیم کرنے والا	مضر	نقصان دہ، نقصان دینے والا۔
مفلوج	وہ شخص جسے فالج کی بیماری ہو	مُشْتَبَاة	قابل شہوت
متولی	انتظام کرنے والا	مُقَارِن	ملا ہونا
متجاوز	حد سے بڑھنا	مُسْتَر	جاری
مُخْرَب اخلاق	اخلاق کو بگاڑنے والی۔	موطوءہ	جس عورت کے ساتھ وطی کی گئی ہو

## ن

نافذ	لاگو، موثر، جاری	نَفَقۃ عَدَت	عدت کا خرچ
------	------------------	--------------	------------



نسب	نسل، سلسلہ خاندان	برخ	بھاؤ، قیمت، مول
نامی	بڑھنے والا، نشوونما پانے والا	نادار	غریب محتاج، کنکال

## و

وضع حمل	بچہ جننا، بچہ پیدا ہونا	وَلَدُ الزَّانَا	زنا سے پیدا ہونے والی اولاد۔
وَرَثَ شوہر	شوہر کے ورثاء	وَرَثَ	قانونی وارث، میراث پانے والے لوگ

## ہ

ہنوز	اب تک	ہدیہ	بطور تحفہ
------	-------	------	-----------

## عبرت ناک موت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا اور اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لی۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کتابت کرتا تھا، اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا اور کہا کرتا تھا: مَا يَذُرِي مُحَمَّدًا إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ. محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہی جانتے ہیں جو میں نے ان کے لیے لکھ دیا ہے۔ تھوڑے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن توڑ دی یعنی اس کی موت غیر فطری طریقے سے ہوئی۔

اس کے آدمیوں نے گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دیا، لیکن صبح کے وقت زمین نے اس کو نکال کر باہر پھینک دیا۔ وہ کہنے لگے کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ دوسری مرتبہ انہوں نے اس کے لیے اور گہرا گڑھا کھودا، لیکن صبح وہ پھر بار زمین پر پڑا ہوا تھا، کہنے لگے کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں نے کیا ہوگا، کیونکہ یہ ان کے پاس سے بھاگ کر آیا تھا، لہذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی۔ تیسری دفعہ انہوں نے اس کے لیے گڑھا کھودا اور جتنا گہرا کھود سکتے تھے اتنا گہرا کھودا، لیکن صبح کے وقت اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا۔

اب انہوں نے جانا کہ ان کے ساتھ یہ سلوک انسانوں کی جانب سے نہیں ہے، پھر انہوں نے اس کو اسی طرح باہر پڑا ہوا چھوڑ دیا۔

(”صحیح البخاری“، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، الحديث: ۳۶۱۷، ج ۲، ص ۵۰۶،

و ”صحیح مسلم“، کتاب صفات المنافقین و احکامہم، الحديث ۲۷۸۱، ص ۱۴۹۷، ملقطاً من الحديث)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

- |     |                                   |   |
|-----|-----------------------------------|---|
| ۳   | بہار شریعت کو پڑھنے کی سترہ باتیں | 1 |
| ۴   | تعارف المحیفة العلمیة             | 2 |
| ۵   | پہلے اسے پڑھ لیجئے (پیش لفظ)      | 3 |
| ۸   | اصطلاحات و اعلام                  | 4 |
| ۱۴  | حل لغات                           | 5 |
| ۲۲  | تفصیلی فہرست                      | 6 |
| ۱۷۷ | ماخذ و مراجع                      | 7 |

## فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
23	کتابیہ کے بعض الفاظ	1	طلاق کا بیان
25	صریح کے بعد صریح یا بائن	4	طلاق کب جائز ہے اور کب ممنوع
26	طلاق سپرد کرنے کا بیان	4	طلاق کی اقسام اور ان کی تعریضیں
27	تفویض طلاق کے الفاظ	5	طلاق کے شرائط
28	طلاق دینے کے لئے وکیل کرنا	7	طلاق بذریعہ تحریر
29	تمسک و توکیل میں فرق	10	صریح کا بیان
29	مجلس بدلنے کی صورتیں	14	اضافت کا بیان
31	تفویض میں امر ضروری	14	جزء طلاق پوری طلاق ہے
43	تعطیل کا بیان	15	وقت یا جگہ کی طرف طلاق کی اضافت
43	تعطیل صحیح ہونے کے شرائط	17	طلاق بائن کے بعض الفاظ
43	بطان تطیق کی صورتیں	19	غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان
44	حروف شرط اور ان کے اختلاف	22	کتابیہ کا بیان

87	<b>خلع کا بیان</b>	47	بچہ پیدا ہونے پر تعلیق
89	خلع کے شرائط	48	دو شرطوں پر معلق کرنا
90	خلع کے احکام	50	بغیر اجازت گھر سے نکلنے پر تعلیق
90	بدل خلع	51	<b>استثنا کا بیان</b>
93	خلع کے الفاظ	53	مشیت پر طلاق معلق کرنا
99	<b>ظہار کا بیان</b>	54	کل کا استنساخ نہیں
100	ظہار کے شرائط	55	طلاق مریض کا بیان
101	ظہار کے الفاظ	56	مریض کے احکام
102	ظہار کے احکام	59	مریض کا طلاق معلق کرنا
103	<b>کفارہ کا بیان</b>	63	<b>رجعت کا بیان</b>
104	کفارہ میں غلام آزاد کرنے کے مسائل	64	رجعت کا مسنون طریقہ
107	کفارہ میں روزہ رکھنے کے مسائل	65	رجعت کے الفاظ
109	کفارہ میں مساکین کو کھانا کھلانے کے مسائل	68	رجعت کب تک ہو سکتی ہے
112	<b>لعان کا بیان</b>	71	حلالہ کے مسائل
113	لعان کا طریقہ	74	نکاح بشرط تحلیل
114	لعان کی شرطیں	76	<b>ایلا کا بیان</b>
117	لعان کا حکم	76	قسم کی دو صورتیں
119	انتفاء نسب کے شرائط	77	ایلائے موقت و مؤبد
122	<b>عنین کا بیان</b>	78	ایلا کے شرائط
126	<b>عدت کا بیان</b>	79	ایلا کے الفاظ صریح و کنایہ
128	طلاق کی عدت	80	دو عورتوں سے ایلا
131	موت کی عدت	84	بدت میں قسم توڑنے کی صورتیں

152	نفقہ کا بیان	132	حاملہ کی عدت
154	نفقہ زوجہ	134	سوگ کا بیان
159	زوجہ کو کس قسم کا نفقہ دیا جائے	136	سوگ میں کن چیزوں سے بچنا لازم ہے
160	نفقہ میں کیا چیزیں دی جائیں گی	138	عدت میں صراحۃً پیغام نکاح حرام ہے
165	عورت کو کس مکان دیا جائے	139	عدت کس مکان میں پوری کی جائے گی
167	نفقہ قرابت	141	ثبوت نسب کا بیان
169	ماں کو دودھ پلانا کب واجب ہے	146	بچہ کی پرورش کا بیان
170	نفقہ قرابت میں قرابت و جزئیت کا اعتبار ہے	146	پرورش کا حق کس کو ہے
174	لوٹری غلام کا نفقہ	149	حق پرورش کب تک ہے
176	جانور کو چارہ دینا اور دودھ دہنا	149	زمانہ پرورش ختم ہونے کے بعد بچہ کس کے پاس رہے گا
		150	اولاد کی تربیت و تعلیم

۱۔ مسلمانوں کی دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے سوالنامے کی صورت میں امیر اہلسنت و اہلجمعالیہ کی طرف سے اسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، دینی طلبہ کیلئے 92 اور دینی طالبات کیلئے 83 جبکہ مذنی فتوؤں اور فتویوں کیلئے 40 مذنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ ان میں دیئے ہوئے سوالات کے جوابات لکھنے کی عادت بنانا، اصلاح عقائد و اعمال کا بہترین ذریعہ ہے۔ چند مذنی انعامات ملاحظہ فرمائیں۔

①..... کیا آج آپ نے کچھ نہ کچھ جائز کاموں سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کیں؟

②..... کیا آپ نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن) کی کتب تمہید الایمان اور حسام المحرمین

پڑھ یا سن لی ہیں؟

③..... کیا آپ نے بہار شریعت یا مسائل حطاریہ حصہ اول سے پڑھ یا سن کر اپنے وضو، غسل اور نماز درست کر کے کسی سنی

عالم یا ذمہ دار مبلغ کو سنادیئے ہیں؟

④..... کیا آج آپ نے نماز تہجد اشراق و چاشت اور ادائین ادا فرمائی؟

⑤..... کیا آج آپ نے جھوٹ، غیبت، جھٹلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کی؟

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ طلاق کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرْثَلٌ قَوَامَسَاكٍ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيَةٍ بِإِحْسَانٍ ۖ﴾ (۱)

طلاق (جس کے بعد رجعت ہو سکے) دوبار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی (۲) کے ساتھ چھوڑ

دینا۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَإِنْ طَلَّأْتُمْ نِكَاحًا فَلَا تَحِلُّ لَكُمْ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَتَزَوَّجُوا بِغَيْرِهَا ۚ فَإِنْ طَلَّأْتُمْ نِكَاحًا فَلَا تَحِلُّ لَكُمْ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَتَزَوَّجُوا بِغَيْرِهَا ۚ وَإِنْ طَلَّأْتُمْ نِكَاحًا فَلَا تَحِلُّ لَكُمْ مِنْ بَعْدِ حَتَّى تَتَزَوَّجُوا بِغَيْرِهَا ۚ﴾ (۳)

پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے۔ پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دے دی تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کر لیں۔ اگر یہ گمان ہو کہ اللہ (عزوجل) کے حدود کو قائم رکھیں گے اور یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں، ان لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے جو سمجھ دار ہیں۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَكُنْ أَجَلُهُنَّ فَامْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيَةٍ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تَتَزَوَّجُوا مِنْ بَعْدِهَا مَا لَمْ يَكُنْ أَجَلُهُنَّ وَلَا تَتَزَوَّجُوا مِنْ بَعْدِهَا مَا لَمْ يَكُنْ أَجَلُهُنَّ ۚ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَكُنْ أَجَلُهُنَّ فَامْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيَةٍ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تَتَزَوَّجُوا مِنْ بَعْدِهَا مَا لَمْ يَكُنْ أَجَلُهُنَّ وَلَا تَتَزَوَّجُوا مِنْ بَعْدِهَا مَا لَمْ يَكُنْ أَجَلُهُنَّ ۚ﴾ (۴)

① ..... پ ۲، البقرة: ۲۲۹۔

② ..... نکوئی یعنی اچھا سلوک۔

③ ..... پ ۲، البقرة: ۲۳۰۔

④ ..... پ ۲، البقرة: ۲۳۱۔

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہونے لگے تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا خوبی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لیے نہ روکو کہ حد سے گزر جاؤ اور جو ایسا کرے گا اُس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ (عزوجل) کی آیتوں کو ٹھنہ نہ بناؤ اور اللہ (عزوجل) کی نعمت جو تم پر ہے اُسے یاد کرو اور وہ جو اُس نے کتاب و حکمت تم پر اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ (عزوجل) سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) ہر شے کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ إِذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُنَّ بِالْعَرَضِ ۚ ذَٰلِكَ يُوَفَّيْكُمْ مِنْ كَلَامِ اللَّهِ الَّذِي سَمِعْتُمْ يَوْمَ أَنْتُمْ تُنْكِحُونَ ۚ ذَٰلِكُمْ آيَاتُ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ ۝﴾ (۱)

اور جب عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں موافق شرع رضامند ہو جائیں۔ یہ اُس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لیے زیادہ سُتھر اور پاکیزہ ہے اور اللہ (عزوجل) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

## احادیث

**حدیث ۱:** دارقطنی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے معاذ! کوئی چیز اللہ (عزوجل) نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔“ (۲)

**حدیث ۲:** ابو داؤد نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کہ ”تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔“ (۳)

**حدیث ۳:** امام احمد جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھا تا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اُس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے۔ اُن میں ایک آکر کہتا ہے

① .... پ ۲، البقرة ۲۳۶.

② ”مسند الدار قطنی“، کتاب الطلاق، الحديث: ۳۹۳۹، ج ۴، ص ۴۰.

③ ”مسند ابی داؤد“، کتاب الطلاق، باب کراهیة الطلاق، الحديث ۲۱۷۸، ج ۲، ص ۳۷۰.

میں نے یہ کیا، یہ کیا۔ ابھیں کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے، ہاں تو ہے۔<sup>(۱)</sup>

**حدیث ۴:** ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ<sup>(۲)</sup> (یعنی بوہرے) کی اور اُس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔<sup>(۳)</sup>

**حدیث ۵:** امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ و دارمی و ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اُس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔<sup>(۴)</sup>

**حدیث ۶:** بخاری و مسلم عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اُس سے رجعت کر لے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دے۔<sup>(۵)</sup>

**حدیث ۷:** نسائی نے محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو سن کر غصہ میں کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔<sup>(۶)</sup>

**حدیث ۸:** امام مالک مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا

① "المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد الله، الحديث: ۱۴۳۸۴، ج ۵، ص ۵۲.

② اصل کتاب میں یہ حدیث ان الفاظ سے مروی ہے "کل طلاق جائز الا طلاق المعتوه المعلوم علی عقله ترجمہ: ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ جس کی عقل مغلوب ہو چکی ہو (جامع الترمذی، کتاب الطلاق، باب ما جاء فی طلاق المعتوه، الحديث: ۱۱۹۵، ج ۲، ص ۴۰۴) جب کہ مشکاۃ میں اس طرح مروی ہے "کل طلاق جائز الا طلاق المعتوه والمعلوم علی عقله ترجمہ: ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ (یعنی بوہرے) کی اور اُس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی" (مشکاۃ برقم ۳۲۸۶، ج ۱، ص ۶۰۲) اس کی شرح میں صاحب مرقاۃ لکھتے ہیں کہ یہاں غالباً مغلوب العقل معتوہ کی تفسیر ہے اور یہ عطف تفسیری ہے جس کی تائید بغیر "واو" والی روایت ہے اور ہو سکتا ہے کہ معتوہ سے مراد وہ ہو جس کی عقل میں فتور ہو اور مغلوب العقل سے مراد بالکل دیوانہ ہو (ماہودار المرقاة، ج ۶، ص ۴۲۹)۔۔۔ علیہ

③ "جامع الترمذی"، أبواب الطلاق... إلخ، باب ما جاء فی طلاق المعتوه، الحديث: ۱۱۹۵، ج ۲، ص ۴۰۴.

④ "جامع الترمذی"، أبواب الطلاق... إلخ، باب ما جاء فی المختلعات، الحديث: ۱۱۹۰، ج ۲، ص ۴۰۲.

⑤ "صحيح البخاري"، كتاب التفسير، سورة الطلاق، الحديث: ۴۹۰۸، ج ۳، ص ۳۵۷.

⑥ "سنن النسائي"، كتاب الطلاق، الثلاث المجموعة وما فيه من التعليق، الحديث: ۳۳۹۸، ص ۵۵۴.

میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دے دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقیں سے بائن ہوگئی اور ستانویں طلاق کے ساتھ تو نے اللہ (عزوجل) کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔<sup>(۱)</sup>

## احکام فقہیہ

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے۔ اس پابندی کے اٹھادینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لیے کچھ الفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عدت گزرنے پر باہر ہوگی، اسے رجعی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱: طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ممنوع ہے<sup>(۲)</sup> اور وجہ شرعی ہو تو مباح<sup>(۳)</sup> بلکہ بعض صورتوں میں مستحب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو ایذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا مہر میرے ذمہ باقی ہو، اس حالت کے ساتھ دربار خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ زندگی بسر کروں۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا لہجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کر دیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچاتا ہے۔<sup>(۴)</sup> (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: طلاق کی تین قسمیں ہیں (۱) حسن۔ (۲) احسن۔ (۳) بدعی۔ جس طہر<sup>(۵)</sup> میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے، یہ احسن ہے۔

اور غیر موطوہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطوہ<sup>(۶)</sup> کو تین طہر میں تین طلاقیں دیں۔ بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں یا تین مہینے میں تین طلاقیں اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں۔ حمل والی یا سن ایاس<sup>(۷)</sup> والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں کراہت نہیں۔ یو ہیں اگر اس کی عمر نو سال سے کم کی ہو تو کراہت نہیں اور نو برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو افضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو۔

① "الموطأ" لإمام مالک، کتاب الطلاق، باب ما جاء في البتة، الحديث ۱۱۹۲، ج ۲، ص ۹۸.

② جنی جب تک کوئی شرعی عذر نہ ہو تو طلاق دینا منع ہے۔ ③ جائز۔

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۱۴ - ۴۱۷، وغیرہ.

⑤ پاکی کی حالت۔ ⑥ ایسی عورت جس سے محبت کی گئی ہو۔ ⑦ ایسی عمر جس میں حیض آنا بند ہو جائے۔



بدی یہ کہ ایک طہر میں دو یا تین طلاق دیدے، تین دفعہ میں یا دو دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں خواہ تین بار لفظ کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین طلاقیں یا ایک ہی طلاق دی مگر اُس طہر میں وطی کر چکا ہے یا موطوءہ کو حیض میں طلاق دی یا طہر ہی میں طلاق دی مگر اُس سے پہلے جو حیض آیا تھا اُس میں وطی کی تھی یا اُس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طہر میں طلاق بائن دی۔<sup>(۱)</sup> (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: حیض میں طلاق دی تو رجعت (۲) واجب ہے کہ اس حالت میں طلاق دینا گنہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد طہر گزر جائے پھر حیض آکر پاک ہو اب دے سکتا ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ جماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بوسہ لینے یا چٹھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے طہر کے انتظار کی حاجت نہیں۔ (۳) (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۴: موطوہ سے کہا تجھے سنت کے موافق دو یا تین طلاقیں۔ اگر اُسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی پہلی اُس طہر میں پڑے گی جس میں وٹلی نہ کی ہو اور اگر یہ کلام اُس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وٹلی بھی نہیں کی ہے تو ایک فوراً واقع ہوگی۔ اور اگر اس وقت اُسے حیض ہے یا پاک ہے مگر اس طہر میں وٹلی کر چکا ہے تو اب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوگی اور غیر موطوہ ہے یا اُسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً واقع ہوگی، اگرچہ غیر موطوہ کو اس وقت حیض ہو پھر اگر غیر موطوہ ہے تو باقی اُس وقت واقع ہوگی کہ اُس سے نکاح کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہوگئی اور نکاح سے نکل گئی دوسری کے لیے محل نہ رہی اور اگر موطوہ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی اور اگر اس کلام سے یہ نیت کی کہ تینوں ابھی پڑ جائیں یا ہر مہینے کے شروع میں ایک واقع ہو تو یہ نیت بھی صحیح ہے۔ (۴) (در مختار) مگر غیر موطوہ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہو، بیکار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہو جائے گی (۵) اور محل نہ رہے گی (۶)۔

**مسئلہ ۵:** طلاق کے لیے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو، نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے اُس کا ولی۔ مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بنگ وغیرہ کسی اور چیز سے۔ افہون کی پینک میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط

١. "الدر المختار"، كتاب الطلاق، ج ٤، ص ٤١٩ - ٤٢٤، وغيره.

2. ... عدت کے اندر رجوع کرنا۔

3. "الجمهرة السيرة"، كتاب الطلاق، الجزء الثاني، ص ١٤١، وغيرها.

4. ... "الدرالمختار"، كتاب الطلاق، ج ٤، ص ٤٢٦.

5... یعنی نکاح سے کھل جائے گی۔

5. ... یعنی طلاق کا محل تبدیل ہو جائے گی۔

نہیں نابالغ ہو یا مجنونہ، بہر حال طلاق واقع ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۶: کسی نے مجبور کر کے اسے نشہ پلا دیا یا حالت اضطراب میں پیا (مثلاً پیاس سے مر رہا تھا اور پانی نہ تھا) اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۷: یہ شرط نہیں کہ مرد آزاد ہو غلام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اُس کی زوجہ کو طلاق نہیں دے سکتا۔ اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے بلکہ اگر اہل شرعی<sup>(۳)</sup> کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی۔<sup>(۴)</sup> (جوہرۃ نیرہ)

مسئلہ ۸: الفاظ طلاق بطور ہزل کہے یعنی اُن سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہوگی۔ یوہیں خفیف العقل<sup>(۵)</sup> کی طلاق بھی واقع ہے اور بوہرا مجنون کے حکم میں ہے۔<sup>(۶)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: گوئی نے اشارہ سے طلاق دی ہوگی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو، اور لکھنا جانتا ہو تو اشارہ سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے سے ہوگی۔<sup>(۷)</sup> (فتح القدیر)

مسئلہ ۱۰: کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے، زبان سے لفظ طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہواً<sup>(۸)</sup> یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق واقع ہوگی۔<sup>(۹)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۱: مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچا ہو کہ عقل جاتی رہے اُس کی طلاق واقع ہے۔ کافر کی طلاق واقع ہے

۱ ... الدر المختار، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۲۷ - ۴۳۸.

و "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الاول، فصل فیما یقع طلاقہ، ج ۱، ص ۳۵۳.

۲ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، مطلب فی الحشیۃ والامیون والبیج، ج ۴، ص ۴۳۳.

۳ اگر اہل شرعی: یعنی کوئی شخص کسی کو صحیح دھمکی دے کہ اگر تو نے طلاق نہ دی تو میں تجھے مار ڈالوں گا یا ہاتھ پاؤں توڑ دوں گا یا ناک، کان وغیرہ کوئی عضو کاٹ ڈالوں گا یا سخت مار ماروں گا اور یہ سمجھتا ہو کہ یہ کہنے والا جو کچھ کہتا ہے کر گزرے گا۔

۴ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۴۱.

۵ کم عقل۔

۶ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، مطلب فی المسائل الی تصح مع الاکراہ، ج ۴، ص ۴۳۱ - ۴۳۸.

۷ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، فصل ویقع طلاق کل روج ... إلح، ج ۳، ص ۲۴۸.

۸ سہواً کر۔

۹ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۳۵.

یعنی جب کہ مسلمان کے پاس مقدمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دے گا۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۲:** مجنون نے ہوش کے زمانہ میں کسی شرط پر طلاق معلق کی تھی اور وہ شرط زمانہ جنون میں پائی گئی تو طلاق ہو گئی۔ مثلاً یہ کہا تھا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے اور اب جنون کی حالت میں اُس گھر میں گیا تو طلاق ہو گئی ہاں اگر ہوش کے زمانہ میں یہ کہا تھا کہ میں مجنون ہو جاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۳:** مجنون نامرد ہے یا اُس کا عضو متاثر کٹا ہوا ہے یا عورت مسلمان ہو گئی اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ان صورتوں میں قاضی تفریق<sup>(۳)</sup> کر دے گا اور یہ تفریق طلاق ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۴:** سرسام و برسام<sup>(۵)</sup> یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دے دی تو واقع نہ ہوگی۔ یو ہیں اگر غصہ اس حد کا ہو کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی۔<sup>(۶)</sup> (درمختار، رد المحتار) آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو افسوس کرتے اور طرح طرح کے حیلہ سے یہ فتویٰ لیا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو۔ ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غصہ میں طلاق دی تھی۔ مفتی کو چاہیے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں۔ معمولی غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے۔ وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے، لہذا جب تک اس کا ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔

**مسئلہ ۱۵:** عد طلاق میں عورت کا لحاظ کیا جائے گا یعنی عورت آزاد ہو تو تین طلاقیں ہو سکتی ہیں اگرچہ اُس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اُسے دو ہی طلاقیں دی جاسکتی ہیں اگرچہ شوہر آزاد ہو۔<sup>(۷)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۱۶:** نابالغ کی عورت مسلمان ہو گئی اور شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا۔ اگر وہ سمجھ وال<sup>(۸)</sup> ہے اور اسلام سے انکار کرے تو طلاق ہو گئی۔<sup>(۹)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۱۷:** زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں<sup>(۱۰)</sup> مثلاً پانی یا ہوا پر تو

۱.... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۳۶.

۲"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی الحشیۃ والأمیون والبیع، ج ۴، ص ۴۳۷.

۳علیحدگی، جدا۔ ۴"الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۳۷.

۵بیماریوں کے نام۔

۶"الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی طلاق المدحوش، ج ۴، ص ۴۳۸.

۷"الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الاول، فصل فیما یقع طلاقہ... إلح، ج ۱، ص ۳۵۴.

۸سمجھدار۔

۹"الدر المختار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی الحشیۃ والأمیون والبیع، ج ۴، ص ۴۳۸.

۱۰یعنی سمجھ نہ آتے ہوں۔

طلاق نہ ہوگی اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیت سے لکھے تو ہو جائے گی اور اگر لکھ کر بھیجی یعنی اُس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی القاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھی بھیجے جب بھی اس صورت میں ہو جائے گی۔ اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اُسی وقت سے عدت شمار ہوگی۔ اور اگر یوں لکھا کہ میرا یہ خط جب تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اُس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے اور فرض کیجئے کہ عورت کو تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً اُس نے نہ بھیجی یا راستہ میں گم ہوگئی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ تحریر عورت کے باپ کو ملی اُس نے چاک کر دی (۱) لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں یہ تصرف کرتا ہے اور وہ تحریر اُس شہر میں اُسکو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب کہ تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی اور وہ بھٹی ہوئی تحریر بھی اُسے دی اور وہ پڑھنے میں آتی ہے تو واقع ہو جائے گی۔ (۲) (ردالمحتار، عالمگیری وغیرہما)

**مسئلہ ۱۸:** کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاء اس کا قول معتبر نہیں۔ (۳) (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۹:** دو پرچوں پر یہ لکھا کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دو طلاقوں کا حکم دے گا۔ (۴) (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰:** دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہو جائے گی۔ لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرار طلاق ہے یعنی طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے۔ (۵) (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۱:** عورت کو بذریعہ تحریر طلاق سنت دینا چاہتا ہے تو اگر ایک طلاق دینی ہے۔ یوں لکھے کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اس کے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے۔ اور تین دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق یا یوں لکھ دے میری تحریر پہنچنے پر تجھے سنت کے موافق تین طلاقیں تو یہ بھی اُسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور

① پھاڑی۔

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، ج ۴، ص ۴۴۲۔

"الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل السادس فی الطلاق بالکتابۃ، ح ۱، ص ۳۷۸، وغیرہما۔

③ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی الطلاق بالکتابۃ، ح ۴، ص ۴۴۲۔

④ المرجع السابق

⑤ المرجع السابق، ص ۴۴۳۔

اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو لکھ دے جب چاند ہو جائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا وہی لفظ لکھ دے کہ سنت کے موافق تین طلاقیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** شوہر نے عورت کو خط لکھا اُس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں لکھیں آخر میں یہ لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق پھر یہ طلاق کا جملہ مٹا کر خط بھیج دیا تو عورت کو خط پہنچنے ہی طلاق ہو گئی اور اگر خط کا تمام مضمون مٹا دیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیج دیا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اُس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ طلاق مٹا دیے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے تو ہو گئی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** خط میں طلاق لکھی اور اُس کے بعد محصلہ<sup>(۳)</sup> انشاء اللہ تعالیٰ لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا<sup>(۴)</sup> تو ہو گئی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضرور ہے کہ شوہر اقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے محض اُس کے خط سے مشابہ ہونا یا اُس کے سے دستخط ہونا یا اُس کی سی مہر ہونا کافی نہیں۔ ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غالب گمان ہے کہ یہ تحریر یا سی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں۔<sup>(۶)</sup> (خانہ وغیرہ)

**مسئلہ ۲۵:** کسی نے شوہر کو طلاق نامہ لکھنے پر مجبور کیا اُس نے لکھ دیا، مگر نہ دل میں ارادہ ہے، نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہ تو طلاق نہ ہوگی۔ مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اُس کی بات کیسے ٹالی جائے، یہ مجبوری نہیں۔<sup>(۷)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۲۶:** طلاق دو قسم ہے صریح و کنایہ۔ صریح وہ جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو، اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہوا، اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔<sup>(۸)</sup> (جوہرہ وغیرہ)

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الاول فی تفسیر ورکنہ... إلخ، واما البدعی، ج ۱، ص ۳۵۲.

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل السادس فی الطلاق بالکتابۃ، ج ۱، ص ۳۷۸.

③ ساتھ ملا کر۔ ④ یعنی اگر کچھ فاصلہ کے بعد لکھا۔

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل السادس فی الطلاق بالکتابۃ، ج ۱، ص ۳۷۸.

⑥ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب المحظور والایباحۃ، باب ما یکرہ من الثیاب... إلخ، ج ۴، ص ۳۷۶، وغیرہا.

⑦ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، مطلب فی الاکراہ علی التوکیل... إلخ، ج ۴، ص ۴۲۸.

⑧ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۴۲، وغیرہا.

## صریح کا بیان

مسئلہ ۱: لفظ صریح مثلاً (۱) میں نے تجھے طلاق دی، (۲) تجھے طلاق ہے، (۳) تو مطلقہ ہے، (۴) تو طالق ہے، (۵) میں تجھے طلاق دیتا ہوں، (۶) اے مطلقہ۔ ان سب الفاظ کا حکم یہ ہے کہ ایک طلاق رجعی واقع ہوگی اگرچہ کچھ نیت نہ کی ہو یا بائن کی نیت کی یا ایک سے زیادہ کی نیت ہو یا کہے میں نہیں جانتا تھا کہ طلاق کیا چیز ہے مگر اس صورت میں کہ وہ طلاق کو نہ جانتا تھا دیانۃً واقع نہ ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: (۷) طلاق، (۸) طلاق، (۹) طلاق، (۱۰) طلاق، (۱۱) طلاق، (۱۲) طلاق، (۱۳) طلاق، (۱۴) طلاق، (۱۵) طلاق، (۱۶) طلاق۔ بلکہ تو تلے کی زبان سے، (۱۷) طلاق۔ یہ سب صریح کے الفاظ ہیں، ان سب سے ایک طلاق رجعی ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ (۱۸) طلاق، (۱۹) طلاق الف قاف کہا اور نیت طلاق ہو تو ایک رجعی ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۳: اردو میں یہ لفظ کہ (۲۰) میں نے تجھے چھوڑا، صریح ہے اس سے ایک رجعی ہوگی، کچھ نیت ہو یا نہ ہو۔ یو ہیں یہ لفظ کہ (۲۱) میں نے فارغ خطی یا (۲۲) فارغ خطی یا (۲۳) فارغ خطی دی، صریح ہے۔<sup>(۳)</sup>

مسئلہ ۴: لفظ طلاق غلط طور پر ادا کرنے میں عالم و جاہل برابر ہیں۔ بہر حال طلاق ہو جائے گی اگرچہ وہ کہے میں نے دھمکانے کے لیے غلط طور پر ادا کیا طلاق مقصود نہ تھی ورنہ صحیح طور پر بولا۔ ہاں اگر لوگوں سے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں دھمکانے کے لیے غلط لفظ بولوں گا طلاق مقصود نہ ہوگی تو اب اس کا کہا مان لیا جائیگا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۵: کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہو گئی اگرچہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہا ہو۔<sup>(۵)</sup> (در مختار) مگر جبکہ ایسی سخت آواز اور ایسے لہجہ سے کہا جس سے انکار سمجھ جاتا ہو تو

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۳ - ۴۴۸ وغیرہ۔

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۴ - ۴۴۸ وغیرہ۔

③ .... "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۱۲، ص ۵۵۹ - ۵۶۰، وغیرہ۔

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۶۔

⑤ .... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۶۔

نہیں۔<sup>(۱)</sup> (خانیہ) کسی نے کہا تیری عورت پر طلاق نہیں کہا کیوں نہیں یا کہا کیوں تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا نہیں یا ہاں تو نہیں۔<sup>(۲)</sup> (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۶: عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے میں طلاق دے آیا تو قضاء ہو جائے گی اور دیا نہ نہیں اور اگر ایک طلاق دی ہے اور لوگوں سے کہتا ہے تین دی ہیں تو دیا نہ ایک ہوگی قضاء تین، اگر چہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔<sup>(۳)</sup> (فتاویٰ خیرہ)

مسئلہ ۷: عورت سے کہا اے مطلقہ، (۲۳) اے طلاق دی گئی، (۲۵) اے طلاق، (۲۶) اے طلاق شدہ، (۲۷) اے طلاق یافتہ، (۲۸) اے طلاق کردہ۔ طلاق ہو گئی اگر چہ کہے میرا مقصود گالی دینا تھا طلاق دینا نہ تھا۔ اور اگر یہ کہے کہ میرا مقصود یہ تھا کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے اور حقیقت میں وہ ایسی ہی ہے یعنی شوہر اول کی مطلقہ ہے تو دیا نہ اس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر وہ عورت پہلے کسی کی منکوحہ تھی ہی نہیں یا تھی مگر اس نے طلاق نہ دی تھی بلکہ مر گیا ہو تو یہ تاویل نہیں مانی جائیگی۔ یو ہیں اگر کہا (۲۹) تیرے شوہر نے تجھے طلاق دی تو بھی وہی حکم ہے۔<sup>(۴)</sup> (رد المحتار عالمگیری)

مسئلہ ۸: عورت سے کہا تجھے طلاق دیتا ہوں یا کہا (۳۰) تو مطلقہ ہو جا تو طلاق ہو گئی<sup>(۵)</sup> (رد المحتار) مگر یہ لفظ کہ طلاق دیتا ہوں یا چھوڑتا ہوں اس کے یہ معنی لیے کہ طلاق دینا چاہتا ہوں یا چھوڑنا چاہتا ہوں تو دیا نہ ہوگی قضاء ہو جائیگی۔ اور اگر یہ لفظ کہا کہ چھوڑ دے دیتا ہوں تو طلاق نہ ہوئی کہ یہ لفظ قصد و ارادہ کے لیے ہے۔

مسئلہ ۹: (۳۱) تجھ پر طلاق (۳۲) تجھے طلاق (۳۳) طلاق ہو جا (۳۴) تو طلاق ہے (۳۵) تو طلاق ہو گئی (۳۶) طلاق لے، باہر جاتی تھی کہا (۳۷) طلاق لے جا (۳۸) اپنی طلاق اوڑھ اور روانہ ہو (۳۹) میں نے تیری طلاق تیرے آنچل میں باندھ دی (۴۰) جا تجھ پر طلاق۔ ان سب میں ایک طلاق رجعی ہوگی اور اگر فقط جا، بہ نیت طلاق کہتا تو بائن ہوتی۔<sup>(۶)</sup>

① "العتاوی المعانیہ"،

② ... "العتاوی الرضویہ"، ج ۱۲، ص ۵۳۸.

③ ... "العتاوی الخیرہ"، کتاب الطلاق، ص ۳۸.

④ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب: فی قول المحرر الصریح یحتاج... إلخ، ح ۴، ص ۴۴۹.

و "العتاوی الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی فی ایقاع الطلاق، الفصل الاول، ح ۱، ص ۳۵۵.

⑤ رد المحتار، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: من بوش یقع بہ الرجعی، ح ۴، ص ۴۴۵.

⑥ ... "العتاوی المعانیہ"، کتاب الطلاق، ج ۲، ص ۲۰۷.

و "العتاوی الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الاول فی ایقاع الطلاق، الفصل الاول، ح ۱، ص ۳۵۵، وغیرہما.

(خانیہ عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۱۰: (۴۱) تجھے مسلمانوں کے چاروں مذہب یا (۴۲) مسلمانوں کے تمام مذہب پر طلاق یا (۴۳) تجھے یہود و نصاریٰ کے مذہب پر طلاق اس سے ایک طلاق رجعی ہوگی۔ یوہیں اگر کہا (۴۴) جا تجھے طلاق ہے سوڑوں یا یہودیوں کو حلال اور مجھ پر حرام ہو تو رجعی ہوگی یعنی جبکہ اس لفظ سے (کہ مجھ پر حرام ہو) طلاق کی نیت نہ کی ہو ورنہ دو پائے واقع ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (خیر، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: (۴۵) تو مطلقہ اور بائنہ یا (۴۶) مطلقہ پھر بائنہ ہے اس سے ایک رجعی ہوگی اور اگر لفظ بائنہ سے جد اطلاق کی نیت کی تو دو پائے اور تین کی تو تین۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: عورت کے بچہ کو دیکھ کر کہا (۴۷) اے مطلقہ کے بچے یا (۴۸) اے مطلقہ کے بچے تو طلاق رجعی ہوگی<sup>(۳)</sup> (عالمگیری) ہاں اگر یہ نیت ہو کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقہ ہے تو دیانہ مان لیا جائیگا جبکہ پہلے شوہر نے طلاق دی ہو۔

مسئلہ ۱۳: عورت کی نسبت کہا (۴۹) اُسے اُس کی طلاق کی خبر دے یا (۵۰) طلاق کی خوشخبری سنا دے یا (۵۱) اُس کی طلاق کی خبر اُس کے پاس لے جایا (۵۲) اُسے لکھ بھیج یا (۵۳) اُس سے کہہ کہ وہ مطلقہ ہے یا (۵۴) اُس کے لیے اُس کی طلاق کی سند یا یادداشت لکھ دے تو طلاق ابھی پڑ گئی اگرچہ نہ اُس نے اُس سے کہا نہ لکھا اور اگر یوں کہا کہ (۵۵) اُس سے کہہ کہ تو مطلقہ ہے یا (۵۶) اُسے طلاق دے آ تو جب جا کر کہے گا طلاق ہوگی ورنہ نہیں۔<sup>(۴)</sup> (خانیہ)

مسئلہ ۱۴: (۵۷) تو فدائی سے زیادہ مطلقہ ہے طلاق پڑ گئی اگرچہ وہ فلانی مطلقہ نہ بھی ہو۔<sup>(۵)</sup> (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۵: (۵۸) اے مطلقہ (بسکون طا) (۵۹) میں نے تیری طلاق چھوڑ دی (۶۰) میں نے تیری طلاق روانہ کر دی (۶۱) میں نے تیری طلاق کا راستہ چھوڑ دیا (۶۲) میں نے تیری طلاق تجھے بہہ کر دی (۶۳) قرض دی (۶۴) تیرے

۱ .... "الفتاویٰ الخیرۃ"، کتاب الطلاق، ص ۴۶ - ۵۰.

و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب فیما لو قال امراتہ طالق ... إلخ، ج ۴، ص ۵۱۱.

۲ "الدرالمختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب فی قول الامام ایمانی ... إلخ، ج ۴، ص ۴۸۵-۴۸۸.

۳ "الفتاویٰ الہمدیہ"،

۴ "الفتاویٰ المعانیہ"، کتاب الطلاق، ج ۲، ص ۲۱۰.

۵ "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۱۲، ص ۵۴۸.



پاس گرو<sup>(۱)</sup> کی (۶۵) امانت رکھی (۶۶) میں نے تیری طلاق چاہی (۶۷) تیرے لیے طلاق ہے (۶۸) اللہ (عزوجل) نے تیری طلاق چاہی (۶۹) اللہ (عزوجل) نے تیری طلاق مقدر کر دی، ان سب الفاظ سے اگر نیت طلاق ہو رجعی واقع ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، ردالمحتار، بحر)

مسئلہ ۱۶: (۷۰) میں نے تیری طلاق تیرے ہاتھ بچی عورت نے کہا میں نے خریدی اور کسی مال کے بدلے میں ہونا مذکور نہ ہوا تو رجعی ہوگی اور مال کے بدلے میں ہونا مذکور ہو تو بائن اور اگر یوں کہا (۷۱) میں نے اس عوض پر طلاق دی کہ تو اپنا مطالبہ اتنے دنوں کے لیے ہٹا دے جب بھی رجعی ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۷: عورت کو کہا میں نے تجھے چھوڑا اور کہتا ہے میرا مقصود یہ تھا کہ بندگی ہوئی تھی اُس کی بندش کھول دی یا مقید تھی اب چھوڑ دی تو یہ تاویل سنی نہ جائیگی ہاں اگر تصریح کر دی کہ تجھے قید یا بندش سے چھوڑا تو قول مان لیا جائیگا۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۸: اپنی عورت سے کہا (۷۲) تو مجھ پر حرام ہے تو ایک بائن طلاق ہوگی اگرچہ نیت نہ کی ہو اور اگر وہ اُس کی عورت نہ ہو تو یمین<sup>(۵)</sup> ہے حائث ہونے پر<sup>(۶)</sup> کفارہ واجب۔ یوں اگر یہ کہا (۷۳) میں تجھ پر حرام ہوں اور طلاق کی نیت کی تو واقع ہوگی اور اگر صرف یہ کہا کہ میں حرام ہوں تو واقع نہ ہوگی۔<sup>(۷)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۹: عورت سے کہا (۷۴) تیری طلاق مجھ پر واجب ہے تو بعض کے نزدیک طلاق ہو جائیگی اور اسی پر نفوی ہے۔<sup>(۸)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: اگر کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یوں کہا کہ (۷۵) تجھے خدا نے طلاق دی تو ہوگئی۔<sup>(۹)</sup> (ردالمحتار)

یعنی گروی۔

۱ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: الاعتبار بالاعراب، ج ۴، ص ۴۵۵، ۵۲۳۔

۲ و "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الطلاق، ج ۳، ص ۴۳۸، ۵۲۱۔

۳ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکتابات، مطلب: الاعتبار بالاعراب، ج ۴، ص ۵۲۴۔

۴ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۴۹۔

۵ قسم۔

۶ قسم توڑنے پر۔

۷ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۵۰، ۴۵۲۔

۸ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: علی الطلاق من دراعی، ج ۴، ص ۴۵۴۔

۹ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: علی الطلاق من دراعی، ج ۴، ص ۴۵۴۔

مسئلہ ۲۱: اگر کہا تجھے طاق تو واقع نہ ہوگی، اگر چہ طلاق کی نیت ہو۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار)

### (اضافت کا بیان)

مسئلہ ۲۲: طلاق میں اضافت ضرور ہونی چاہیے بغیر اضافت طلاق واقع نہ ہوگی خواہ حاضر کے صیغہ سے بیان کرے مثلاً تجھے طلاق ہے یا اشارہ کے ساتھ مثلاً اے یا اے یا نام لے کر کہے کہ فلانی کو طلاق ہے یا اُس کے جسم و بدن یا روح کی طرف نسبت کرے یا اُس کے کسی ایسے عضو کی طرف نسبت کرے جو کل کے قائم مقام تصور کیا جاتا ہو مثلاً گردن یا سر یا شرمگاہ یا جزو شائع کی طرف نسبت کرے مثلاً نصف تہائی چوتھائی وغیرہ یہاں تک کہ اگر کہا تیرے ہزار حصوں میں سے ایک حصہ کو طلاق ہے تو طلاق ہو جائیگی۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۲۳: اگر سر یا گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا تیرے اس سر یا اس گردن کو طلاق تو واقع نہ ہوگی اور اگر ہاتھ نہ رکھا اور یوں کہا اس سر کو طلاق اور عورت کے سر کی طرف اشارہ کیا تو واقع ہو جائے گی۔<sup>(۳)</sup> (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۴: ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا پاؤں یا بال یا ناک یا پنڈلی یا ران یا پیٹھ یا پیٹ یا زبان یا کان یا مونہ یا ٹھوڑی یا دانت یا سینہ یا پستان کو کہا کہ اسے طلاق تو واقع نہ ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۵: جزو طلاق بھی پوری طلاق ہے اگر چہ ایک طلاق کا ہزارواں حصہ ہو مثلاً کہا تجھے آدمی یا چوتھائی طلاق ہے تو پوری ایک طلاق پڑے گی کہ طلاق کے حصے نہیں ہو سکتے۔ اگر چند اجزا ذکر کیے جن کا مجموعہ ایک سے زیادہ نہ ہو تو ایک ہوگی اور ایک سے زیادہ ہو تو دوسری بھی پڑ جائے گی مثلاً کہا ایک طلاق کا نصف اور اُس کی تہائی اور چوتھائی کہ نصف اور تہائی اور چوتھائی کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہے لہذا دو واقع ہوئیں اور اگر اجزا کا مجموعہ دو سے زیادہ ہے تو تین ہوگی۔ یوہیں ڈیڑھ میں دو اور ڈھائی میں تین اور اگر دو طلاق کے تین نصف کہے تو تین ہوگی اور ایک طلاق کے تین نصف میں دو اور اگر کہا ایک سے دو تک تو ایک اور ایک سے تین تک تو دو۔<sup>(۵)</sup> (درمختار وغیرہ)

① "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب، ہی قولہ، علی الطلاق من دراعی، ج ۴، ص ۴۵۵.

② "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۵۶، ۴۶۱.

③ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۵۹ وغیرہ.

و "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۴۸.

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۶۰.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۶۱، ۴۶۳، وغیرہ.

مسئلہ ۲۶: اگر کہا (۷۶) تجھے طلاق ہے یہاں سے ملک شام تک تو ایک رجعی ہوگی۔ ہاں اگر یوں کہا کہ (۷۷) اتنی بڑی یا اتنی لمبی کہ یہاں سے ملک شام تک تو بائن ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۲۷: اگر کہا (۷۸) تجھے مکہ میں طلاق ہے یا (۷۹) گھر میں یا (۸۰) سایہ میں یا (۸۱) دھوپ میں تو فوراً پڑ جائے گی، یہ نہیں کہ مکہ کو جائے جب پڑے ہاں اگر یہ کہے میرا مطلب یہ تھا کہ جب مکہ کو جائے طلاق ہے تو دیا نہ یہ قول معتبر ہے قضاء نہیں اور اگر کہا تجھے قیامت کے دن طلاق ہے تو کچھ نہیں بلکہ یہ کلام لغو ہے اور اگر کہا (۸۲) قیامت سے پہلے تو ابھی پڑ جائے گی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۲۸: اگر کہا (۸۳) تجھے کل طلاق ہے تو دوسرے دن صبح چمکتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر کہا (۸۴) شعبان میں طلاق ہے تو جس دن رجب کا مہینہ ختم ہوگا، اُس دن آفتاب ڈوبتے ہی طلاق ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۲۹: اگر کہا تجھے میری پیدائش سے یا تیری پیدائش سے پہلے طلاق یا کہا میں نے اپنے بچپن میں یا جب سوتا تھا یا جب مجنون تھا تجھے طلاق دیدی تھی اور اس کا مجنون ہونا معلوم ہو تو طلاق نہ ہوگی بلکہ یہ کلام لغو ہے۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۳۰: کہا کہ (۸۵) تجھے میرے مرنے سے دو مہینے پہلے طلاق ہے اور دو مہینے گزرنے نہ پائے کہ مر گیا تو طلاق واقع نہ ہوئی اور اس کے بعد مرا تو ہوگئی اور اسی وقت سے مطلقہ قرار پائے گی جب اُس نے کہا تھا۔<sup>(۵)</sup> (تنویر الابصار)

مسئلہ ۳۱: اگر کہا میرے نکاح سے پہلے تجھے طلاق یا کہا کل گزشتہ میں حالانکہ اُس سے نکاح آج کیا ہے تو دونوں صورتوں میں کلام لغو ہے اور اگر دوسری صورت میں کل یا کل سے پہلے نکاح کر چکا ہے تو اس وقت طلاق ہوگئی۔<sup>(۶)</sup> (فتح وغیرہ)

یوہیں اگر کہا (۸۶) تجھے دو مہینے سے طلاق ہے اور واقع میں نہیں دی تھی تو اس وقت پڑ گئی بشرطیکہ نکاح کو دو مہینے سے کم نہ ہوئے ہوں ورنہ کچھ نہیں اور اگر جھوٹی خبر کی نیت سے کہا تو عند اللہ نہ ہوگی مگر قضاء ہوگی۔

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۶۵.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۶۵ - ۴۶۷.

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۶۸.

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۱.

⑤ "تنویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۲.

⑥ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، فصل فی اضافة الطلاق... الخ، ح ۳، ص ۳۷۱، ۳۷۲، وغیرہ.

مسئلہ ۳۱: اگر کہا (۸۷) زید کے آنے سے ایک ماہ پہلے تجھے طلاق ہے اور زید ایک مہینے کے بعد آیا تو اس وقت طلاق ہوگی اس سے پہلے نہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۳۲: یہ کہا کہ (۸۸) جب کبھی تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے یا (۸۹) جب تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو چپ ہوتے ہی طلاق پڑ جائے گی۔ اور یہ کہا کہ (۹۰) اگر تجھے طلاق نہ دوں تو طلاق ہے تو مرنے سے کچھ پہلے طلاق ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (عامہ کتب)

مسئلہ ۳۳: یہ کہا کہ (۹۱) اگر آج تجھے تین طلاقیں نہ دوں تو تجھے تین طلاقیں تو دیگا جب بھی ہوگی اور نہ دیگا جب بھی اور بچنے کی یہ صورت ہے کہ عورت کو ہزار روپے کے بدلے میں طلاق دیدے اور عورت کو چاہیے کہ قبول نہ کرے اب اگر دن گزر گیا تو طلاق واقع نہ ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۳۴: کسی عورت سے کہا (۹۲) تجھے طلاق ہے جس دن تجھ سے نکاح کروں اور رات میں نکاح کیا تو طلاق ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (عنبر)

مسئلہ ۳۵: کسی عورت سے کہا (۹۳) اگر تجھ سے نکاح کروں یا (۹۴) جب، یا (۹۵) جس وقت تجھ سے نکاح کروں تو تجھے طلاق ہے تو نکاح ہوتے ہی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں اگر خاص عورت کو معین نہ کیا بلکہ کہا اگر یا جب یا جس وقت میں نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو نکاح کرتے ہی طلاق ہو جائیگی مگر اسکے بعد دوسری عورت سے نکاح کریگا تو اُسے طلاق نہ ہوگی۔ ہاں اگر کہا (۹۶) جب کبھی میں کسی عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جب کبھی نکاح کریگا طلاق ہو جائیگی۔ ان صورتوں میں اگر چاہے کہ نکاح ہو جائے اور طلاق نہ پڑے تو اسکی صورت یہ ہے کہ فضولی (یعنی جسے اس نے نکاح کا وکیل نہ کیا ہو) بغیر اس کے حکم کے اُس عورت یا کسی عورت سے نکاح کر دے اور جب اسے خبر پہنچے تو زبان سے نکاح کو نافذ نہ کرے بلکہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اجازت ہو جائے مثلاً مہر کا کچھ حصہ یا کل اُس کے پاس بھیج دے یا اُس کے ساتھ جماع کرے یا شہوت کے ساتھ ہاتھ لگائے یا بوسہ لے یا لوگ مبارکباد دیں تو خاموش رہے انکار نہ کرے تو اس صورت میں نکاح ہو جائے گا اور

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۴.

② ... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۶.

③ "العتاویٰ العنایہ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۱، ص ۲۲۱، ۲۲۲.

④ "تنویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۷۸.

طلاق نہ پڑے گی اور اگر کوئی خود نہیں کر دیتا اسے کہنے کی ضرورت پڑے تو کسی کو حکم نہ دے بلکہ تذکرہ کرے کہ کاش کوئی میرا نکاح کر دے یا کاش تو میرا نکاح کر دے یا کیا اچھا ہوتا کہ میرا نکاح ہو جاتا اب اگر کوئی نکاح کر دیکا تو نکاح فضولی ہوگا اور اس کے بعد وہی طریقہ برتے جو اوپر مذکور ہوا۔<sup>(۱)</sup> (بحر، رد المحتار، خیرہ)

**مسئلہ ۳۶:** اس کی عورت کسی کی باندی ہے اس نے اُس سے کہا (۹۷) کل کا دن آئے تو تجھ کو دو طلاقیں اور موٹی نے کہا کل کا دن آئے تو تو آزاد ہے تو دو طلاقیں ہو جائیں گی اور شوہر رجعت نہیں کر سکتا مگر اس کی عدت تین حیض ہے اور شوہر مریض تھا تو یہ وارث نہ ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (حنویر)

**مسئلہ ۳۷:** (۹۸) اُگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی طلاقیں تو ایک دو تین جتنی اُگلیوں سے اشارہ کیا اتنی طلاقیں ہوئیں یعنی جتنی اُگلیں اشارہ کے وقت کھلی ہوں اُنکا اعتبار ہے بند کا اعتبار نہیں اور اگر وہ کہتا ہے میری مراد بند اُگلیاں یا ہتھیلی تھی تو یہ قول دیا نہ معتبر ہوگا، قضاء معتبر نہیں۔ اور (۹۹) اگر تین اُگلیوں سے اشارہ کر کے کہا تجھے اسکی مثل طلاق اور نیت تین کی ہو تو تین ورنہ ایک ہائے اور (۱۰۰) اگر اشارہ کر کے کہا تجھے اتنی اور نیت طلاق ہے اور لفظ طلاق نہ بولا جب بھی طلاق ہو جائیگی۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۸:** طلاق کے ساتھ کوئی مفت ذکر کی جس سے شدت بھیجی جائے تو بائن ہوگی مثلاً (۱۰۱) ہائے یا (۱۰۲) البتہ (۱۰۳) فحش طلاق (۱۰۴) طلاق شیطان (۱۰۵) طلاق بدعت (۱۰۶) بدتر طلاق (۱۰۷) پہاڑ برابر (۱۰۸) ہزار کی مثل (۱۰۹) ایسی کہ گھر بھر جائے۔ (۱۱۰) سخت (۱۱۱) لنبی (۱۱۲) چوڑی (۱۱۳) کھر کھری (۱۱۴) سب سے بُری (۱۱۵) سب سے کڑی (۱۱۶) سب سے گندی (۱۱۷) سب سے ناپاک (۱۱۸) سب سے کڑوی (۱۱۹) سب سے بڑی (۱۲۰) سب سے چوڑی (۱۲۱) سب سے لنبی (۱۲۲) سب سے موٹی پھر اگر تین کی نیت کی تو تین ہوگی ورنہ ایک اور اگر عورت باندی ہے تو دو کی نیت صحیح ہے۔<sup>(۴)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۹:** اگر کہا (۱۲۳) تجھے ایسی طلاق جس سے تو اپنے نفس کی مالک ہو جائے یا کہا (۱۲۴) تجھے ایسی طلاق

① "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۱۱۔

و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: التعلیق المراد بہ... إلح، ج ۴، ص ۵۸۲۔

و "الفتاویٰ الخیرۃ"، کتاب النکاح، فصل فی نکاح المصولی بالحرۃ الأول، ص ۲۷۔

② "تمویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۸۲۔

③ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: فی قولہم: الیوم... إلح، ج ۴، ص ۴۸۲ - ۴۸۵۔

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۸۵ - ۴۸۷، وغیرہ۔

جس میں میرے لیے رجعت (۱) نہیں تو بائن ہوگی اور اگر کہا (۱۲۵) تجھے طلاق ہے اور میرے لیے رجعت نہیں تو رجعی ہوگی۔  
 یوں اگر کہا (۱۲۶) تجھے طلاق ہے کوئی قاضی یا حاکم یا عالم تجھے واپس نہ کرے جب بھی رجعی ہوگی۔ (۲) (درمختار، ردالمحتار) اور  
 اگر کہا (۱۲۷) تجھے طلاق ہے اس شرط پر کہ اُس کے بعد رجعت نہیں یا یوں کہا، (۱۲۸) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت  
 نہیں یا کہا (۱۲۹) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہ ہوگی تو ان سب صورتوں میں رجعی ہو جانا چاہیے۔ (۳) (فتاویٰ  
 رضویہ) اور اگر کہا (۱۳۰) تجھ پر وہ طلاق ہے جس کے بعد رجعت نہیں ہوتی تو بائن ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۴۰: عورت سے کہا (۱۳۱) اگر میں تجھے ایک طلاق دوں تو وہ بائن ہوگی یا کہا وہ تین ہوگی پھر اُسے طلاق دی تو  
 نہ بائن ہوگی نہ تین بلکہ ایک رجعی ہوگی۔ یا کہا تھا کہ (۱۳۲) اگر تو گھر میں جائیگی تو تجھے طلاق ہے پھر مکان میں جانے سے پہلے  
 کہا کہ اُسے میں نے بائن یا تین کر دیا جب بھی ایک رجعی ہوگی اور یہ کہنا بے کار ہے۔ (۴) (درمختار)

مسئلہ ۴۱: کہا (۱۳۳) تجھے ہزاروں طلاق یا (۱۳۴) چند بار طلاق تو تین واقع ہوگی اور اگر کہا (۱۳۵) تجھے طلاق نہ  
 کم نہ زیادہ تو ظاہر الروایۃ میں تین ہوگی اور امام ابو جعفر ہندوانی و امام قاضی خاں اس کو ترجیح دیتے ہیں کہ دو واقع ہوں اور اگر کہا  
 (۱۳۶) کمتر طلاق تو ایک رجعی ہوگی۔ (۵) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۲: اگر کہا (۱۳۷) تجھے طلاق ہے پوری طلاق تو ایک ہوگی اور کہا کہ (۱۳۸) کل طلاقیں تو تین۔ (۶) (درمختار)  
 مسئلہ ۴۳: اگر طلاق کے عدد میں وہ چیز ذکر کی جس میں تعدد نہ ہو جیسے کہا (۱۳۹) بعدد خاک (۷) یا معلوم نہ ہو کہ اس  
 میں تعدد ہے یا نہیں مثلاً کہا (۱۴۰) ایلیس کے بال کی گنتی برابر تو دونوں صورتوں میں ایک واقع ہوگی اور ان دونوں مثالوں میں وہ  
 بائن ہوگی۔ اور اگر معلوم ہے کہ اُس میں تعدد ہے تو اُس کی تعداد کے موافق ہوگی مگر تعداد تین سے زیادہ ہو تو تین ہی ہوگی باقی لغو  
 مثلاً کہا (۱۴۱) اتنی جتنے میری پنڈلی یا کلائی میں بال ہیں یا اتنی جتنی اس تالاب میں مچھلیاں ہیں اور اگر تالاب میں کوئی مچھلی نہ ہو

①..... حدت کے اندر رجوع کرنے کا حق۔

② "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، باب الصریح، کتاب الطلاق، مطلب: فی قول الامام... إلخ، ج ۴، ص ۴۸۸، ۴۹۱

③ "الفتاویٰ الرضویۃ"، ج ۱۲، ص ۵۲۹

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۸۹

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب: فی قول الامام... إلخ، ج ۴، ص ۴۹۱

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ص ۴۹۲

⑦ خاک کی تعداد کے مطابق۔

جب بھی ایک واقع ہوگی اور چٹلی یا کلائی کے بال اڑادیے ہوں اُس وقت کوئی بال نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ کہا کہ (۱۳۲) جتنے میری ہتھیلی میں بال ہیں اور بال نہ ہو تو ایک ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴۳: اس میں شک ہے کہ طلاق دی ہے یا نہیں تو کچھ نہیں اور اگر اس میں شک ہے کہ ایک دی ہے یا زیادہ تو قضاء ایک ہے دیا نہ زیادہ۔ اور اگر کسی طرف غالب گمان ہے تو اُسی کا اعتبار ہے اور اگر اس کے خیال میں زیادہ ہے مگر اُس مجلس میں جو لوگ تھے وہ کہتے ہیں کہ ایک دی تھی اگر یہ لوگ عادل ہوں اور اس بات میں انھیں سچا جانتا ہو تو اعتبار کر لے۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: جس عورت سے نکاح فاسد کیا پھر اُس کو تین طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ نکاح کر سکتا ہے کہ یہ ھیت طلاق نہیں بلکہ متارکہ<sup>(۳)</sup> ہے۔<sup>(۴)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

## غیر مدخولہ کی طلاق کا بیان

مسئلہ ۱: غیر مدخولہ کو کہا تجھے تین طلاقیں تو تین ہوگی اور اگر کہا تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق یا کہا تجھے طلاق طلاق طلاق یا کہا تجھے طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک تو ان صورتوں میں ایک بائن واقع ہوگی باقی لغو و بیکار ہیں یعنی چند لفظوں سے واقع کرنے میں صرف پہلے لفظ سے واقع ہوگی اور باقی کے لیے محل نہ رہے گی اور موطوہ میں بہر حال تین واقع ہوگی۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۲: کہا تجھے تین طلاقیں الگ الگ تو ایک ہوگی۔ یو ہیں اگر کہا تجھے دو طلاقیں اُس طلاق کے ساتھ جو میں تجھے دوں پھر ایک طلاق دی تو ایک ہی ہوگی۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۳: اگر کہا ڈیڑھ طلاق تو دو ہوگی اور اگر کہا آدھی اور ایک تو ایک۔ یو ہیں ڈھائی کہا تو تین اور دو اور آدھی کہا تو دو۔<sup>(۷)</sup> (درمختار)

۱ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۹۴.

۲ "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الصریح، مطلب فی قول الامام ایمانی کایمان جبریل، ج ۴، ص ۴۹۶.

۳ یعنی عورت کو چھوڑ دینا۔

۴ "الدر المختار" و "رد المختار"، مطلب فی قول الامام ایمانی کایمان جبریل، کتاب الطلاق، باب الصریح، ج ۴، ص ۴۹۶.

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۴۹۶ - ۴۹۹.

۶ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۴۹۹.

۷ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۴۹۹.

**مسئلہ ۴:** جب طلاق کے ساتھ کوئی عدد یا وصف نہ ہو تو اُس عدد یا وصف کے ذکر کرنے کے بعد واقع ہوگی صرف طلاق سے واقع نہ ہوگی مثلاً لفظ طلاق کہا اور عدد یا وصف کے بولنے سے پہلے عورت مرگئی تو طلاق نہ ہوگی اور اگر عدد یا وصف بولنے سے پہلے شوہر مر گیا کسی نے اُس کا منہ بند کر دیا تو ایک واقع ہوگی کہ جب شوہر مر گیا تو ذکر نہ پایا گیا صرف ارادہ پایا گیا اور صرف ارادہ نا کافی ہے اور منہ بند کر دینے کی صورت میں اگر ہاتھ ہٹاتے ہی اُسے فوراً عدد یا وصف کو ذکر کر دیا تو اسکے موافق ہوگی ورنہ وہی ایک۔<sup>(۱)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۵:** غیر مدخولہ سے کہا تجھے ایک طلاق ہے، ایک کے بعد یا اسکے پہلے ایک یا اس کے ساتھ ایک تو دو ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۶:** تجھے ایک طلاق ہے اور ایک اگر کھر میں گئی تو کھر میں جانے پر دو ہوگی اور اگر یوں کہا کہ اگر تو کھر میں گئی تو تجھے ایک طلاق ہے اور ایک تو ایک ہوگی اور موطوہ میں بہر حال دو ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۷:** کسی کی دو یا تین عورتیں ہیں اُس نے کہا میری عورت کو طلاق تو اُن میں سے ایک پر پڑے گی اور یہ اُسے اختیار ہے کہ اُن میں سے جسے چاہے طلاق کے لیے معین کر لے اور ایک کو مخاطب کر کے کہا تجھ کو طلاق ہے یہ تو مجھ پر حرام ہے تو صرف اُسی کو ہوگی جس سے کہا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۸:** چار عورتیں ہیں اور یہ کہا کہ تم سب کے درمیان ایک طلاق تو چاروں پر ایک ایک ہوگی۔ یو ہیں دو یا تین یا چار طلاقیں کہیں جب بھی ایک ایک ہوگی مگر اُن صورتوں میں اگر یہ نیت ہے کہ ہر ایک طلاق چاروں پر تقسیم ہو تو دو میں ہر ایک پر دو (۲) ہوگی اور تین یا چار میں ہر ایک پر تین، اور پانچ، چھ، سات، آٹھ میں ہر ایک پر دو اور تقسیم کی نیت ہے تو ہر ایک پر تین، نو، دس وغیرہ میں بہر حال ہر ایک پر تین واقع ہوگی۔ یو ہیں اگر کہا میں نے تم سب کو ایک طلاق میں شریک کر دیا تو ہر ایک پر ایک وہی ہذا القیاس۔<sup>(۵)</sup> (خانہ، فتح، بحر وغیرہ)

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، مطلب: الطلاق يقع... إلخ، ج ۴، ص ۵۰۰.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۵۰۲ وغیرہ.

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۵۰۳.

④ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، مطلب: فیما لو... إلخ، ج ۴، ص ۵۰۶.

⑤ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب ایقاع الطلاق، ج ۳، ص ۳۶۳.

و "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطلاق، ج ۱، ص ۲۰۹ و "المحرر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الطلاق، ج ۳، ص ۴۵۸ وغیرہا.



**مسئلہ ۹:** دو عورتیں ہیں اور دونوں غیر موطوہ<sup>(۱)</sup> اس نے کہا میری عورت کو طلاق میری عورت کو طلاق تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اگرچہ وہ کہے کہ ایک ہی عورت کو میں نے دونوں بار کہا تھا اور اگر دونوں مدخولہ ہوں اور کہتا ہے کہ دونوں بار ایک ہی کی نسبت کہا تھا تو اُس کا قول مان لیا جائیگا۔ یو ہیں اگر ایک مدخولہ ہو دوسری غیر مدخولہ اور مدخولہ کی نسبت دونوں مرتبہ کہا تو اُسی کو دو طلاقیں ہوگی اور غیر مدخولہ کی نسبت بیان کرے تو ہر ایک کو ایک ایک۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۰:** کہا میری عورت کو طلاق ہے اور اُس کا نام نہ لیا اور اُس کی ایک ہی عورت ہے جس کو لوگ جانتے ہیں تو اسی پر طلاق پڑے گی اگرچہ کہتا ہو کہ میری ایک عورت دوسری بھی ہے میں نے اُسے مراد لیا ہاں اگر گواہوں سے دوسری عورت ہونا ثابت کر دے تو اُس کا قول مان لیں گے اور دو عورتیں ہوں اور دونوں کو لوگ جانتے ہوں تو اسے اختیار ہے جسے چاہے مراد لے یا معین کرے۔ یو ہیں اگر دونوں غیر معروف ہوں تو اختیار ہے۔<sup>(۳)</sup> (خانہ، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۱:** مدخولہ کو کہا تجھے طلاق ہے تجھے طلاق ہے یا میں نے تجھے طلاق دی میں نے تجھے طلاق دی تو دو طلاق کا حکم دیا جائے گا اگرچہ کہتا ہو کہ دوسرے لفظ سے تاکید کی نیت تھی طلاق دینا مقصود نہ تھا ہاں دیانہ اُس کا قول مان لیا جائیگا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۲:** اپنی عورت کو کہا اس کتیا کو طلاق یا انگھیاری<sup>(۵)</sup> ہے اُس کو کہا اس اندھی کو طلاق تو طلاق واقع ہو جائے گی اور اگر کسی دوسری عورت کو دیکھا اور سمجھا کہ میری عورت ہے اور اپنی عورت کا نام لیکر کہا اے فلائی تجھے طلاق ہے بعد کو معلوم ہوا کہ یہ اُس کی عورت نہ تھی تو طلاق ہوگئی مگر جبکہ اُسکی طرف اشارہ کر کے کہا تو نہ ہوگی۔<sup>(۶)</sup> (خانہ وغیرہ)

**مسئلہ ۱۳:** اگر کہا دنیا کی تمام عورتوں کو طلاق تو اس کی عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا کہ اس محلہ یا اس گھر کی عورتوں کو تو ہوگئی۔<sup>(۷)</sup> (در مختار)

۱... جن سے صحبت نہ کی گئی ہو۔

۲ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہاء مطلب۔ فیما لو .. إلخ، ج ۴، ص ۵۰۹.

۳ .... "الفتاویٰ الحانیہ"، کتاب الطلاق، ج ۲، ص ۲۰۷.

۴ و "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہاء مطلب۔ فیما لو .. إلخ، ج ۴، ص ۵۰۹.

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہاء مطلب: فیما لو قال امرأته طالق. إلخ، ج ۴، ص ۵۰۹.

۶ ... آنکھوں والی۔

۷ "الفتاویٰ الحانیہ"، کتاب الطلاق، ج ۲، ص ۲۰۸، وغیرہا.

۸ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہاء، ج ۴، ص ۵۱۱.

مسئلہ ۱۴: عورت نے خاوند سے کہا مجھے تین طلاقیں دیدے اس نے کہا دی تو تین واقع ہوئیں اور اگر جواب میں کہا تجھے طلاق ہے تو ایک واقع ہوگی اگرچہ تین کی نیت کرے۔<sup>(۱)</sup> (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۵: عورت نے کہا مجھے طلاق دیدے مجھے طلاق دیدے اس نے کہا دیدی تو ایک ہوئی اور تین کی نیت کی تو تین۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۶: عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دے دی شوہر نے جائز کر دی تو ہوگئی۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۷: کسی نے کہا تو اپنی عورت کو طلاق دیدے اس نے کہا ہاں ہاں طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ بہ نیت طلاق کہا کہ یہ ایک وعدہ ہے۔<sup>(۴)</sup> (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱۸: کسی نے کہا جس کی عورت اُس پر حرام ہے وہ یہ کام کرے اُن میں سے ایک نے وہ کام کیا تو عورت حرام ہونے کا اقرار ہے۔ یوہیں اگر کہا جس کی عورت مُطلقہ ہو وہ تالی بجائے اور سب نے بجائی تو سب کی عورتیں مُطلقہ ہو جائیں گی۔ کسی نے کہا اب جو بات کرے اُس کی عورت کو طلاق ہے پھر خود اسی نے کوئی بات کہی تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی اور اوروں نے بات کی تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر آپس میں ایک دوسرے کو چپٹ <sup>(۵)</sup> مارتا تھا اور کسی نے کہا جواب چپٹ مارے اُس کی عورت کو طلاق ہے اور خود اسی نے چپٹ ماری تو اس کی عورت کو طلاق ہوگئی۔<sup>(۶)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

## کنایہ کا بیان

کنایہ طلاق وہ الفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی اُن کا استعمال ہوتا ہو۔  
مسئلہ ۱: کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیت طلاق ہو یا حالت بتائی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی بیشتر

① "العتاوی الحانیة"، کتاب الطلاق، الفصل الأول فی صریح الطلاق، ج ۱، ص ۲۰۷ و غیرہا

② "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۵۱۲.

③ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، ج ۴، ص ۵۱۲.

④ "...، "العتاوی الرصویة"، کتاب الطلاق، ج ۱۲، ص ۳۷۹.

⑤ طمانچہ، تھپڑ۔

⑥ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق غیر المدخول بہا، مطلب فیما ہو، إنبغ، ج ۴، ص ۵۱۳

طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔ کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں۔ بعض میں سوال رد کرنے کا احتمال ہے، بعض میں گالی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ،<sup>(۱)</sup> بلکہ جواب کے لیے متعین ہیں۔ اگر رد کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت طلاق نہیں اور جن میں گالی کا احتمال ہے اُن سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں اور تیسری صورت یعنی جو فقط جواب ہو تو خوشی میں نیت ضروری ہے اور غضب و مذاکرہ کے وقت بغیر نیت بھی طلاق واقع ہے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار وغیرہ)

## کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں

(۱) جا (۲) نکل (۳) چل (۴) روانہ ہو (۵) اوٹھ (۶) کھڑی ہو (۷) پردہ کر (۸) دوپٹہ اوڑھ (۹) نقاب ڈال (۱۰) ہٹ سرک (۱۱) جگہ چھوڑ (۱۲) گھر خالی کر (۱۳) دُور ہو (۱۴) چل دُور (۱۵) اے خالی (۱۶) اے بُری (۱۷) اے جُدا (۱۸) تو جُدا ہے (۱۹) تو مجھ سے جُدا ہے (۲۰) میں نے تجھے بے قید کیا (۲۱) میں نے تجھ سے مفارقت<sup>(۳)</sup> کی (۲۲) رستہ تاپ (۲۳) اپنی راہ لے (۲۴) کالا مونہہ کر (۲۵) چال دکھا (۲۶) چلتی بن (۲۷) چلتی نظر آ (۲۸) دفع ہو (۲۹) دال فے عین ہو (۳۰) رفو چکر ہو (۳۱) منجر خالی کر (۳۲) ہٹ کے سڑ (۳۳) اپنی صورت گما (۳۴) بستر اٹھا (۳۵) اپنا سوجھتا دیکھ (۳۶) اپنی گٹھری باندھ (۳۷) اپنی نجاست الگ پھیلا (۳۸) تشریف بجائیے (۳۹) تشریف کا ٹوکرا بجائیے (۴۰) جہاں سینک سائے جا (۴۱) اپنا تنگ کھا (۴۲) بہت ہو چکی اب مہربانی فرمائیے (۴۳) اے بے علاقہ (۴۴) مونہہ چھپا (۴۵) جہنم میں جا (۴۶) چولھے میں جا (۴۷) بھاڑ میں پڑ (۴۸) میرے پاس سے چل (۴۹) اپنی مُراد پر فتح مند ہو (۵۰) میں نے نکاح فسخ کیا (۵۱) تو مجھ پر مثل مُردار (۵۲) یا سوزِ یا (۵۳) شراب کے ہے۔ (نہ مثل جنگ۔ یا افیون یا مال فلاں یا زوجہ فلاں کے) (۵۴) تو مثل میری ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بہن بیٹی ہے تو گناہ کے سوا کچھ نہیں) (۵۵) تو خلاص ہے (۵۶) تیری گلو خلاصی ہوئی (۵۷) تو خلاص ہوئی (۵۸) حلال خدا یا (۵۹) حلال مسلمانان یا (۶۰) ہر حلال مجھ پر حرام (۶۱) تو میرے ساتھ حرام میں ہے (۶۲) میں نے تجھے تیرے ہاتھ بچا اگرچہ کسی عوض کا ذکر نہ آئے اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خریدا (۶۳) میں تجھ سے باز آیا (۶۴) میں تجھ سے درگزر (۶۵) تو میرے کام کی نہیں (۶۶) میرے مطلب کی نہیں (۶۷)

۱ یعنی نہ گالی کا احتمال ہے نہ سوال رد کرنے کا احتمال۔

۲ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکنايات، ح ۴، ص ۵۱۶ - ۵۲۲ وغیرہ۔

۳ جدائی، باہم جدا ہونا۔

میرے مصرف کی نہیں (۶۸) مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں (۶۹) کچھ قابو نہیں (۷۰) ملک نہیں (۷۱) میں نے تیری راہ خالی کر دی (۷۲) تو میری ملک (۱) سے نکل گئی (۷۳) میں نے تجھ سے طلع کیا (۷۴) اپنے میکے بیٹھ (۷۵) تیری باگ ڈھیلی کی (۷۶) تیری رستی چھوڑ دی (۷۷) تیری نگام اتار لی (۷۸) اپنے رفیقوں سے جامل (۷۹) مجھے تجھ پر کچھ اختیار نہیں (۸۰) میں تجھ سے لادعوی ہوتا ہوں (۸۱) میرا تجھ پر کچھ دعوی نہیں (۸۲) خاوند تلاش کر (۸۳) میں تجھ سے جد اہوں یا ہوا (فقط میں جد اہوں یا ہوا کافی نہیں اگرچہ بہ نیت طلاق کہا) (۸۴) میں نے تجھے جد اکر دیا (۸۵) میں نے تجھ سے جدائی کی (۸۶) تو خود مختار ہے (۸۷) تو آزاد ہے (۸۸) مجھ میں تجھ میں نکاح نہیں (۸۹) مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا (۹۰) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا (۹۱) باپ یا (۹۲) ماں یا (۹۳) خاوندوں کو دیا یا (۹۴) خود تجھ کو دیا (اور تیرے بھائی یا ماموں یا چچا یا کسی اجنبی کو دینا کہا تو کچھ نہیں) (۹۵) مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں (۹۶) میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں (۹۷) بُری ہوں (۹۸) مجھ سے دُور ہو (۹۹) مجھے صورت نہ دکھا (۱۰۰) کنارے ہو (۱۰۱) تو نے مجھ سے نجات پائی (۱۰۲) الگ ہو (۱۰۳) میں نے تیرا پاؤں کھول دیا (۱۰۴) میں نے تجھے آزاد کیا (۱۰۵) آزاد ہو جا (۱۰۶) تیری بندگئی (۱۰۷) تو بے قید ہے (۱۰۸) میں تجھ سے بُری ہوں (۱۰۹) اپنا نکاح کر (۱۱۰) جس سے چاہے نکاح کر لے (۱۱۱) میں تجھ سے بیزار ہوا (۱۱۲) میرے لیے تجھ پر نکاح نہیں (۱۱۳) میں نے تیرا نکاح فسخ کیا (۱۱۴) چاروں راہیں تجھ پر کھول دیں (اور اگر یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھلی ہیں تو کچھ نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ (۱۱۵) جو راستہ چاہے اختیار کر) (۱۱۶) میں تجھ سے دست بردار ہوا (۱۱۷) میں نے تجھے تیرے گھر والوں یا باپ یا ماں کو واپس دیا (۱۱۸) تو میری عصمت سے نکل گئی (۱۱۹) میں نے تیری ملک سے شرعی طور پر اپنا نام اتار دیا (۱۲۰) تو قیامت تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں (۱۲۱) تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے مکہ معظمہ مدینہ طیبہ سے یا دلی لکھنؤ سے۔ (۲) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۱: ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے، مجھے تیری حاجت نہیں۔ مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔ تجھ سے مجھے کام نہیں۔ غرض نہیں۔ مطلب نہیں۔ تو مجھے درکار نہیں۔ تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔ میں تجھے نہیں چاہتا۔ (۳) (فتاویٰ رضویہ)

مسئلہ ۲: کنایہ کے ان الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوگی اگر بہ نیت طلاق بولے گئے اگرچہ بائن کی نیت نہ ہو اور دو کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہوگی مگر جبکہ زوجہ باندی ہو تو دو کی نیت صحیح ہے اور تین کی نیت کی تو تین واقع

① ملکیت۔

② "الفتاویٰ الرصویۃ"، کتاب الطلاق، باب الکناۃ، ج ۱۲، ص ۵۱۵ - ۵۲۷

③ "الفتاویٰ الرصویۃ"، کتاب الطلاق، باب الکناۃ، ج ۱۲، ص ۵۲۰

ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳: مدخلہ (۲) کو ایک طلاق دی تھی پھر عدت میں کہا کہ میں نے اُسے بائن کر دیا یا تین یا تین واقع ہو جائیں گی اور اگر عدت یا رجعت کے بعد ایسا کہا تو کچھ نہیں۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۴: صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح لفظوں سے طلاق دی پھر عدت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوگی۔ یوہیں بائن کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کر سکتا ہے جبکہ عورت عدت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے جس میں نیت کی ضرورت نہ ہو اگرچہ اُس سے طلاق بائن پڑے اور عدت میں صریح کے بعد بائن طلاق دے سکتا ہے۔ اور بائن بائن کو لاحق نہیں ہوتی جبکہ یہ ممکن ہو کہ دوسری کو پہلی کی خبر دینا کہہ سکیں مثلاً پہلے کہا تھا کہ تو بائن ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہا تو اس سے دوسری واقع نہ ہوگی کہ یہ پہلی طلاق کی خبر ہے یا دوبارہ کہا میں نے تجھے بائن کر دیا اور اگر دوسری کو پہلی سے خبر دینا نہ کہہ سکیں مثلاً پہلے طلاق بائن دی پھر کہا میں نے دوسری بائن دی تو اب دوسری پڑے گی۔<sup>(۴)</sup> یوہیں پہلی صورت میں بھی دو واقع ہوگی جبکہ دوسری سے دوسری طلاق کی نیت ہو۔<sup>(۵)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵: بائن کو کسی شرط پر معلق کیا یا کسی وقت کی طرف مضاف کیا اور اُس شرط یا وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق بائن دیدی مثلاً یہ کہا اگر تو آج گھر میں گئی تو بائن ہے یا کل تجھے طلاق بائن ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق بائن دیدی تو طلاق ہوگئی پھر عدت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑے گی۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۶: اگر عورت کو طلاق بائن دی یا اُس سے خلع کیا اسکے بعد کہا تو گھر میں گئی تو بائن ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر دو شرطوں پر طلاق بائن معلق کی مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو بائن ہے اور اگر میں فلاں سے کلام کروں تو تو بائن ہے ان دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اُس شخص سے عدت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی۔ یوہیں اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی جب بھی دو واقع ہوگی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکناہات، مطلب: لا اعتبار بالاعراب ہا، ج ۴، ص ۵۲۴

② جس سے جماع کیا گیا ہو۔

③ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکناہات، ج ۴، ص ۵۲۸۔

④ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکناہات، مطلب: الصریح یصحق... إلخ، ج ۴، ص ۵۲۸ - ۵۳۳۔

⑤ (بشرطیکہ اس نیت پر دلالت کرنے والا کوئی لفظ بھی مذکور ہو۔... علیمیہ) انظر مسحة الخالق ح ۳، ص ۵۳۲۔

و "الفتاویٰ الرضویہ"، ج ۱۲ ص ۵۷۸، ۵۸۲، ۵۸۵۔

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکناہات، ج ۴، ص ۵۳۴۔

کے بعد دوسری شرط پر مطلق کی دوسری کے پائے جانے پر طلاق نہ ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۷: قسم کھائی کہ عورت کے پاس نہ جائے گا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے بہ نیت طلاق اُسے بائن کہا یا اُس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگئی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اُسکے پاس نہ گیا تو یہ دوسری طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر کہا تو بائن ہے تو واقع نہ ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۸: یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یا اگر یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خلع کیا ہے یا جو طلاق بائن کی عدت میں ہے ان لفظوں سے اُسے طلاق نہ ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۹: جو فرقت<sup>(۴)</sup> ہمیشہ کے لیے ہو یعنی جس کی وجہ سے اُس سے کبھی نکاح نہ ہو سکتا ہو جیسے حرمیت مصہرت<sup>(۵)</sup> و حرمیت رضاع<sup>(۶)</sup> تو اس عورت پر عدت میں بھی طلاق نہیں ہو سکتی۔ یو ہیں اگر اس کی عورت کنیز تھی اُس کو خرید لیا تو اب اُسے طلاق نہیں دے سکتا کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: زن و شوہر میں سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہو اگر دارالاسلام میں رہا تو طلاق ہو سکتی ہے اور اگر دارالحرب کو چلا گیا تو اب طلاق نہیں ہو سکتی اور مرد مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تھا پھر مسلمان ہو کر واپس آیا اور عورت ابھی عدت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے اور عورت اگر چہ واپس آ جائے طلاق نہیں ہو سکتی۔<sup>(۸)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: خیر بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اور خیار عتق کہ آزاد ہو کر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہو سکتی۔<sup>(۹)</sup> (درمختار)

## طلاق سپرد کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

- ① "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکتابات، مطلب: الصریح یلحق الصریح والبائن، ج ۴، ص ۵۳۵ و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل الخامس فی الکتابات، ج ۱، ص ۳۷۷
- ② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل الخامس فی الکتابات، ج ۱، ص ۳۷۷
- ③ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکتابات، ج ۴، ص ۵۳۶
- ④ جدائی۔ ⑤ سرکاری رشتوں کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔ ⑥ دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔
- ⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی، الفصل الخامس فی الکتابات، ج ۱، ص ۳۷۸
- ⑧ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکتابات، مطلب: المختلعة والمبانة... إلخ، ج ۴، ص ۵۳۷
- ⑨ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکتابات، ج ۴، ص ۵۳۸

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّزَوْجِكَ إِن كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فِيمَن بَيْنَنَا فَتَلَعَيْنِ أُمًّا مِّنْكُمْ وَاسْتَخِرْنَ  
سَرَاحًا جَبِيلًا ۚ وَإِن كُنْتُمْ تُرِيدُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ لِمَتُمْ يُقَرَّرُ ۚ وَمَن لَّنْ أَجْرًا غَظِيفًا ۝

اے نبی! اپنی بی بیوں سے فرما دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور تم کو اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو اللہ (عزوجل) نے تم میں نیکی والوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

حدیث ۱: صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ”اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں، اُس میں جدمی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کر لیتا جواب نہ دیتا (اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لیے مشورہ نہ دیں گے)۔ اُم المؤمنین نے عرض کی، یا رسول اللہ! (مزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وہ کیا بات ہے؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس آیت کی تلاوت کی۔ اُم المؤمنین نے عرض کی، یا رسول اللہ! (مزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے، بلکہ میں اللہ (مزوجل و رسول) (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ چاہتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) خبر نہ دیں۔ ارشاد فرمایا: ”جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے، میں اُسے خبر کر دوں گا اللہ (مزوجل) نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے، اُس نے مجھے مطمئن اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔“ (2)

حدیث ۲: صحیح بخاری شریف میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، فرماتی ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا ہم نے اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ اُسی میں ہے، مسروق کہتے ہیں مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اُس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جب کہ وہ مجھے اختیار کرے یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوتی۔ (3)

① ..... بي ٢١، الأحزاب: ٢٨، ٢٩.

2 - "صحيح مسلم"، كتاب الطلاق، باب بيان ان تخيير امراته... إلخ، الحديث. ١٤٧٨، ص ٧٨٣

3 "صحيح البعاري"، كتاب الطلاق، باب من غير نساء... إلخ، الحديث: ٥٢٦٢، ٥٢٦٣، ج ٣، ص ٤٨٢.

## احکام فقہیہ

**مسئلہ ۱:** عورت سے کہا تجھے اختیار ہے یا حیرام معاملہ تیرے ہاتھ ہے اور اس سے مقصود طلاق کا اختیار دینا ہے تو عورت اُس مجلس میں اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اگرچہ وہ مجلس کتنی ہی طویل ہو اور مجلس بدلنے کے بعد کچھ نہیں کر سکتی اور اگر عورت وہاں موجود نہ تھی یا موجود تھی مگر سنا نہیں اور اُسے اختیار انھیں لفظوں سے دیا تو جس مجلس میں اُسے اسکا علم ہوا اُس کا اعتبار ہے۔ ہاں اگر شوہر نے کوئی وقت مقرر کر دیا تھا مثلاً آج اُسے اختیار ہے اور وقت گزرنے کے بعد اُسے علم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی اور اگر ان لفظوں سے شوہر نے طلاق کی نیت ہی نہ کی تو کچھ نہیں کہ یہ کنایہ ہیں اور کنایہ میں بے نیت طلاق نہیں ہاں اگر غضب کی حالت میں کہا یا اُس وقت طلاق کی بات چیت تھی تو اب نیت نہیں دیکھی جائے گی۔ اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہ کہا تھا کہ شوہر نے اپنے کلام کو واپس لیا تو مجلس کے اندر واپس نہ ہوگا یعنی بعد واپسی شوہر بھی عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے اور شوہر اُسے منع بھی نہیں کر سکتا۔ اور اگر شوہر نے یہ لفظ کہے کہ تو اپنے کو طلاق دیدے یا تجھے اپنی طلاق کا اختیار ہے جب بھی یہی سب احکام ہیں مگر اس صورت میں عورت نے طلاق دیدی تو رجسی پڑ گئی ہاں اس صورت میں عورت نے تین طلاقیں دیں اور مرد نے تین کی نیت بھی کر لی ہے تو تین ہوں گی اور مرد کہتا ہے میں نے ایک کی نیت کی تھی تو ایک بھی واقع نہ ہوگی اور اگر شوہر نے تین کی نیت کی یا یہ کہا کہ تو اپنے کو تین طلاقیں دے لے اور عورت نے ایک دی تو ایک پڑے گی اور اگر کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دے عورت نے ایک دی یا کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو ایک طلاق دے عورت نے تین دیں تو دونوں صورتوں میں کچھ نہیں مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے کہا میں نے اپنے کو طلاق دی ایک اور ایک اور ایک تو تین پڑیں گی۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ، درمختار، عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲:** ان الفاظ مذکورہ کے ساتھ یہ بھی کہا کہ تو جب چاہے یا جس وقت چاہے تو اب مجلس بدلنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور شوہر کو کلام واپس لینے کا اب بھی اختیار نہ ہوگا۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۳:** اگر عورت سے کہا تو اپنی سوت<sup>(۳)</sup> کو طلاق دیدے یا کسی اور شخص سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے تو

۱۔ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۵۸۔

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۱۔

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۷-۳۸۹، وغیرہا۔

۲۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۳۔

۳۔ یعنی ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔



مجلس کے ساتھ مقید نہیں بعد مجلس بھی طلاق ہو سکتی ہے اور اس میں رجوع کر سکتا ہے کہ یہ وکیل ہے اور مؤکل کو اختیار ہے کہ وکیل کو معزول کر دے مگر جبکہ مشیت (۱) پر مطلق کر دیا ہو یعنی کہہ دیا ہو کہ اگر تو چاہے تو طلاق دیدے تو اب توکیل (۲) نہیں بلکہ تمسک (۳) ہے لہذا مجلس کے ساتھ خاص ہے اور رجوع نہ کر سکے گا اور اگر عورت سے کہا تو اپنے کو اور اپنی سوت کو طلاق دیدے تو خود اس کے حق میں تمسک ہے اور سوت کے حق میں توکیل اور ہر ایک کا حکم وہ ہے جو اد پر مذکور ہوا یعنی اپنے کو مجلس بعد نہیں دے سکتی اور سوت کو دے سکتی ہے۔ (۴) (جو ہرہ، در مختار)

مسئلہ ۴: تمسک و توکیل میں چند باتوں کا فرق ہے تمسک میں رجوع نہیں کر سکتا۔ معزول نہیں کر سکتا بعد تمسک کے شوہر مجنون ہو جائے تو باطل نہ ہوگی۔ جس کو مالک بنایا اس کا عاقل ہونا ضروری نہیں اور مجلس کے ساتھ مقید ہے اور توکیل میں ان سب کا عکس ہے اگر بالکل نا سمجھ بچے سے کہا تو میری عورت کو اگر چاہے طلاق دیدے اور وہ بول سکتا ہے اس نے طلاق دیدی واقع ہو گئی۔ یو ہیں اگر مجنون کو مالک کر دیا اور اس نے دیدی تو ہو گئی اور وکیل بنایا تو نہیں اور مالک کرنے کی صورت میں اگر اچھا تھا اس کے بعد مجنون ہو گیا تو واقع نہ ہوگی۔ (۵) (در مختار)

مسئلہ ۵: بیٹھی تھی کھڑی ہو گئی یا ایک کام کر رہی تھی اسے چھوڑ کر دوسرا کام کرنے لگی مثلاً کھانا منگوایا یا سو گئی یا غسل کرنے لگی یا مہندی لگانے لگی یا کسی سے خرید و فروخت کی بات کی یا کھڑی تھی جانور پر سوار ہو گئی یا سوار تھی اتر گئی یا ایک سواری سے اتر کر دوسری پر سوار ہوئی یا سوار تھی مگر جانور کھڑا تھا چلنے لگا تو ان سب صورتوں میں مجلس بدل گئی اور اب طلاق کا اختیار نہ رہا اور اگر کھڑی تھی بیٹھ گئی یا کھڑی تھی اور مکان میں ٹہلنے لگی یا بیٹھی ہوئی تھی ٹکیہ لگایا یا ٹکیہ لگائے ہوئے تھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی یا اپنے باپ وغیرہ کسی کو مشورہ کے لیے بلا یا یا گواہوں کو بلانے گئی کہ ان کے سامنے طلاق دے بشرطیکہ وہاں کوئی ایسا نہیں جو نکاح دے یا سواری پر جا رہی تھی اسے روک دیا یا پانی پیا یا کھانا وہاں موجود تھا کچھ تھوڑا سا کھانیا، ان سب صورتوں میں مجلس نہیں بدلی۔ (۶) (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

۱۔ چاہت۔

۲۔ اپنے کام کو کسی کے سپرد کر دینا۔

۳۔ کسی کو کسی چیز کا مالک بنانا۔

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۴۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۴۔

۶۔ "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۷۔

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۵ وغیرہما۔

مسئلہ ۶: کشتی گھر کے حکم میں ہے کہ کشتی کے چلنے سے مجلس نہ بدلے گی اور جانور پر سوار ہے اور جانور چل رہا ہے تو مجلس بدل رہی ہے، ہاں اگر شوہر کے سکوت کرتے ہی فوراً اسی قدم میں جواب دیا تو طلاق ہوگئی اور اگر محمل<sup>(۱)</sup> میں دونوں سوار ہیں جسے کوئی کھینچے لیے جاتا ہے تو مجلس نہیں بدلی کہ یہ کشتی کے حکم میں ہے۔<sup>(۲)</sup> (درمختار) گاڑی پاکی<sup>(۳)</sup> کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۷: بیٹھی ہوئی تھی لیٹ گئی اگر تکیہ وغیرہ کا کراں طرح لیٹی جیسے سونے کے لیے لیٹتے ہیں تو اختیار جاتا رہا۔<sup>(۴)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۸: دوڑا تو بیٹھی تھی چارزا نو بیٹھ گئی یا عکس کیا یا بیٹھی سو گئی تو مجلس نہیں بدلی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۹: شوہر نے اسے مجبور کر کے کھڑا کیا یا جماع کیا تو اختیار نہ رہا۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۰: شوہر کے اختیار دینے کے بعد عورت نے نماز شروع کر دی اختیار جاتا رہا نماز فرض ہو یا واجب یا نفل۔ اور اگر عورت نماز پڑھ رہی تھی اسی حالت میں اختیار دیا تو اگر وہ نماز فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ ہے تو پوری کر کے جواب دے اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر نفل نماز ہے تو دو رکعت پڑھ کر جواب دے اور اگر تیسری رکعت کے لیے کھڑی ہوئی تو اختیار جاتا رہا اگرچہ سلام نہ پھیرا ہو۔ اور اگر مَبْطُنِ اللہ کہا یا کچھ تھوڑا سا قرآن پڑھا تو باطل نہ ہوا اور زیادہ پڑھا تو باطل ہو گیا۔<sup>(۷)</sup> (جوہرہ) اور اگر عورت نے جواب میں کہا تُو اپنی زبان سے کیوں طلاق نہیں دیتا تو اس کہنے سے اختیار باطل نہ ہوگا اور اگر یہ کہا اگر تُو مجھے طلاق دیتا ہے تو اتنا مجھے دیدے تو اختیار باطل ہو گیا۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۱: اگر بیک وقت اس کی اور شفیعہ کی خبر پہنچی اور عورت دونوں کو اختیار کرنا چاہتی ہے تو یہ کہنا چاہیے کہ میں نے دونوں کو اختیار کیا اور نہ جس ایک کو اختیار کرے گی دوسرا جاتا رہے گا۔<sup>(۹)</sup> (عالمگیری)

۱..... یعنی کجاوہ۔

۲ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تعویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۶۔

۳... ذول۔

۴ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب تعویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۵۔

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۸، ۳۸۷۔

۶ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تعویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۶۔

۷ "الجوہرۃ النہرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۵۸۔

۸ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۸۔

۹ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب تعویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۶۔

۱۰ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۸۔

**مسئلہ ۱۲:** مرد نے اپنی عورت سے کہا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا میں نے اختیار کیا یا اختیار کرتی ہوں تو ایک طلاق بائن واقع ہوگی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۳:** تفویض طلاق<sup>(۲)</sup> میں یہ ضرور ہے کہ زن وشو<sup>(۳)</sup> دونوں میں سے ایک کے کلام میں لفظ نفس یا طلاق کا ذکر ہوا اگر شوہر نے کہا تجھے اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے نفس کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا میں نے کیا تو اگر نیت طلاق تھی تو ہوگی اور یہ بھی ضرور ہے کہ لفظ نفس کو مصلیٰ<sup>(۴)</sup> ذکر کرے اور اگر اس لفظ کو کچھ دیر بعد کہا اور مجلس بدلی نہ ہو تو متصل ہی کے حکم میں ہے یعنی طلاق واقع ہوگی اور مجلس بدلنے کے بعد کہا تو بیکار ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۴:** شوہر نے دوبار کہا اختیار کر اختیار کر یا کہا اپنی ماں کو اختیار کر تو اب لفظ نفس ذکر کرنے کی حاجت نہیں یہ اس کے قائم مقام ہو گیا۔ یوہیں عورت کا کہنا کہ میں نے اپنے باپ یا ماں یا اہل یا ازواج کو اختیار کیا لفظ نفس کے قائم مقام ہے اور اگر عورت نے کہا میں نے اپنی قوم یا کنبہ والوں یا رشتہ داروں کو اختیار کیا تو یہ اس کے قائم مقام نہیں اور اگر عورت کے ماں باپ نہ ہوں تو یہ کہنا بھی کہ میں نے اپنے بھائی کو اختیار کیا کافی ہے اور ماں باپ نہ ہونے کی صورت میں اس نے ماں باپ کو اختیار کیا جب بھی طلاق ہو جائے گی۔ عورت سے کہا تین کو اختیار کر عورت نے کہا میں نے اختیار کیا تو تین طلاقیں پڑ جائیں گی۔<sup>(۶)</sup> (در مختار، رد المحتار وغیرہما)

**مسئلہ ۱۵:** عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے شوہر کو تو واقع ہو جائے گی اور یوں کہا کہ میں نے اپنے شوہر کو اختیار کیا نہیں بلکہ اپنے نفس کو تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا میں نے اپنے نفس یا شوہر کو اختیار کیا تو واقع نہ ہوگی اور اگر کہا اپنے نفس اور شوہر کو تو واقع ہوگی اور اگر کہا شوہر اور نفس کو تو نہیں۔<sup>(۷)</sup> (فتح القدیر)

**مسئلہ ۱۶:** مرد نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے ابھی جواب نہ دیا تھا کہ شوہر نے کہا اگر تو اپنے کو اختیار کر لے تو ایک ہزار دو ننگا عورت نے اپنے کو اختیار کیا تو نہ طلاق ہوئی نہ مال دینا واجب آیا۔<sup>(۸)</sup> (فتح القدیر)

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۶۔

② طلاق کا سپرد کرنا۔ ③ میاں بیوی۔ ④ ملاکر۔

⑤ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۸ - ۳۸۹ وغیرہ۔

⑥ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۴۸ وغیرہما۔

⑦ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۳، ص ۴۱۴۔

⑧ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب تفویض الطلاق، ج ۳، ص ۴۱۴۔

مسئلہ ۱۷: شوہر نے اختیار دیا عورت نے جواب میں کہا میں نے اپنے کو بائن کیا یا حرام کر دیا یا طلاق دی تو جواب ہو گیا اور ایک بائن طلاق پڑ گئی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۸: شوہر نے تین بار کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے عورت نے کہا میں نے اختیار کیا یا کہا پہلے کو اختیار کیا یا بیچ والے کو یا پچھلے کو یا ایک کو بہر حال تین طلاقیں واقع ہوں گی۔ اور اگر اس کے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق دی یا میں نے اپنے نفس کو ایک طلاق کے ساتھ اختیار کیا یا میں نے پہلی طلاق اختیار کی تو ایک بائن واقع ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (تنویر الابصار)

مسئلہ ۱۹: شوہر نے تین مرتبہ کہا مگر عورت نے پہلی ہی بار کے جواب میں کہہ دیا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو بعد والے الفاظ باطل ہو گئے۔ یو ہیں اگر عورت نے کہا میں نے ایک کو باطل کر دیا تو سب باطل ہو گئے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: شوہر نے کہا تجھے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ تو طلاق دیدے عورت نے طلاق دی تو بائن واقع ہوئی۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۲۱: عورت سے کہا تین طلاقیں میں سے جو تو چاہے تجھے اختیار ہے تو ایک یا دو کا اختیار ہے تین کا نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: عورت کو اختیار دیا اُس نے جواب میں کہا میں تجھے نہیں اختیار کرتی یا تجھے نہیں چاہتی یا مجھے تیری حاجت نہیں تو یہ سب کچھ نہیں اور اگر کہا میں نے یہ اختیار کیا کہ تیری عورت نہوں تو بائن ہو گئی۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: کسی سے کہا تو میری عورت کو اختیار دیدے تو جب تک یہ شخص اُسے اختیار نہ دے گا عورت کو اختیار حاصل نہیں اور اگر اُس شخص سے کہا تو عورت کو اختیار کی خبر دے تو عورت کو اختیار حاصل ہو گیا اگرچہ خبر نہ کرے۔<sup>(۷)</sup> (درمختار)

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۹.

② "تنویر الابصار"، کتاب الطلاق، باب تمویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۵۰ - ۵۵۲.

③ "الفتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۸۹.

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تمویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۵۲.

⑤ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۹۰.

⑥ "الفتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۹۰.

⑦ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب تمویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۵۲.

**مسئلہ ۲۳:** کہا تجھے اس سال یا اس مہینے یا آج دن میں اختیار ہے تو جب تک وقت باقی ہے اختیار ہے اگرچہ مجلس بدل گئی ہو۔ اور اگر ایک دن کہا تو چوبیس گھنٹے اور ایک ماہ کہا تو تیس دن تک اختیار ہے اور چاند جس وقت دکھائی دیا اُس وقت ایک مہینے کا اختیار دیا تو تیس دن ضرور نہیں بلکہ دوسرے ہلال (۱) تک ہے۔ (۲) (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۲۴:** نکاح سے پیشتر (۳) تفویض طلاق کی مثلاً عورت سے کہا اگر میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو تجھے اپنے نفس کو طلاق دینے کا اختیار ہے تو یہ تفویض نہ ہوئی کہ اضافت ملک کی طرف نہیں۔ یوں اگر ایجاب و قبول میں شرط کی اور ایجاب شوہر کی طرف سے ہو مثلاً کہا میں تجھے اس شرط پر نکاح میں لایا عورت نے کہا میں نے قبول کیا جب بھی تفویض نہ ہوئی۔ اور اگر عقد میں شرط کی اور ایجاب عورت یا اُس کے وکیل نے کیا مثلاً میں نے اپنے نفس کو یا اپنی فلاں موکلہ (۴) کو اس شرط پر تیرے نکاح میں دیا مرد نے کہا میں نے اس شرط پر قبول کیا تو تفویض طلاق ہو گئی شرط پائی جائے تو عورت کو جس مجلس میں علم ہوا اپنے کو طلاق دینے کا اختیار ہے۔ (۵) (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۵:** مرد نے عورت سے کہا تیرا امر (۶) تیرے ہاتھ ہے تو اس میں بھی وہی شرائط و احکام ہیں جو اختیار کے ہیں کہ نیت طلاق سے کہا ہو اور نفس کا ذکر ہو اور جس مجلس میں کہا یا جس مجلس میں علم ہوا اُسی میں عورت نے طلاق دی ہو تو واقع ہو جائے گی اور شوہر رجوع نہیں کر سکتا صرف ایک بات میں فرق ہے وہاں تین کی نیت صحیح نہیں اور اس میں اگر تین طلاق کی نیت کی تو تین واقع ہوگی اگرچہ عورت نے اپنے کو ایک طلاق دی یا کہا میں نے اپنے نفس کو قبول کیا یا اپنے امر کو اختیار کیا یا تو مجھ پر حرام ہے یا مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں یا مجھے طلاق ہے۔ اور اگر مرد نے دوہ کی نیت کی یا ایک کی یا نیت میں کوئی عدد نہ ہو تو ایک ہوگی۔ (۷) (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۶:** زوجہ نابالغہ ہے اُس سے یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اُس نے اپنے کو طلاق دیدی ہو گئی اور اگر عورت کے باپ سے کہا کہ اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے اس نے کہا میں نے قبول کیا یا کوئی اور لفظ طلاق کا کہا طلاق ہو گئی۔ (۸) (ردالمحتار)

۱۔ یعنی دوسرے مہینے کی پہلی رات کا چاند۔

۲۔ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب تعویض الطلاق، ج ۴، ص ۵۵۳

۳۔ و "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، المصل الاول، ج ۱، ص ۳۹۰

۴۔ پہلے۔ ۵۔ یعنی وہ عورت جس نے اپنے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا ہو۔

۶۔ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب فی الحشیۃ... إلح، ج ۴، ص ۴۳۷

۷۔ یعنی معاملہ۔

۸۔ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۵۴، وغیرہ۔

۹۔ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۵۵۔

**مسئلہ ۲۸:** عورت کے لیے یہ لفظ کہا مگر اسے اس کا علم نہ ہوا اور طلاق دے لی واقع نہ ہوئی۔<sup>(۱)</sup> (خانہ)

**مسئلہ ۲۹:** شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اس کے جواب میں عورت نے کہا میرا امر میرے ہاتھ ہے تو یہ جواب نہ ہوا یعنی طلاق نہ ہوئی بلکہ جواب میں وہ لفظ ہونا چاہیے جس کی نسبت عورت کی طرف اگر زوج<sup>(۲)</sup> کرتا تو طلاق ہوتی۔<sup>(۳)</sup> (در مختار) مثلاً کہے میں نے اپنے نفس کو حرام کیا، بائن کیا، طلاق دی، وغیرہا۔ یو ہیں اگر جواب میں کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا کہا قبول کیا یا عورت کے باپ نے قبول کیا جب بھی طلاق ہوگئی۔ یو ہیں اگر جواب میں کہا تو مجھ پر حرام ہے یا میں تجھ پر حرام ہوئی یا تو مجھ سے جدا ہے یا میں تجھ سے جدا ہوں یا کہا میں حرام ہوں یا میں جدا ہوں تو ان سب صورتوں میں طلاق ہے اور اگر کہا تو حرام ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ پر یا تو جدا ہے اور یہ نہ کہا کہ مجھ سے تو باطل ہے طلاق نہ ہوئی۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** اس کے جواب میں اگرچہ رجعی کا لفظ ہو طلاق بائن پڑے گی ہاں اگر شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے طلاق دینے میں تو رجعی ہوگی یا شوہر نے کہا تین طلاق کا امر تیرے ہاتھ ہے اور عورت نے ایک یا دودی تو رجعی ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** کہا تیرا امر تیری ہتھیلی میں ہے یاد ہنے ہاتھ یا بائیں ہاتھ میں یا تیرا امر تیرے ہاتھ میں کر دیا یا تیرے ہاتھ کو سپرد کر دیا یا تیرے منہ میں ہے یا زبان میں، جب بھی وہی حکم ہے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۲:** اگر ان الفاظ کو بہ نیت طلاق نہ کہا تو کچھ نہیں مگر حالت غضب یا مذاکرہ طلاق<sup>(۷)</sup> میں کہا تو نیت نہیں دیکھی جائے گی بلکہ حکم طلاق دیدیں گے۔ اور اگر مرد کو حالت غضب یا مذاکرہ طلاق سے انکار ہے تو عورت سے گواہ لیے جائیں گواہ نہ پیش کر سکے تو قسم لیکر شوہر کا قول مانا جائے۔ اور نیت طلاق پر اگر عورت گواہ پیش کرے تو مقبول نہیں ہاں اگر مرد نے نیت کا اقرار کیا ہو اور اقرار کے گواہ عورت پیش کرے تو مقبول ہیں۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۳:** شوہر نے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے، آج اور پرسوں تو دونوں راتیں درمیان کی داخل نہیں اور یہ دو

① "العتاوی المحانیة"، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق الذی یکون من الوکیل... الخ، ج ۲، ص ۲۵۱.

② شوہر۔

③ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالبد، ج ۴، ص ۵۵۴-۵۵۶.

④ "العتاوی الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۰، ۳۹۱.

⑤ المرجع السابق.

⑥ "العتاوی الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۱.

⑦ یعنی طلاق کے متعلق گفتگو۔

⑧ "العتاوی الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۱.

تفویضیں جُدا جُدا ہیں، لہذا اگر آج رد کر دیا تو پرسوں عورت کو اختیار رہے گا اور رات میں طلاق دیگی تو واقع نہ ہوگی اور ایک دن میں ایک ہی بار طلاق دے سکتی ہے اور اگر کہا آج اور کل تو رات داخل ہے اور آج رد کر دیگی تو کل کے لیے بھی اختیار نہ رہا کہ یہ ایک تفویض ہے اور اگر یوں کہا آج تیرا امر تیرے ہاتھ ہے اور کل تیرا امر تیرے ہاتھ ہے تو رات داخل نہیں اور جُدا جُدا دو تفویضیں ہیں اور اگر کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے آج اور کل اور پرسوں تو ایک تفویض ہے اور راتیں داخل ہیں اور جہاں دو تفویضیں ہیں، اگر آج اُس نے طلاق دے لی پھر کل آنے سے پہلے اُسی سے نکاح کر لیا تو کل پھر اُسے طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۴: عورت نے یہ دعویٰ کیا کہ شوہر نے میرا امر میرے ہاتھ میں دیا تو یہ دعویٰ نہ سنا جائے کہ بیکار ہے۔ ہاں عورت نے اس امر کے سبب اپنے کو طلاق دے دی پھر طلاق ہونے اور مہر لینے کے لیے دعویٰ کیا تو اب سنا جائیگا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: اگر یہ کہا کہ تیرا امر تیرے ہاتھ ہے جس دن فلاں آئے تو صرف دن کے لیے ہے اگر رات میں آیا تو طلاق نہیں دے سکتی اور اگر وہ دن میں آیا مگر عورت کو اُس کے آنے کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ آفتاب ڈوب گیا تو اب اختیار نہ رہا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: اگر کوئی وقت معین نہ کیا تو مجلس بدلنے سے اختیار جاتا رہے گا جیسا اوپر مذکور ہوا اور اگر وقت معین کر دیا ہو مثلاً آج یا کل یا اس مہینے یا اس سال میں تو اُس پورے وقت میں اختیار حاصل ہے۔

مسئلہ ۳۷: کاتب سے کہا تو لکھ دے اگر میں اپنی عورت کی بغیر اجازت سفر کو جاؤں تو وہ جب چاہے اپنے کو ایک طلاق دے لے، عورت نے کہا میں ایک طلاق نہیں چاہتی تین طلاقیں لکھوا مگر شوہر نے انکار کر دیا اور لکھنے کی نوبت نہ آئی تو عورت کو ایک طلاق کا اختیار حاصل رہا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۱، ۳۹۲.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۵۷.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۱.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۲.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۳.

**مسئلہ ۳۸:** اجنبی شخص سے کہا کہ میری عورت کا امر تیرے ہاتھ ہے تو اُس کو طلاق دینے کا اختیار حاصل ہے اور وہی احکام ہیں جو خود عورت کے ہاتھ میں اختیار دینے کے ہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** دو شخصوں کے ہاتھ میں دیا تو تنہا ایک کچھ نہیں کر سکتا اور اگر کہا میرے ہاتھ میں ہے اور تیرے اور مخاطب نے طلاق دے دی تو جب تک شوہر اُس طلاق کو جائز نہ کریگا نہ ہوگی اور اگر کہا اللہ (عزوجل) کے ہاتھ میں ہے اور تیرے ہاتھ میں اور مخاطب نے طلاق دیدی تو ہوگئی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۰:** عورت کے اولیا<sup>(۳)</sup> نے طلاق لینی چاہی شوہر عورت کے باپ سے یہ کہہ کر چلا گیا کہ تم جو چاہو کرو اور والد زوجہ نے طلاق دیدی تو اگر شوہر نے تفویض کے ارادہ سے نہ کہا ہو طلاق نہ ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۴۱:** عورت سے کہا اگر تیرے ہوتے ساتے<sup>(۵)</sup> نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر کسی فضولی<sup>(۶)</sup> نے اس کا نکاح کر دیا اور اس نے کوئی کام ایسا کیا جس سے وہ نکاح جائز ہو گیا مثلاً مہر بھیج دیا یا وٹلی کی۔ زبان سے کہہ کر جائز نہ کیا تو پہلی عورت کو اختیار نہیں کہ اُسے طلاق دیدے۔ اور اگر اس کے وکیل نے نکاح کر دیا یا فضولی کے نکاح کو زبان سے جائز کیا یا کہا تھا کہ میرے نکاح میں اگر کوئی عورت آئے تو ایسا ہے تو ان سب صورتوں میں عورت کو اختیار ہے۔<sup>(۷)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۴۲:** اپنی دو عورتوں سے کہا کہ تمہارا امر تمہارے ہاتھ ہے تو اگر دونوں اپنے کو طلاق دیں تو ہوگی، ورنہ نہیں۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۳:** اپنی عورت سے کہا کہ میری عورتوں کا امر تیرے ہاتھ میں ہے یا تو میری جس عورت کو چاہے طلاق دیدے تو خود اپنے کو وہ طلاق نہیں دے سکتی۔<sup>(۹)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۴:** فضولی نے کسی کی عورت سے کہا تیرا امر تیرے ہاتھ ہے عورت نے کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۳.

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۳.

۳ سرپرستوں۔

۴ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۶۲.

۵ یعنی تیرے ہوتے ہوئے۔ ۶ وہ شخص جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر عمل دخل کرے۔

۷ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الامر بالید، ج ۴، ص ۵۶۲.

۸ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۴.

۹ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۴.



یہ خبر شوہر کو پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر جس مجلس میں عورت کو اجازت شوہر کا علم ہوا اُسے اختیار حاصل ہو گیا یعنی اب چاہے تو طلاق دے سکتی ہے۔ یوں اگر عورت نے خود ہی کہا میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا پھر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور شوہر نے جائز کر دیا تو طلاق نہ ہوئی مگر اختیار طلاق حاصل ہو گیا۔ اور اگر عورت نے یہ کہا کہ میں نے اپنا امر اپنے ہاتھ میں کیا اور اپنے کو میں نے طلاق دی شوہر نے جائز کر دیا تو ایک طلاق رجعی ہو گئی اور عورت کو اختیار بھی حاصل ہو گیا یعنی اب اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو دوسری بائن طلاق واقع ہوگی۔ عورت نے کہا میں نے اپنے کو بائن کر دیا شوہر نے جائز کیا اور شوہر کی نیت طلاق کی ہے تو طلاق بائن ہو گئی۔ اور عورت نے طلاق دینا کہا تو اجازت شوہر کے وقت اگر شوہر کی نیت نہ بھی ہو طلاق ہو جائیگی اور تین کی نیت صحیح نہیں۔ اور عورت نے کہا میں نے اپنے کو تجھ پر حرام کر دیا شوہر نے جائز کر دیا طلاق ہو گئی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۵:** شوہر سے کسی نے کہا فلاں شخص نے تیری عورت کو طلاق دیدی اُس نے جواب میں کہا اچھا کیا تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا اُردا کیا تو نہ ہوئی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۶:** اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ میں ہے پھر اس عورت سے خلع کیا<sup>(۳)</sup> یا طلاق بائن یا تین طلاقیں دیں اب دوسری عورت سے نکاح کیا تو پہلی عورت کو کچھ اختیار نہیں اور اگر یہ کہا تھا کہ کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس کا امر تیرے ہاتھ ہے تو خلع وغیرہ کے بعد بھی اس کو اختیار ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۷:** عورت سے کہا تو اپنے کو طلاق دیدے اور نیت کچھ نہ ہو یا ایک یا دو کی نیت ہو اور عورت آزاد ہو تو عورت کے طلاق دینے سے ایک رجعی واقع ہوگی اور تین کی نیت کی ہو تو تین پڑیں گی اور عورت باندی ہو تو دو کی نیت بھی صحیح ہے۔ اور اگر عورت نے جواب میں کہا کہ میں نے اپنے کو بائن کیا یا جدا کیا یا میں حرام ہوں یا بُری ہوں جب بھی ایک رجعی واقع ہوگی۔ اور اگر کہا میں نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو کچھ نہیں اگرچہ شوہر نے جائز کر دیا ہو۔<sup>(۵)</sup> (درمختار) کسی اور سے کہا تو میری عورت کو رجعی طلاق دے اُس نے بائن دی جب بھی رجعی ہوگی اور اگر وکیل نے طلاق کا لفظ نہ کہا بلکہ کہا میں نے اُسے بائن کر

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۴.

② "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۹۴.

③ یعنی مال کے بدلے نکاح سے آزاد کیا۔

④ "الفتاویٰ الہمدیہ"، المرجع السابق، ص ۳۹۶، ۳۹۷.

⑤ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۶۳ - ۵۶۵.

دیا یا جد کر دیا تو کچھ نہیں۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۸:** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو اپنے کو دس طلاقیں دے عورت نے تین دیں یا کہا اگر چاہے تو ایک طلاق دے عورت نے آدمی دی تو دونوں صورتوں میں ایک بھی واقع نہیں۔<sup>(۲)</sup> (خانیہ)

**مسئلہ ۳۹:** شوہر نے کہا تو اپنے کو رجعی طلاق دے عورت نے بائن دی یا شوہر نے کہا بائن طلاق دے عورت نے رجعی دی تو جو شوہر نے کہا وہ واقع ہوگی عورت نے جیسی دی وہ نہیں اور اگر شوہر نے اُس کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ تو اگر چاہے اور عورت نے اُس کے حکم کے خلاف بائن یا رجعی دی تو کچھ نہیں۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۵۰:** کسی کی دو عورتیں ہیں اور دونوں مدخولہ ہیں اُس نے دونوں کو مخاطب کر کے کہا تم دونوں اپنے کو یعنی خود کو اور دوسری کو تین طلاقیں دو ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو آگے پیچھے تین طلاقیں دیں تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مُطلقہ ہو گئیں اور اگر پہلے سوت کو طلاق دی پھر اپنے کو تو سوت کو پڑ گئی اسے نہیں کہ اختیار ساقط<sup>(۴)</sup> ہو چکا لہذا دوسری نے اگر اسے طلاق دی تو یہ بھی مُطلقہ ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ اور اگر شوہر نے اس طرح اختیار دینے کے بعد منع کر دیا کہ طلاق نہ دو تو جب تک مجلس باقی ہے ہر ایک اپنے کو طلاق دے سکتی ہے سوت کو نہیں کہ دوسری کے حق میں وکیل ہے اور منع کر دینے سے وکالت باطل ہوگئی۔ اور اگر اُس لفظ کے ساتھ یہ بھی کہا تھا کہ اگر تم چاہو تو فقط ایک کے طلاق دینے سے طلاق نہ ہوگی جب تک دونوں اُسی مجلس میں اپنے کو اور دوسری کو طلاق نہ دیں طلاق نہ ہوگی اور مجلس کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۱:** کسی سے کہا اگر تو چاہے عورت کو طلاق دیدے اُس نے کہا میں نے چاہا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر کہا اُس کو طلاق ہے اگر تو چاہے اُس نے کہا میں نے چاہا تو ہوگئی۔<sup>(۶)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۲:** عورت سے کہا تو اگر چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا کہ اپنے کو طلاق دیدوں تو کچھ نہیں۔ اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے کہا مجھے طلاق ہے تو طلاق نہ ہوئی جب تک یہ

① "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۶۹.

② "العتاویٰ المعانیہ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۴۱.

③ "الذکر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۶۹.

④ ختم۔

⑤ "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تمویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۳.

⑥ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۶۷.

نہ کہے کہ مجھے تین طلاقیں ہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** عورت سے کہا اپنے کو تو طلاق دیدے جیسی تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے بائن دے یا رجعی ایک دے یا دو یا تین مگر مجلس بدلنے کے بعد اختیار نہ رہے گا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۴:** اگر کہا تو چاہے تو اپنے کو طلاق دیدے اور تو چاہے تو میری فلاں بی بی کو طلاق دیدے تو پہلے اپنے کو طلاق دے یا اُس کو دونوں مطلقہ ہو جائیں گی۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۵:** عورت سے کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک طلاق بائن دیدے پھر کہا تو جب چاہے اپنے کو ایک وہ طلاق دے جس میں رجعت کا میں لک رہوں عورت نے کچھ دنوں بعد اپنے کو طلاق دی تو رجعی ہوگی اور شوہر کے پچھلے کلام کا جواب سمجھا جائیگا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۶:** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا محبوب رکھے جواب میں کہا میں نے چاہا یا ارادہ کیا ہوگئی۔ یوہیں اگر کہا تجھے موافق آئے جواب میں کہا میں نے چاہا ہوگئی اور جواب میں کہا میں نے محبوب رکھا تو نہ ہوئی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۷:** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا ہاں یا میں نے قبول کیا یا میں راضی ہوئی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تو اگر قبول کرے تو تجھ کو طلاق ہے جواب میں کہا میں نے چاہی تو ہوگئی۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۸:** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے، جواب میں کہا میں نے چاہا اگر تو چاہے، مرد نے بہ بیعت طلاق کہا میں نے چاہا، تو واقع نہ ہوئی اور اگر مرد نے آخر میں کہا میں نے تیری طلاق چاہی تو ہوگئی جبکہ نیت بھی ہو۔<sup>(۷)</sup> (ہدایہ) اگر عورت نے جواب میں کہا میں نے چاہا اگر فلاں بات ہوئی ہو کسی ایسی چیز کے لیے جو ہو چکی ہو یا اُس وقت موجود ہو مثلاً اگر

۱۔ "المتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، المصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۳

۲۔ ... المرجع السابق، ص ۴۰۳۔

۳۔ ... المرجع السابق، ص ۴۰۳۔

۴۔ ... المرجع السابق، ص ۴۰۳۔

۵۔ ... المرجع السابق، ص ۴۰۴۔

۶۔ ... المرجع السابق، ص ۴۰۴۔

۷۔ "الہدایۃ"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۱، ص ۲۴۲۔

فلاں شخص آیا ہو یا میرا باپ گھر میں ہو اور واقع میں وہ آچکا ہے یا وہ گھر میں ہے تو طلاق واقع ہوگئی اور اگر وہ ایسی چیز ہے جو اب تک نہ ہوئی ہو اگرچہ اُس کا ہونا یقینی ہو مثلاً کہا میں نے چاہا اگر رات آئے یا اُس کا ہونا محتمل ہو مثلاً اگر میرا باپ چاہے تو طلاق نہ ہوئی اگرچہ اُس کے باپ نے کہہ دیا کہ میں نے چاہا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۵۹:** عورت سے کہا تجھ کو ایک طلاق ہے اگر تو چاہے، تجھ کو دو طلاقیں ہیں اگر تو چاہے، جواب میں کہا میں نے ایک چاہی میں نے دو چاہی اگر دونوں جملے متصل ہوں تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ یو ہیں اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے ایک اور اگر تو چاہے دو اُس نے جواب میں کہا میں نے چاہی تو تین طلاقیں ہو گئیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۰:** شوہر نے کہا اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو تجھ کو طلاق ہے۔ یا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور نہ چاہے تو طلاق نہیں ہو سکتی چاہے یا نہ چاہے۔ اور اگر کہا تجھ کو طلاق ہے اگر تو چاہے اور اگر تو نہ چاہے تو بہر حال طلاق ہے چاہے یا نہ چاہے۔ اگر عورت سے کہا تو طلاق کو محبوب رکھتی ہے تو تجھ کو طلاق اور اگر تو اُس کو مبغوض رکھتی ہے<sup>(۳)</sup> تو تجھ کو طلاق اگر عورت کہے میں محبوب رکھتی ہو یا بُرا جانتی ہوں تو طلاق ہو جائے گی اور اگر کچھ نہ کہے یا کہے میں نہ محبوب رکھتی ہوں نہ بُرا جانتی تو نہ ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۱:** اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں میں سے جسے طلاق کی زیادہ خواہش ہے اُس کو طلاق، دونوں نے اپنی خواہش دوسری سے زیادہ بتائی اگر شوہر دونوں کی تصدیق کرے تو دونوں مُطلقہ ہو گئیں ورنہ کوئی نہیں۔<sup>(۵)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۲:** عورت سے کہا اگر تو مجھ سے محبت یا عداوت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق، عورت نے اُسی مجلس میں محبت یا عداوت<sup>(۶)</sup> ظاہر کی طلاق ہوگئی اگرچہ اُس کے دل میں جو کچھ ہے اُس کے خلاف ظاہر کیا ہو اور اگر شوہر نے کہا اگر دل سے تو مجھ سے محبت رکھتی ہے تو تجھ پر طلاق، عورت نے جواب میں کہا میں تجھے محبوب رکھتی ہوں طلاق ہو جائیگی اگرچہ جھوٹی ہو۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۴.

"الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۷۰.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۴.

③ یعنی بُرا سمجھتی ہے۔

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، مطلب: اُنت طالق ان شئت... إلخ، ج ۴، ص ۵۷۶.

⑤ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: اُنت طالق... إلخ، ج ۴، ص ۵۷۷.

⑥ دشمنی۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تعویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۵.

**مسئلہ ۶۳:** عورت سے کہا تجھ پر ایک طلاق اور اگر تجھے ناگوار (۱) ہو تو دو، عورت نے ناگواری ظاہر کی تو تین طلاقیں ہوئیں اور چپ رہی تو ایک۔ (۲) (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۴:** تجھ کو طلاق ہے جب تو چاہے یا جس وقت چاہے یا جس زمانہ میں چاہے، عورت نے رد کر دیا یعنی کہا میں نہیں چاہتی، تو رد نہ ہوا بلکہ آئندہ جس وقت چاہے طلاق دے سکتی ہے مگر ایک ہی دے سکتی ہے زیادہ نہیں۔ اور اگر یہ کہا کہ جب کبھی تو چاہے تو تین طلاقیں بھی دے سکتی ہے مگر دو ایک ساتھ یا تینوں ایک ساتھ نہیں دے سکتی بلکہ متفرق طور پر اگرچہ ایک ہی مجلس میں تین بار میں تین طلاقیں دیں اور اس لفظ میں اگر دو یا تین اکٹھا دیں تو ایک بھی نہ ہوئی۔ اور اگر عورت نے متفرق طور پر اپنے کو تین طلاقیں دیکر دوسرے سے نکاح کیا اس کے بعد پھر شوہر اول سے نکاح کیا تو اب عورت کو طلاق دینے کا اختیار نہ رہا۔ اور اگر خود طلاق نہ دی یا ایک یا دو دے کر بعد عدت دوسرے سے نکاح کیا پھر شوہر اول کے نکاح میں آئی تو اب پھر اُسے تین طلاقیں متفرق طور پر دینے کا اختیار ہے۔ (۳) (ردالمحتار، رد المحتار)

**مسئلہ ۶۵:** تو طالق ہے جس جگہ چاہے تو اُسی مجلس تک اختیار ہے بعد مجلس چاہا کرے کچھ نہیں ہو سکتا۔ (۴) (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۶:** اگر کہا جتنی تو چاہے یا جس قدر یا جو تو چاہے تو عورت کو اختیار ہے اُس مجلس میں جتنی طلاقیں چاہے دے اگرچہ شوہر کی کچھ نیت ہو اور بعد مجلس کچھ اختیار نہیں۔ اور اگر کہا تین میں سے جو چاہے یا جس قدر یا جتنی تو ایک اور دو کا اختیار ہے تین کا نہیں اور ان صورتوں میں تین یا دو طلاقیں دینا یا حالت حیض میں طلاق دینا بدعت نہیں۔ (۵) (ردالمحتار، رد المحتار)

**مسئلہ ۶۷:** شوہر نے کسی شخص سے کہا میں نے تجھے اپنے تمام کاموں میں وکیل بنایا۔ وکیل نے اُس کی عورت کو طلاق دے دی واقع نہ ہوئی اور اگر کہا تمام امور (۶) میں وکیل کیا جن میں وکیل بنانا جائز ہے تو تمام باتوں میں وکیل بن گیا۔ (۷) (خانیہ)

یعنی اُس کی عورت کو طلاق بھی دے سکتا ہے۔

**مسئلہ ۶۸:** ایک طلاق دینے کے لیے وکیل کیا، وکیل نے دو دیدیں تو واقع نہ ہوئی اور بائن کے لیے وکیل کیا وکیل

۱۔ ناپسند۔

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تمویض الطلاق، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۵

۳۔ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۷۰ - ۵۷۳۔

۴۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۴، ص ۵۷۳۔

۵۔ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، مطلب: فی مسألة الہدم، ج ۴، ص ۵۷۵

۶۔ معطلات۔

۷۔ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق الذی یکون من الوکیل أو من المرأة، ج ۱، ص ۲۵۳۔

نے رجعی دی تو بائن ہوگی اور رجعی کے لیے وکیل سے کہا اُس نے بائن دی تو رجعی ہوئی۔ اور اگر ایسے کو وکیل کیا جو عائب ہے اور اُسے ابھی تک وکالت کی خبر نہیں اور موکل کی عورت کو طلاق دیدی تو واقع نہ ہوئی کہ ابھی تک وکیل ہی نہیں۔ اور اگر کسی سے کہا میں تجھے اپنی عورت کو طلاق دینے سے منع نہیں کرتا تو اس کہنے سے وکیل نہ ہوا یا اس کے سامنے اسکی عورت کو کسی نے طلاق دی اور اس نے اُسے منع نہ کیا جب بھی وہ وکیل نہ ہوا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۹:** طلاق دینے کے لیے وکیل کیا اور وکیل کے طلاق دینے سے پہلے خود موکل نے عورت کو طلاق بائن یا رجعی دے دی تو جب تک عورت عدت میں ہے وکیل طلاق دے سکتا ہے۔ اور اگر وکیل نے طلاق نہیں دی اور موکل نے خود طلاق دیکر عدت کے اندر اُس عورت سے نکاح کر لیا تو وکیل اب بھی طلاق دے سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد اگر نکاح کیا تو نہیں۔ اور اگر میاں بی بی میں کوئی محاذ اللہ مرتد ہو گیا جب بھی عدت کے اندر وکیل طلاق دے سکتا ہے ہاں اگر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو اب وکالت باطل ہوگئی۔ یوہیں اگر وکیل محاذ اللہ مرتد ہو جائے تو وکالت باطل نہ ہوگی ہاں اگر دارالحرب کو چلا گیا اور قاضی نے حکم بھی دیدیا تو باطل۔<sup>(۲)</sup> (خانہ)

**مسئلہ ۷۰:** طلاق کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ دوسرے کو وکیل بنادے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۱:** کسی کو وکیل بنایا اور وکیل نے منظور نہ کیا تو وکیل نہ ہوا اور اگر چُپ رہا پھر طلاق دیدی ہوگئی۔ سمجھ وال بچہ اور غلام کو بھی وکیل بنا سکتا ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۷۲:** وکیل سے کہا تو میری عورت کو کل طلاق دیدینا اُس نے آج ہی کہہ دیا تجھ پر کل طلاق ہے تو واقع نہ ہوئی۔ یوہیں اگر وکیل سے کہا طلاق دے دے اُس نے طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا مثلاً کہا اگر تو گھر میں جائے تو تجھ پر طلاق ہے اور عورت گھر میں گئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں وکیل سے تین طلاق کے لیے کہا وکیل نے ہزار طلاقیں دیدیں یا آدمی کے لیے کہا وکیل نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔<sup>(۵)</sup> (بحر الرائق)

① "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، العصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۸

② "الفتاویٰ الخایۃ"، کتاب الطلاق، فصل فی الطلاق الذی یکون من الوکیل أو من المرأة، ج ۱، ص ۲۵۳

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث فی تفویض الطلاق، العصل الثالث، ج ۱، ص ۴۰۹

④ .... المرجع السابق

⑤ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، فصل فی المشیئة، ج ۳، ص ۵۷۷

## تعلیق کا بیان

تعلیق کے معنی یہ ہیں کہ کسی چیز کا ہونا دوسری چیز کے ہونے پر موقوف کیا جائے یہ دوسری چیز جس پر پہلی موقوف ہے اس کو شرط کہتے ہیں۔ تعلیق صحیح ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ ”شرط“ فی الحال معدوم ہو<sup>(۱)</sup> مگر عادت ہو سکتی ہو لہذا اگر شرط معدوم نہ ہو مثلاً یہ کہے کہ اگر آسمان ہمارے اوپر ہو تو تجھ کو طلاق ہے یہ تعلیق نہیں بلکہ فوراً طلاق واقع ہو جائیگی اور اگر شرط عادتاً محال ہو مثلاً یہ کہ اگر سوئی کے ناکے میں اونٹ چلا جائے تو تجھ کو طلاق ہے یہ کلام لغو<sup>(۲)</sup> ہے اس سے کچھ نہ ہوگا۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ ”شرط“ متصل<sup>(۳)</sup> بولی جائے اور یہ کہ مراد مینا مقصود نہ ہو مثلاً عورت نے شوہر کو کمینہ کہا شوہر نے کہا اگر میں کمینہ ہوں تو تجھ پر طلاق ہے تو طلاق ہو گئی اگرچہ کمینہ نہ ہو کہ ایسے کلام سے تعلیق مقصود نہیں ہوتی بلکہ عورت کو ایذا<sup>(۴)</sup> دینا، اور یہ بھی ضروری ہے کہ وہ فعل ذکر کیا جائے جسے شرط ٹھہرایا، لہذا اگر یوں کہا تجھے طلاق ہے اگر، اور اس کے بعد کچھ نہ کہا تو یہ کلام لغو ہے طلاق نہ واقع ہوئی نہ ہوگی۔ تعلیق کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت تعلیق کے وقت اُس کے نکاح میں ہو مثلاً اپنی منکوحہ سے یا جو عورت اُس کی عدت میں ہے کہا اگر تو فلاں کام کرے یا فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر طلاق ہے یا نکاح کی طرف اضافت ہو مثلاً کہا اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُس پر طلاق ہے یا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر طلاق ہے یا جس عورت سے نکاح کروں اُسے طلاق ہے اور کسی اجنبیہ سے کہا اگر تو فلاں کے گھر گئی تو تجھ پر طلاق، پھر اُس سے نکاح کیا اور وہ عورت اُس کے یہاں گئی طلاق نہ ہوئی یا کہا جو عورت میرے ساتھ سوئے اُسے طلاق ہے پھر نکاح کیا اور ساتھ سوئی طلاق نہ ہوئی۔ یو ہیں اگر والدین سے کہا اگر تم میرا نکاح کرو گے تو اُسے طلاق پھر والدین نے اس کے بے کہے نکاح کر دیا طلاق واقع نہ ہوگی۔ یو ہیں اگر طلاق ثبوت ملک<sup>(۵)</sup> یا زوال ملک<sup>(۶)</sup> کے مقارن<sup>(۷)</sup> ہو تو کلام لغو ہے طلاق نہ ہوگی، مثلاً تجھ پر طلاق ہے تیرے نکاح کے ساتھ یا میری یا تیری موت کے ساتھ۔<sup>(۸)</sup> (در مختار، رد المحتار وغیرہما)

**مسئلہ ۱:** طلاق کسی شرط پر معلق کی تھی اور شرط پائی جانے سے پہلے تین طلاقیں دیدیں تو تعلیق باطل ہو گئی یعنی وہ عورت پھر اس کے نکاح میں آئے اور اب شرط پائی جائے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر تعلیق کے بعد تین سے کم طلاقیں دیں تو تعلیق باطل نہ ہوئی لہذا اب اگر عورت اس کے نکاح میں آئے اور شرط پائی جائے تو جتنی طلاقیں معلق کی تھیں سب واقع ہو جائیں گی یہ اُس صورت میں ہے کہ دوسرے شوہر کے بعد اس کے نکاح میں آئی۔ اور اگر وہ ایک طلاق دیدی پھر بغیر دوسرے کے نکاح کے خود نکاح کر لیا تو اب تین میں جو باقی ہے واقع ہوگی اگرچہ بائن طلاق دی ہو یا رجعی کی عدت ختم ہو گئی ہو کہ بعد عدت

۱ یعنی موجود نہ ہو۔ ۲ بیکار، فضول۔ ۳ یعنی ساتھ ہی۔ ۴ تکلیف۔

۵ ملکیت کا ثابت ہونا۔ ۶ ملکیت کا ختم ہونا۔ ۷ حاصل۔

۸ الدر المختار و ”ردالمحتار“، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب۔ فیما لو حلف لایحلف معلق، ج ۴، ص ۵۷۸۔ ۵۸۶، وغیرہما۔

رجعی میں بھی عورت نکاح سے نکل جاتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ ملک نکاح جانے سے تعلیق باطل نہیں ہوتی۔<sup>(۱)</sup> (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲: شوہر مرتد ہو کر دارالحرب کو چلا گیا تو تعلیق باطل ہوگئی یعنی اب اگر مسلمان ہوا اور اُس عورت سے نکاح کیا پھر شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۳: شرط کا محل جاتا رہا تعلیق باطل ہوگئی مثلاً کہا اگر فلاں سے بات کرے تو تجھ پر طلاق اب وہ شخص مر گیا تو تعلیق باطل ہوگئی لہذا اگر کسی ولی کی کرامت سے جی گیا (۳) اب کلام کیا طلاق واقع نہ ہوگی یا کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر طلاق اور وہ مکان منہدم ہو کر (۴) اکھیت یا باغ بن گیا تعلیق جاتی رہی اگرچہ پھر دوبارہ اُس جگہ مکان بنایا گیا ہو۔ (۵) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴: یہ کہا اگر تو اس گلاس میں کا پانی پے گی تو تجھ پر طلاق ہے اور گلاس میں اُس وقت پانی نہ تھا تو تعلیق باطل ہے اور اگر پانی اُس وقت موجود تھا پھر گرا دیا گیا تو تعلیق صحیح ہے۔

مسئلہ ۵: زوجہ کثیر ہے اُس سے کہا اگر تو اس گھر میں گئی تو تجھ پر تین طلاقیں پھر اُس کے نکاح نے اُسے آزاد کر دیا اب گھر میں گئی تو دو طلاقیں پڑیں اور شوہر کو رجعت کا حق حاصل ہے کہ بوقت تعلیق تین طلاق کی اُس میں صلاحیت نہ تھی لہذا وہی کی تعلیق ہوگی اور اب کہ آزاد ہو گئی تین کی صلاحیت اُس میں ہے مگر اُس تعلیق کے سبب وہی واقع ہوگی کہ ایک طلاق کا اختیار شوہر کو اب جدید حاصل ہوا۔<sup>(۸)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۶: حروف شرط اردو زبان میں یہ ہیں۔ اگر، جب، جس وقت، ہر وقت، جو، ہر، جس، جب کبھی، ہر بار۔

مسئلہ ۷: ایک مرتبہ شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے یعنی دوبارہ شرط پائی جانے سے طلاق نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہا اگر تو فلاں کے گھر میں گئی یا تو نے فلاں سے بات کی تو تجھ کو طلاق ہے عورت اُس کے گھر گئی تو طلاق ہو گئی دوبارہ پھر گئی تو اب واقع نہ ہوگی کہ اب تعلیق کا حکم باقی نہیں مگر جب کبھی یا جب یا ہر بار کے لفظ سے تعلیق کی ہے تو ایک دوبارہ پر تعلیق ختم نہ ہوگی بلکہ تین بار میں تین طلاقیں واقع ہو گئی کہ یہ کُلُّہما کا ترجمہ ہے اور یہ لفظ عموم افعال کے واسطے آتا ہے مثلاً عورت سے

١ "السر المختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، مطلب في معنى قولهم: ليس للمقلد إلح، ج ٤، ص ٥٨٩، وغيره.

٢. "السر المختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج ٤، ص ٥٩٠.

3..... جی گیا۔ یعنی زعمہ ہو گیا۔ 4..... برسر۔

٥ "ردالمحتار" و "ردالمحتار"، كتاب الطلاق، باب التعيق، مطلب في معنى قولهم: ليس لنمقلد... إلخ، ج ٤، ص ٥٩٠.

٥. "النسب المختار"، كتاب الطلاق، باب التعليق، ج ٤، ص ٥٩١.



کہا جب کبھی تو فلاں کے گھر جائے یا فلاں سے بات کرے تو تجھ کو طلاق ہے تو اگر اُس کے گھر تین بار گئی تین طلاقیں ہو گئیں اب تعلیق کا حکم ختم ہو گیا یعنی اگر وہ عورت بعد حلالہ پھر اُس کے نکاح میں آئی اب پھر اُس کے گھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی ہاں اگر یوں کہا ہے کہ جب کبھی میں اُس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے تو تین پر بس نہیں بلکہ سو بار بھی نکاح کرے تو ہر بار طلاق واقع ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (عامہ کتب) یو ہیں اگر یہ کہا کہ جس جس شخص سے تو کلام کرے تجھ کو طلاق ہے یا ہر اُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے یا جس جس وقت تو یہ کام کرے تجھ پر طلاق ہے کہ یہ الفاظ بھی عموم کے واسطے ہیں، لہذا ایک بار میں تعلیق ختم نہ ہوگی۔

**مسئلہ ۸:** عورت سے کہا جب کبھی میں تجھے طلاق دوں تو تجھے طلاق ہے اور عورت کو ایک طلاق دی تو دو واقع ہوئیں ایک طلاق تو خود اب اُس نے دی اور ایک اُس تعلیق کے سبب اور اگر یوں کہا کہ جب کبھی تجھے طلاق ہو تو تجھ کو طلاق ہے اور ایک طلاق دی تو تین ہوئیں ایک تو خود اس نے دی اور ایک تعلیق کے سبب اور دوسری طلاق واقع ہونے سے طلاق ہونا پایا گیا لہذا ایک اور پڑ گئی کہ یہ لفظ عموم کے لیے ہے مگر بہر صورت تین سے متجاوز<sup>(۲)</sup> نہیں ہو سکتی۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۹:** شرط پائی جانے سے تعلیق ختم ہو جاتی ہے اگرچہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت نکاح سے نکل گئی ہو البتہ اگر عورت نکاح میں نہ رہی تو طلاق واقع نہ ہوگی مثلاً عورت سے کہا تھا اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے، اس کے بعد عورت کو طلاق دیدی اور عدت گزر گئی اب عورت اُس کے گھر گئی پھر شوہر نے اُس سے نکاح کر لیا اب پھر گئی تو طلاق واقع نہ ہوگی کہ تعلیق ختم ہو چکی ہے لہذا اگر کسی نے یہ کہا ہو کہ اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ پر تین طلاقیں اور چاہتا ہو کہ اُس کے گھر آمد و رفت شروع ہو جائے تو اُس کا حیلہ یہ ہے کہ عورت کو ایک طلاق دیدے پھر عدت کے بعد عورت اُس کے گھر جائے پھر نکاح کر لے اب جایا آیا کرے طلاق واقع نہ ہوگی مگر عموم کے الفاظ استعمال کیے ہوں تو یہ حیلہ کام نہیں دیکھا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۰:** یہ کہا کہ ہر اُس عورت سے کہ میں نکاح کروں اُسے طلاق ہے تو جتنی عورتوں سے نکاح کرے گا سب کو طلاق ہو جائے گی اور اگر ایک ہی عورت سے دو بار نکاح کیا تو صرف پہلی بار طلاق پڑے گی دوبارہ نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** یہ کہا کہ جب کبھی میں فلاں کے گھر جاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور اُس شخص کی چار عورتیں ہیں اور

① "العتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط... إلخ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۱۵

② زائد۔

③ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۵۹۲ - ۶۰۱

④ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب مهم، الإضافة للتعریف... إلخ، ج ۴، ص ۶۰۰

⑤ "العتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۱۵

چار مرتبہ اُس کے گھر گیا تو ہر بار میں ایک طلاق واقع ہوئی لہذا اگر عورت کو معین نہ کیا ہو تو اب اختیار ہے کہ چاہے تو سب طلاقیں ایک پر کر دے یا ایک ایک، ایک ایک پر<sup>(۱)</sup>۔ اور اگر دو شخصوں سے یہ کہا جب کبھی میں تم دونوں کے یہاں کھانا کھاؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اور ایک دن ایک کے یہاں کھانا کھایا دوسرے دن دوسرے کے یہاں، تو عورت کو تین طلاقیں پڑ گئیں یعنی جبکہ تین لقمے یا زیادہ کھایا ہو۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** یہ کہا کہ جب کبھی میں کوئی اچھا کلام زبان سے نکالوں تو تجھ پر طلاق ہے، اس کے بعد کہا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر بغیر واو کے سبحن اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہا تو تین۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** یہ کہا کہ جب کبھی میں اس مکان میں جاؤں اور فلاں سے کلام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے، اُس کے بعد اُس گھر میں کئی مرتبہ گیا مگر اُس سے کلام نہ کیا تو عورت کو طلاق نہ ہوئی اور اگر جانا کئی بار ہوا اور کلام ایک بار تو ایک طلاق ہوئی۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** شوہر نے دروازہ کی کنڈی بجائی کہ کھول دیا جائے اور کھولا نہ گیا اُس نے کہا اگر آج رات میں تُو دروازہ نہ کھولے تو تجھ کو طلاق ہے اور گھر میں کوئی تھا ہی نہیں کہ دروازہ کھولے، یو ہیں رات گزر گئی تو طلاق نہ ہوئی۔ یو ہیں اگر جیب میں روپیہ تھا مگر ملا نہیں اس پر کہا اگر وہ روپیہ کہ تو نے میری جیب سے لیا ہے واپس نہ کرے تو تجھ کو طلاق ہے پھر دیکھا تو روپیہ جیب ہی میں تھا تو طلاق واقع نہ ہوئی۔<sup>(۵)</sup> (خانہ وغیرہا)

**مسئلہ ۱۵:** عورت کو حیض ہے اور کہا اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق، یا عورت بیمار ہے اور کہا اگر تو بیمار ہو تو تجھ کو طلاق، تو اس سے وہ حیض یا مرض مراد ہے کہ زمانہ آئندہ میں ہو اور اگر اس موجود کی نیت کی تو صحیح ہے اور اگر کہا کہ کل اگر تو حائض ہو تو تجھ کو طلاق اور اُسے علم ہے کہ حیض سے ہے تو یہی حیض مراد ہے، لہذا اگر مہج چمکتے وقت حیض رہا تو طلاق ہوگئی جبکہ اُس وقت تین دن پورے یا اس سے زائد ہوں۔ اور اگر اُسے اس حیض کا علم نہیں تو جدید حیض مراد ہوگا لہذا طلاق نہ ہوگی اور اگر کھڑے ہونے، بیٹھنے، سوار ہونے، مکان میں رہنے پر تعلیق کی اور کہتے وقت وہ بات موجود تھی تو اس کہنے کے کچھ بعد تک اگر عورت اُسی حالت پر

۱۔ یعنی ایک ایک طلاق ایک ایک عورت پر کر دے۔

۲۔ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۱۶۔

۳۔ المرجع السابق۔ ۴۔ المرجع السابق، ص ۴۱۷۔

۵۔ "الفتاویٰ النعانیہ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۳۲، وغیرہا۔

رہی تو طلاق ہوگئی اور مکان میں داخل ہونے یا مکان سے نکلنے پر تطلیق کی تو آئندہ کا جانا اور نکلنا مراد ہے اور مارنے اور کھانے سے مراد وہ ہے جو اب کہنے کے بعد ہوگا اور روزہ رکھنے پر مطلق کیا اور تھوڑی دیر بھی روزہ کی نیت سے رہی تو طلاق ہوگئی اور اگر یہ کہا کہ ایک دن اگر تو روزہ رکھے تو اس وقت طلاق ہوگی کہ اس دن کا آفتاب ڈوب جائے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶:** یہ کہا اگر تجھے حیض آئے تو طلاق ہے، تو عورت کو خون آتے ہی طلاق کا حکم نہ دینگے جب تک تین دن رات تک مستمر<sup>(۲)</sup> نہ ہو، اور جب یہ مدت پوری ہوگی تو اسی وقت سے طلاق کا حکم دینگے جب سے خون دیکھا ہے اور یہ طلاق بدی ہوگی کہ حیض میں واقع ہوئی۔ اور یہ کہا کہ اگر تجھے پورا حیض آئے یا آدھا یا تہائی یا چوتھائی تو ان سب صورتوں میں حیض ختم ہونے پر طلاق ہوگی پھر اگر دس دن پر حیض ختم ہو تو ختم ہوتے ہی اور کم میں منقطع<sup>(۳)</sup> ہو تو نہانے یا نماز کا وقت گزر جانے پر ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۷:** حیض اور احتلام وغیرہ مخفی<sup>(۵)</sup> چیزیں عورت کے کہنے پر مان لی جاتھیں مگر دوسرے پر اس کا کچھ اثر نہیں مثلاً عورت سے کہا اگر تجھے حیض آئے تو تجھ کو اور غلامی کو طلاق ہے، اور عورت نے اپنا حائض<sup>(۶)</sup> ہونا بتایا تو خود اس کو طلاق ہوگئی دوسری کو نہیں ہاں اگر شوہر نے اس کے کہنے کی تصدیق کی یا اس کا حائض ہونا یقین کے ساتھ معلوم ہوا تو دوسری کو بھی طلاق ہوگی۔<sup>(۷)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۸:** کسی کی دو عورتیں ہیں دونوں سے کہا جب تم دونوں کو حیض آئے تو دونوں کو طلاق ہے، دونوں نے کہا ہمیں حیض آیا اور شوہر نے دونوں کی تصدیق کی تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور دونوں کی تکذیب کی تو کسی کو نہیں اور ایک کی تصدیق کی اور ایک کی تکذیب، تو جس کی تصدیق کی ہے اسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اس کو نہیں۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** یہ کہا کہ تو لڑکا جنے تو ایک طلاق اور لڑکی جنے تو دو، اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو جو پہلے پیدا ہوا اسی کے بموجب طلاق واقع ہوگی اور معلوم نہ ہو کہ پہلے کیا پیدا ہوا تو قاضی ایک طلاق کا حکم دیکر احتیاط یہ ہے کہ شوہر دو طلاقیں سمجھے اور عدت بھی دوسرے بچے کے پیدا ہونے سے پوری ہوگئی لہذا اب رجعت بھی نہیں کر سکتا اور دونوں ایک ساتھ پیدا ہوں تو

① "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۴۲۱.

② .... جاری۔

③ .... ختم۔

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۰۷ - ۶۰۹.

⑤ .... پوشیدہ۔

⑥ .... حیض والی۔

⑦ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۰۴ - ۶۰۷.

⑧ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۴۲۲.

"جس کی تصدیق کی ہے اسے طلاق ہوئی اور جس کی تکذیب کی اس کو نہیں"۔ غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے، اصل کتاب میں مسئلہ اس طرح

ہے "جس کی تکذیب کی ہے اسے طلاق ہوئی اور جس کی تصدیق کی ہے اس کو نہیں"۔ .... علیہ

تین طلاقیں ہوں گی اور عدت حیض سے پوری کرے اور خنثی<sup>(۱)</sup> پیدا ہوا تو ایک ابھی واقع مانی جائے گی اور دوسری کا حکم اُس وقت تک موقوف رہیگا جب تک اُس کا حال نہ کھلے اور اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوئیں تو قاضی دو کا حکم دیگا اور احتیاط یہ ہے کہ تین سمجھے اور اگر دو لڑکے اور ایک لڑکی ہوئی تو قاضی ایک کا حکم دیگا اور احتیاطاً تین سمجھے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۰: یہ کہا کہ جو کچھ تیرے شکم<sup>(۳)</sup> میں ہے اگر لڑکا ہے تو تجھ کو ایک طلاق اور لڑکی ہے تو دو، اور لڑکا لڑکی دونوں پیدا ہوئے تو کچھ نہیں۔ یوہیں اگر کہا کہ بوری میں جو کچھ ہے اگر گہیوں ہیں تو تجھے طلاق یا آٹا ہے تو تجھے طلاق، اور بوری میں گہیوں اور آٹا دونوں ہیں تو کچھ نہیں اور یوں کہا کہ اگر تیرے پیٹ میں لڑکا ہے تو ایک طلاق اور لڑکی تو دو اور دونوں ہوئے تو تین طلاقیں ہوئیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۲۱: عورت سے کہا اگر تیرے بچہ پیدا ہو تو تجھ کو طلاق، اب عورت کہتی ہے میرے بچہ پیدا ہوا اور شوہر تکذیب کرتا ہے<sup>(۵)</sup> اور حمل ظاہر نہ تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو صرف جنائی<sup>(۶)</sup> کی شہادت پر حکم طلاق نہ دینگے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: یہ کہا کہ اگر تو بچہ جنے تو طلاق ہے اور مردہ بچہ پیدا ہوا طلاق ہوگئی اور کچا بچہ جنی اور بعض اعضا بن چکے تھے جب بھی طلاق ہوگئی ورنہ نہیں۔<sup>(۸)</sup> (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ ۲۳: عورت سے کہا اگر تو بچہ جنے تو تجھ کو طلاق، پھر کہا اگر تو اُسے لڑکا جنے تو دو طلاقیں، اور لڑکا ہوا تو تین واقع ہو گئیں۔<sup>(۹)</sup> (رد المحتار) اور اگر یوں کہا کہ تو اگر بچہ جنے تو تجھ کو دو طلاقیں، پھر کہا وہ بچہ کہ تیرے شکم میں ہے لڑکا ہو تو تجھ کو طلاق، اور لڑکا ہوا تو ایک ہی طلاق ہوگی اور بچہ پیدا ہوتے ہی عدت بھی گزر جائے گی۔<sup>(۱۰)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: حمل پر طلاق مطلق کی ہو تو مستحب یہ ہے کہ استبراء یعنی حیض کے بعد وطی کرے کہ شاید

۱۔ لکھڑا۔

۲۔ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب اختلاف الزوجین فی وجود الشرط، ج ۴، ص ۶۱۰

۳۔ پیٹ۔

۴۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۱۱۔

۵۔ یعنی جھٹلاتا ہے۔ ۶۔ .... والی، بچہ جٹانے والی۔

۷۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۲۴۔

۸۔ "الحوہرۃ السیرۃ"، کتاب الطلاق، الجزء الثانی، ص ۵۴، وغیرہا۔

۹۔ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب اختلاف الزوجین فی وجود الشرط، ج ۴، ص ۶۱۱

۱۰۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۲۴، ۴۲۵۔

حمل ہو۔ (۱) (عائگیری)

مسئلہ ۲۵: اگر دو شرطوں پر طلاق معلق کی مثلاً جب زید آئے اور جب عمرو آئے یا جب زید و عمرو آئیں تو تجھ کو طلاق ہے تو طلاق اُس وقت واقع ہوگی کہ پچھلی شرط اس کی ملک (۲) میں پائی جائے اگرچہ پہلی اُس وقت پائی گئی کہ عورت ملک میں نہ تھی مثلاً اُسے طلاق دیدی تھی اور عدت گزر چکی تھی اب زید آیا پھر اُس سے نکاح کیا اب عمرو آیا تو طلاق واقع ہوگئی اور دوسری شرط ملک میں نہ ہو تو پہلی اگرچہ ملک میں پائی گئی طلاق نہ ہوگی۔ (۳) (درمختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: ولی پر تین طلاقیں معلق کی تھیں تو حشفہ (۴) داخل ہونے سے طلاق ہو جائے گی، اور واجب ہے کہ فوراً جُدا ہو جائے۔ (۵) (درمختار)

مسئلہ ۲۷: اپنی عورت سے کہا جب تک تو میرے نکاح میں ہے اگر میں کسی عورت سے نکاح کروں تو اُسے طلاق پھر عورت کو طلاق بائن دی اور عدت کے اندر دوسری عورت سے نکاح کیا تو طلاق نہ ہوئی اور رجعی کی عدت میں تھی تو ہوگئی۔ (۶) (درمختار)

مسئلہ ۲۸: کسی کی تین عورتیں ہیں، ایک سے کہا اگر میں تجھے طلاق دوں تو اُن دونوں کو بھی طلاق ہے، پھر دوسری اور تیسری سے بھی یو ہیں کہا، پھر پہلی کو ایک طلاق دی، تو اُن دونوں کو بھی ایک ایک ہوئی اور اگر دوسری کو ایک طلاق دی تو پہلی کو ایک ہوئی اور دوسری اور تیسری پر دو دو، اور اگر تیسری عورت کو ایک طلاق دی تو اس پر تین ہوئیں اور دوسری پر دو، اور پہلی پر ایک۔ (۷) (عائگیری)

مسئلہ ۲۹: یہ کہا کہ اگر اس شب میں تو میرے پاس نہ آئی تو تجھے طلاق، عورت دروازہ تک آئی اندر نہ گئی، طلاق ہوگئی اور اگر اندر گئی مگر شوہر سو رہا تھا تو نہ ہوئی اور پاس آنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی قریب آجائے کہ شوہر ہاتھ بڑھائے تو عورت تک پہنچ جائے۔ مرد نے عورت کو بلایا اُس نے انکار کیا اس پر کہا اگر تو نہ آئی تو تجھ کو طلاق ہے، پھر شوہر خود زبردستی اُسے لے آیا

۱۔ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۲۵.

۲۔ ملکیت۔

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۱۳، وغیرہ

۴۔ آلہ تامل کی سپاری۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۱۴.

۶۔ المرجع السابق، ص ۶۱۵.

۷۔ "فتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۲۶.

طلاق نہ ہوئی۔ (۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: کوئی شخص مکان میں ہے لوگ اُسے نکلنے نہیں دیتے، اُس نے کہا اگر میں یہاں سوؤں تو میری عورت کو طلاق ہے اُس کا مقصد خاص وہ جگہ ہے جہاں بیٹھا یا کھڑا ہے پھر اُسی مکان میں سویا مگر اُس جگہ سے ہٹ کر تو قضاء طلاق ہو جائے گی دیا نہ نہیں۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۱: عورت سے کہا اگر تو اپنے بھائی سے میری شکایت کرے گی تو تجھ کو طلاق ہے، اُس کا بھائی آیا عورت نے کسی بچہ کو مخاطب کر کے کہا میرے شوہر نے ایسا کیا ایسا کیا اور اُس کا بھائی سب سن رہا ہے طلاق نہ ہوگی۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: آپس میں جھگڑ رہے تھے مرد نے کہا اگر تو چپ نہ رہے گی تو تجھ کو طلاق ہے، عورت نے کہا نہیں چپ ہوں گی اس کے بعد خاموش ہو گئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر کہا کہ تو چیخے گی تو تجھ کو طلاق ہے عورت نے کہا چیخوں گی تو مگر پھر چپ ہو گئی طلاق نہ ہوئی۔ یوہیں اگر کہا کہ فلاں کا ذکر کرے گی تو ایسا ہے عورت نے کہا میں اُس کا ذکر نہ کروں گی یا کہا جب تو منع کرتا ہے تو اُس کا ذکر نہ کروں گی طلاق نہ ہوگی کہ اتنی بات مستحکم ہے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: عورت نے فاقہ کشی کی شکایت کی، شوہر نے کہا اگر میرے گھر تو بھوکی رہے تو تجھے طلاق ہے، تو علاوہ روزے کے بھوکی رہنے پر طلاق ہوگی۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: اگر تو فلاں کے گھر جائے تو تجھ کو طلاق ہے اور وہ شخص مر گیا اور مکان ترکہ میں چھوڑا اب وہاں جانے سے طلاق نہ ہوگی۔ یوہیں اگر بیع یا ہبہ (۶) یا کسی اور وجہ سے اُس کی ملک میں مکان نہ رہا جب بھی طلاق نہ ہوگی۔ (۷) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: عورت سے کہا اگر تو بغیر میری اجازت کے گھر سے نکلی تو تجھ پر طلاق پھر سائل نے دروازہ پر سوال کیا شوہر نے عورت سے کہا اُسے روٹی کا گلا دے آ اگر سائل دروازہ سے اتنے فاصلہ پر ہے کہ بغیر باہر نکلے نہیں دے سکتی تو باہر نکلنے سے طلاق نہ ہوگی اور اگر بغیر باہر نکلے دے سکتی تھی مگر نکلی تو طلاق ہو گئی اور اگر جس وقت شوہر نے عورت کو بھیجا تھا اُس وقت سائل

① "الفتاویٰ الہندیہ"، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۴۳۰۔

② المرجع السابق، ص ۴۳۱۔ ③ المرجع السابق، ص ۴۳۲۔

④ ... المرجع السابق، ص ۴۳۲۔

⑤ ... المرجع السابق، ص ۴۳۲۔

⑥ ... حق میں دیتا۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۴۳۴۔

دروازہ سے قریب تھا اور جب عورت وہاں لے کر پہنچی تو ہٹ گیا تھا کہ عورت کو نکل کر دینا پڑا جب بھی طلاق ہو گئی۔ اور اگر عربی میں اجازت دی اور عورت عربی نہ جانتی ہو تو اجازت نہ ہوئی لہذا اگر نکلے گی طلاق ہو جائے گی۔ یوہیں سوتی تھی یا موجود نہ تھی یا اُس نے سنا نہیں تو یہ اجازت ناکافی ہے یہاں تک کہ شوہر نے اگر لوگوں کے سامنے کہا کہ میں نے اُسے نکلنے کی اجازت دی مگر یہ نہ کہا کہ اُس سے کہہ دو یا خبر پہنچا دو اور لوگوں نے بطور خود عورت سے جا کر کہا کہ اُس نے اجازت دیدی اور اُن کے کہنے سے عورت نکلی طلاق ہو گئی۔ اگر عورت نے میکے جانے کی اجازت مانگی شوہر نے اجازت دی مگر عورت اُس وقت نہ گئی کسی اور وقت گئی تو طلاق ہو گئی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: اس بچہ کو اگر گھر سے باہر نکلے دیا تو تجھ کو طلاق ہے، عورت غافل ہو گئی یا نماز پڑھنے لگی اور بچہ نکل بھی گا تو طلاق نہ ہوگی۔ اگر تو اس گھر کے دروازہ سے نکلی تو تجھ پر طلاق، عورت چھت پر سے پڑوس کے مکان میں گئی طلاق نہ ہوئی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد نہیں، تو طلاق ہو گئی اور اگر کہا تجھ پر طلاق ہے یا میں مرد ہوں تو نہ ہوئی۔<sup>(۳)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۳۸: اپنی عورت سے کہا اگر تو میری عورت ہے تو تجھے تین طلاقیں اور اُس کے متصل ہی<sup>(۴)</sup> اگر ایک طلاق بائن دیدی، تو یہی ایک پڑے گی ورنہ تین۔<sup>(۵)</sup> (خانہ)

## استثنا کا بیان

استثنا کے لیے شرط یہ ہے کہ کلام کے ساتھ متصل ہو یعنی بلا وجہ نہ سکوت کیا ہو نہ کوئی بیکار بات درمیان میں کہی ہو، اور یہ بھی شرط ہے کہ اتنی آواز سے کہے کہ اگر شور و غل وغیرہ کوئی مانع<sup>(۶)</sup> نہ ہو تو خود سن سکے بہرے کا استثنیٰ صحیح ہے۔<sup>(۷)</sup>

مسئلہ ۱: عورت نے طلاق کے الفاظ سنے مگر استثنا نہ سنا تو جس طرح ممکن ہو شوہر سے علیحدہ ہو جائے اُسے حرام نہ

① "الفتاویٰ الہندیہ"، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۳۸، ۴۳۹

② ... المرجع السابق، ص ۴۴۱.

③ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۲۴

④ ... فوراً ہی یعنی درمیان میں کوئی اور کلام وغیرہ نہ کیا۔

⑤ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۲۶.

⑥ یعنی رکاوٹ۔

⑦ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: الاستثناء یطلق علی الشرط لعموم استعمالہ، ج ۴، ص ۶۱۷ - ۶۱۹.

و "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۲، ص ۲۴۲.

کرنے دے۔<sup>(۱)</sup> (خانہ)

**مسئلہ ۲:** سانس یا چھینک یا کھانسی یا ڈکار یا جماعی یا زبان کی گرائی<sup>(۲)</sup> کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ کسی نے اس کا مونہ بند کر دیا اگر وقفہ ہوا تو اتصال<sup>(۳)</sup> کے منافی نہیں۔ یوہیں اگر درمیان میں کوئی مفید بات کہی تو اتصال کے منافی نہیں مثلاً تاکید کی نیت سے لفظ طلاق دوبار کہہ کر استثنا کا حفظ بولا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳:** درمیان میں کوئی غیر مفید بات کہی پھر استثنا کیا تو صحیح نہیں مثلاً تجھ کو طلاق رجعی ہے ان شاء اللہ تو طلاق ہوگئی اور اگر کہہ تجھ کو طلاق بائن ہے ان شاء اللہ تو واقع نہ ہوئی۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۴:** لفظ ان شاء اللہ اگرچہ بظاہر شرط معلوم ہوتا ہے مگر اس کا شمار استثنا میں ہے مگر انھیں چیزوں میں جن کا وجود بولنے پر موقوف ہے مثلاً طلاق وحلف وغیرہ اور جن چیزوں کو تلفظ سے خصوصیت نہیں وہاں استثنا کے معنی نہیں مثلاً یہ کہہ نوبت ان اصوم غداً ان شاء اللہ تعالیٰ<sup>(۶)</sup> کہہ یہاں نہ استثنا ہے نہ نیت روزہ پر اسکا اثر بلکہ یہ لفظ ایسے مقام پر برکت و طلب توفیق کے لیے ہوتا ہے۔<sup>(۷)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۵:** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے ان شاء اللہ تعالیٰ طلاق واقع نہ ہوئی اگرچہ ان شاء اللہ کہنے سے پہلے مرگئی اور اگر شوہر اتنا لفظ کہہ کر کہہ تجھ کو طلاق ہے مرگیا ان شاء اللہ کہنے کی نوبت نہ آئی مگر اُس کا ارادہ اس کے کہنے کا بھی تھا تو طلاق ہوگئی رہا یہ کہ کیونکر معلوم ہوا کہ اُس کا ارادہ ایسا تھا یہ یوں معلوم ہوا کہ پہلے سے اُس نے کہہ دیا تھا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے کر استثنا کروں گا۔<sup>(۸)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۶:** استثنا میں یہ شرط نہیں کہ بالقصد<sup>(۹)</sup> کہا ہو بلکہ بلا قصد<sup>(۱۰)</sup> زبان سے نکل گیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوگی، بلکہ اگر اُس کے معنی بھی نہ جانتا ہو جب بھی واقع نہ ہوگی اور یہ بھی شرط نہیں کہ لفظ طلاق واستثنا دونوں بولے، بلکہ اگر زبان سے طلاق کا لفظ کہا اور فوراً لفظ ان شاء اللہ لکھ دیا یا طلاق لکھی اور زبان سے انشاء اللہ کہہ دیا جب بھی طلاق واقع نہ ہوئی یا دونوں کو لکھا

۱۔ .... "الفتاویٰ العناویۃ".

۲۔ یعنی لکنت۔ ۳۔ یعنی ملا ہوا ہوتا۔

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ح ۴، ص ۶۱۷ وغیرہ۔

۵۔ المرجع السابق، ص ۶۱۷۔ ۶۔ ترجمہ: میں نیت کرتا ہوں کہ کل روزہ رکھوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۷۔ "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: مسائل الاستشاء، و مطلب: الاستشاء یتب حکمہ... الخ، ح ۴، ص ۶۱۶۔

۸۔ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب: قال: انت طالق وسکت... الخ، ح ۴، ص ۶۱۶، ۶۱۹۔

۹۔ ارادہ کے بغیر۔ ۱۰۔ ارادہ کے بغیر۔



پھر لفظ استثنا مناد یا طلاق واقع نہ ہوئی۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۷:** دو شخصوں نے شہادت دی کہ تو نے انشاء اللہ کہا تھا مگر اسے یاد نہیں تو اگر اُس وقت غصہ زیادہ تھا اور لڑائی جھگڑے کی وجہ سے یہ احتمال ہے کہ بوجہ مشغولی یاد نہ ہوگا تو اُن کی بات پر عمل کر سکتا ہے اور اگر اتنی مشغولی نہ تھی کہ بھول جاتا تو اُن کا قول نہ مانے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۸:** تجھ کو طلاق ہے مگر یہ کہ خدا چاہے یا اگر خدا نہ چاہے یا جو اللہ (عزوجل) چاہے یا جب خدا چاہے یا مگر جو خدا چاہے یا جب تک خدا نہ چاہے یا اللہ (عزوجل) کی مشیت<sup>(۳)</sup> یا ارادہ یا رضا کے ساتھ یا اللہ (عزوجل) کی مشیت یا ارادہ یا اُس کی رضا یا حکم یا اذن<sup>(۴)</sup> یا امر میں، تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر یوں کہا کہ اللہ (عزوجل) کے امر یا حکم یا اذن یا علم یا قضا یا قدر سے یا اللہ (عزوجل) کے علم میں یا اُس کی مشیت یا ارادہ یا حکم وغیرہا کے سبب تو ہو جائے گی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری، در مختار)

**مسئلہ ۹:** ایسے کی مشیت پر طلاق معلق کی جس کی مشیت کا حال معلوم نہ ہو سکے یا اُس کے لیے مشیت ہی نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی جیسے جن و ملائکہ اور دیوار اور گدھا وغیرہا۔ یوں اگر کہا کہ اگر خدا چاہے اور فلاں<sup>(۶)</sup> تو طلاق نہ ہوگی اگر چہ فلاں کا چاہنا معلوم ہو۔ یوں اگر کسی سے کہا تو میری عورت کو طلاق دیدے اگر اللہ (عزوجل) چاہے اور تو یا جو اللہ (عزوجل) چاہے اور تو اور اُس نے طلاق دیدی طلاق واقع نہ ہوئی۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری، در مختار)

**مسئلہ ۱۰:** عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے اگر اللہ (عزوجل) میری مدد کرے یا اللہ (عزوجل) کی مدد سے اور نیت استثنا کی ہے تو دیانۃ طلاق نہ ہوئی۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** تجھ کو طلاق ہے اگر فلاں چاہے یا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے۔ یا مگر یہ کہ فلاں اس کے غیر کا ارادہ کرے یا پسند کرے یا خواہش کرے یا چاہے یا مناسب جانے تو یہ تملیک<sup>(۹)</sup> ہے لہذا جس مجلس میں اُس شخص کو علم ہوا اگر

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۱۹.

② "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب التعلیق، مطلب. ہما لو حلف وأشأله آخر، ج ۴، ص ۶۲۱.

③ یعنی چاہت۔ ④ ..... اجازت۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ح ۱، ص ۴۵۴، ۴۵۵.

⑥ اس طرح کہنا ناجائز ہے کہ مشیت خدا کے ساتھ بندہ کی مشیت کو جمع کیا ۱۲ منہ

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۴۵۵. ⑧ المرجع السابق، ص ۴۵۵.

⑨ مالک بنائا۔



مسئلہ ۱۶: تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے مگر ایک، یا کہا تجھ کو طلاق ہے ایک اور ایک اور ایک مگر ایک، تو ان دونوں صورتوں میں تین پڑیں گی کہ ہر ایک مستقل کلام ہے اور ہر ایک سے استثنا کا تعلق ہو سکتا ہے اور استثنا چونکہ ہر ایک کا مساوی ہے لہذا صحیح نہیں۔<sup>(۱)</sup> (بحر)

مسئلہ ۱۷: اگر تین سے زائد طلاق دے کر اُن میں سے کم کا استثنا کیا تو صحیح ہے اور استثنا کے بعد جو باقی ہے واقع ہوگی مثلاً کہا تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر نو، تو ایک ہوگی اور آٹھ کا استثنا کیا تو دو ہوں گی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۸: استثنا اگر اصل پر زیادہ ہو تو باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر چار یا پانچ، تو تین واقع ہوں گی۔ یو ہیں جزو طلاق کا استثنا بھی باطل ہے مثلاً کہا تجھ پر تین طلاقیں مگر نصف تو تین واقع ہوں گی اور تین میں سے ڈیڑھ کا استثنا کیا تو دو واقع ہوں گی۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: اگر کہا تجھ کو طلاق ہے مگر ایک، تو دو واقع ہوں گی کہ ایک سے ایک کا استثنا تو ہو نہیں سکتا لہذا طلاق سے تین طلاقیں مراد ہیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۲۰: چند استثنائے جمع کیے تو اس کی دو صورتیں ہیں، اُن کے درمیان ”اور“ کا لفظ ہے تو ہر ایک اُسی اول کلام سے استثنا ہے مثلاً تجھ پر دس طلاقیں ہیں مگر پانچ اور مگر تین اور مگر ایک، تو ایک ہوگی اور اگر درمیان میں ”اور“ کا لفظ نہیں تو ہر ایک اپنے ما قبل سے استثنا ہے، مثلاً تجھ پر دس طلاقیں مگر نو مگر آٹھ مگر سات، تو دو ہوں گی۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

## طلاق مریض کا بیان

امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا اگر مریض طلاق دے تو عورت جب تک عدت میں ہے شوہر کی وارث ہے اور شوہر اُس کا وارث نہیں۔<sup>(۶)</sup>

① ”البحر الرائق“، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۹.

② ”الدر المختار“، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۳۰.

③ ”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب الطلاق، الباب الرابع فی الطلاق بالشرط، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۴۵۷ وغیرہ.

④ ”الدر المختار“، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۳۲.

⑤ ”الدر المختار“، کتاب الطلاق، باب التعلیق، ج ۴، ص ۶۳۱.

⑥ ”المصنف“ بعد الرقاق، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، الحدیث: ۱۲۲۴۸، ج ۷، ص ۴۷.

فتح القدیر وغیرہ میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ کو مرض میں طلاق بائن دی اور عدت میں اُن کی وفات ہو گئی تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کی زوجہ کو میراث دلائی اور یہ واقعہ مجمع صحابہ کرام کے سامنے ہوا اور کسی نے انکار نہ کیا۔ لہذا اس پر اجماع ہو گیا۔<sup>(۱)</sup>

**مسئلہ ۱:** مریض سے مراد وہ شخص ہے جس کی نسبت غالب گمان ہو کہ اس مرض سے ہلاک ہو جائے گا کہ مرض نے اُسے اتالاغر<sup>(۲)</sup> کر دیا ہے کہ گھر سے باہر کے کام کے لیے نہیں جاسکتا مثلاً نماز کے لیے مسجد کو نہ جاسکتا ہو یا تاجر اپنی دوکان تک نہ جاسکتا ہو اور یہ اکثر کے لحاظ سے ہے، ورنہ اصل حکم یہ ہے کہ اُس مرض میں غالب گمان موت ہو اگرچہ ابتداء جبکہ شدت نہ ہوئی ہو باہر جاسکتا ہو مثلاً ہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ<sup>(۳)</sup> میں بعض لوگ گھر سے باہر کے بھی کام کر لیتے ہیں مگر ایسے امراض میں غالب گمان ہلاکت ہے۔ یو ہیں یہاں مریض کے لیے صاحب فراش ہونا بھی ضروری نہیں اور امراض مزمنہ مثلاً نسل<sup>(۴)</sup>۔ فالج اگر روز بروز زیادتی پر ہوں تو یہ بھی مرض الموت ہیں اور اگر ایک حالت پر قائم ہو گئے اور نہ انے ہو گئے یعنی ایک سال کا زمانہ گزر گیا تو اب اُس شخص کے تصرفات مندرست کی مثل نافذ ہو گئے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۲:** مریض نے عورت کو طلاق دی تو اُسے فار بالطلاق کہتے ہیں کہ وہ زوجہ کو ترک سے محروم کرنا چاہتا ہے<sup>(۶)</sup> اور اس کے احکام آگے آتے ہیں۔

**مسئلہ ۳:** جو شخص لڑائی میں دشمن سے لڑ رہا ہو وہ بھی مریض کے حکم میں ہے اگرچہ مریض نہیں کہ غالب خوف ہلاک ہے۔ یو ہیں جو شخص قصاص میں قتل کے لیے یا پھانسی دینے کے لیے یا سنگسار کرنے کے لیے لایا گیا یا شیر وغیرہ کسی درندہ نے اُسے پھاڑا یا کشتی میں سوار ہے اور کشتی موج کے طلاطم<sup>(۷)</sup> میں پڑ گئی یا کشتی ٹوٹ گئی اور یہ اُس کے کسی تختہ پر بہتا ہوا جا رہا ہے تو یہ سب مریض کے حکم میں ہیں جبکہ اُسی سبب سے مر بھی جائیں اور اگر وہ سبب جاتا رہا پھر کسی اور وجہ سے مر گئے تو مریض نہیں اور اگر شیر کے مونہ سے چھوٹ گیا مگر زخم ایسا کاری لگا ہے کہ غالب گمان یہی ہے کہ اُس سے مر جائیگا تو اب بھی مریض ہے۔<sup>(۸)</sup> (فتح، در مختار وغیرہ)

① "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۴، ص ۳

② کمزور۔ ③ ہلاک کر دینے والی بیماریاں۔ ④ بیماری کا نام ہے۔

⑤ "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۵ - ۸

⑥ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۵۔

⑦ موجوں کا زور۔ پانی کے تھپڑے۔

⑧ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۴، ص ۸۰۷۔

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۵ - ۸، وغیرہما۔

**مسئلہ ۴:** مریض نے تمہرے (۱) کیا مثلاً اپنی جائیداد وقف کر دی یا کسی اجنبی کو ہبہ کر دیا یا کسی عورت سے مہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا تو صرف تہائی مال میں اُس کا تصرف (۲) نافذ ہوگا کہ یہ افعال وصیت کے حکم میں ہیں۔ (۳)

**مسئلہ ۵:** عورت کو طلاق رجعی دی اور عدت کے اندر مر گیا تو مطلقاً عورت وارث ہے صحت میں طلاق دی ہو یا مرض میں، عورت کی رضامندی سے دی ہو یا بغیر رضا۔ یو ہیں اگر عورت کتابیہ تھی یا باندی اور طلاق رجعی کی عدت میں مسلمان ہو گئی یا آزاد کر دی گئی اور شوہر مر گیا تو مطلقاً وارث ہے اگرچہ شوہر کو اُس کے مسلمان ہونے یا آزاد ہونے کی خبر نہ ہو۔ (۴) (عالمگیری)

**مسئلہ ۶:** اگر مرض الموت میں عورت کو بائن طلاق دی ایک دی ہو یا زیادہ اور اُسی مرض میں عدت کے اندر مر گیا خواہ اُسی مرض سے مرایا کسی اور سبب سے مثلاً قتل کر ڈالا گیا تو عورت وارث ہے جبکہ با اختیار خود اور عورت کی بغیر رضامندی کے طلاق دی ہو بشرطیکہ بوقت طلاق عورت وارث ہونے کی صلاحیت بھی رکھتی ہو اگرچہ شوہر کو اس کا علم نہ ہو مثلاً عورت کتابیہ تھی یا کنیز اور اُس وقت مسلمان یا آزاد ہو چکی تھی۔ اور اگر عدت گزرنے کے بعد مرایا اُس مرض سے اچھا ہو گیا پھر مر گیا خواہ اُسی مرض میں پھر منہوتا ہو کر مرایا کسی اور سبب سے یا طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یعنی مار ڈالنے یا عضو کاٹنے کی صحیح دھمکی دی گئی ہو یا عورت کی رضا سے طلاق دی تو وارث نہ ہوگی اور اگر قید کی دھمکی دی گئی اور طلاق دیدی تو عورت وارث ہے اور اگر عورت طلاق پر راضی نہ تھی مگر مجبور کی گئی کہ طلاق طلب کرے اور عورت کی طلب پر طلاق دی تو وارث ہوگی۔ (۵) (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۷:** یہ حکم کہ مرض الموت میں عورت بائن کی گئی اور شوہر عدت کے اندر مر جائے تو بشرائط سابقہ (۶) عورت وارث ہوگی طلاق کے ساتھ خاص نہیں بلکہ جو فرقت (۷) جانب زوج سے ہو سب کا یہی حکم ہے مثلاً شوہر نے بخیار بلوغ (۸) عورت کو بائن کیا یا عورت کی ماں یا لڑکی کا شہوت سے بوسہ لیا یا محاذ اللہ مرتد ہو گیا اور جو فرقت جانب زوجہ سے ہو اُس میں وارث نہ ہوگی مثلاً عورت نے شوہر کے لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا مرتد ہو گئی یا خلع کرایا۔ یو ہیں اگر غیر کی جانب سے ہو مثلاً شوہر کے لڑکے نے عورت کا بوسہ لیا اگرچہ عورت کو مجبور کیا ہو ہاں اگر اس کے باپ نے حکم دیا ہو تو وارث ہوگی۔ (۹) (رد المحتار)

۱ کسی بدلے کی امید کے بغیر کسی کو چیز دینا۔ ۲ عمل و ظل کا اختیار۔

۳ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۹.

۴ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۶۶۲.

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۹-۱۱، وغیرہ.

۶ پچھلی شرائط کے مطابق۔ ۷ جدائی۔ ۸ بالغ ہونے کے اختیار کے ساتھ۔

۹ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۹.

**مسئلہ ۸:** مریض نے عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اس کے بعد عورت مرتدہ ہو گئی پھر مسلمان ہوئی اب شوہر مرا تو وارث نہ ہوگی اگرچہ ابھی عدت پوری نہ ہوئی ہو۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۹:** عورت نے طلاق رجعی یا طلاق کا سوا ال کیا تھا مرد مریض نے طلاق بائن یا تین طلاقیں دیدیں اور عدت میں مر گیا تو عورت وارث ہے۔ یوہیں عورت نے بطور خود اپنے کو تین طلاقیں دے لی تھیں اور شوہر مریض نے جائز کر دیں تو وارث ہوگی۔ اور اگر شوہر نے عورت کو اختیار دیا تھا عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا یا شوہر نے کہا تھا تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے دیدیں تو وارث نہ ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت ہی اثنائے عدت<sup>(۳)</sup> میں مر گئی تو یہ شوہر اس کا وارث نہ ہوگا اور اگر رجعی طلاق تھی تو وارث ہوگا۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۱:** قتل کے لیے لایا گیا تھا مگر پھر قید خانہ کو واپس کر دیا گیا یا دشمن سے میدان جنگ میں لڑ رہا تھا پھر صف میں واپس گیا تو یہ اس مریض کے حکم میں ہے کہ اچھا ہو گیا لہذا اس حالت میں طلاق دی تھی اور عدت کے اندر مارا گیا تو عورت وارث نہ ہوگی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** مریض نے طلاق دی تھی اور خود عورت نے اسے عدت کے اندر قتل کر ڈالا تو وارث نہ ہوگی کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** عورت مریضہ تھی اور اس نے کوئی ایسا کام کیا جس کی وجہ سے شوہر سے فرقت ہو گئی مثلاً خیر بلوغ و حلق یا شوہر کے لڑکے کا بوسہ لینا وغیرہ پھر مر گئی تو شوہر اس کا وارث ہوگا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** مریض نے عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عورت نے ابن زوج<sup>(۸)</sup> کا بوسہ لیا یا مطاوعت<sup>(۹)</sup> کی یا مرض کی

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۲.

② "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۱.

و "العتاوی الہندیۃ"، المرجع السابق.

③ عدت کے دوران یعنی ابھی عدت پوری نہیں ہوئی تھی۔

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۱.

⑤ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۳.

⑥ المرجع السابق.

⑦ المرجع السابق.

⑧ یعنی خاوند کے بیٹے کو اپنے اوپر بخوشی قادر کیا۔

⑧ شوہر کا بیٹا۔

حالت میں لعان کیا یا مرض کی حالت میں ایلا کیا اور اس کی مدت گزر گئی تو عورت وارث ہوگی اور اگر رجعی طلاق میں ابن زوج کا بوسہ عدت میں لیا تو وارث نہ ہوگی کہ اب فرقت جانب زوجہ سے ہے۔ یوں اگر بلوغ یا حق یا شوہر کے نامرد ہونے یا عضو تناسل کٹ جانے کی بنا پر عورت کو اختیار دیا گیا اور عورت نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو وارث نہ ہوگی کہ فرقت جانب زوجہ سے ہے اور اگر صحت میں ایلا کیا تھا اور مرض میں مدت پوری ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر عورت مریضہ سے لعان کیا اور عدت کے اندر مر گئی تو شوہر وارث نہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۵:** عورت مریضہ تھی اور شوہر نامرد، عورت کو اختیار دیا گیا یعنی پہلے سال بھر کی شوہر کو میعاد دی گئی مگر اس مدت میں شوہر نے جماع نہ کیا پھر عورت کو اختیار دیا گیا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور عدت کے اندر مر گئی یا شوہر نے دخول کے بعد عورت کو طلاق بائن دی پھر شوہر کا عضو تناسل کٹ گیا اس کے بعد اُسی عورت سے عدت کے اندر نکاح کیا اب عورت کو اُس کا حال معلوم ہوا اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا اور مریضہ تھی عدت کے اندر مر گئی تو ان دونوں صورتوں میں شوہر اس کا وارث نہیں۔<sup>(۲)</sup> (حاکمیری)

**مسئلہ ۱۶:** دشمنوں نے قید کر لیا ہے یا صف قتال<sup>(۳)</sup> میں ہے مگر لڑتا نہیں ہے یا بخار وغیرہ کسی بیماری میں مبتلا ہے جس میں غالب گمان ہلاکت نہ ہو یا وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے یا کشتی پر سوار ہے اور ڈوبنے کا خوف نہیں یا شیروں کے بن<sup>(۴)</sup> میں ہے یا ایسی جگہ ہے جہاں دشمنوں کا خوف ہے یا قصاص یا رجم کے لیے قید ہے تو ان صورتوں میں مریض کے حکم میں نہیں طلاق دینے کے بعد عدت میں مارا جائے یا مر جائے تو عورت وارث نہیں۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۷:** حمل کی حالت میں جانب زوجہ سے تفریق واقع ہوئی اور بچہ پیدا ہونے میں مر گئی تو شوہر وارث نہ ہوگا ہاں اگر دروزہ<sup>(۶)</sup> میں ایسا ہوا تو وارث ہوگا کہ اب عورت فاذہ ہے۔<sup>(۷)</sup> (حاکمیری)

**مسئلہ ۱۸:** مریض نے طلاق بائن کسی غیر کے فعل پر معلق کی مثلاً اگر فلاں یہ کام کرے گا تو میری عورت کو طلاق ہے اگرچہ وہ غیر خود انھیں دونوں کی اولاد ہو۔ یا کسی وقت کے آنے پر تعلق ہو مثلاً جب فلاں وقت آئے تو تجھ کو طلاق ہے اور تعین اور

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۲.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۳.

③ جنگ کرنے والوں کی صف۔ ④ ... جنگ۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۳-۱۵.

⑥ بچہ پیدا ہونے کا دروزہ۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۳.

شرط کا پایا جانا دونوں حالت مرض میں ہیں یا اپنے کسی کام کرنے پر طلاق معلق کی مثلاً اگر میں یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے اور تعلیق و شرط دونوں مرض میں ہیں یا تعلیق صحت میں ہو اور شرط کا پایا جانا مرض میں۔ یا عورت کے کسی کام کرنے پر معلق کی اور وہ کام ایسا ہے جس کا کرنا شرعاً یا طبعاً ضروری ہے مثلاً اگر تو کھائے گی یا نماز پڑھے گی اور تعلیق و شرط دونوں مرض میں ہوں یا صرف شرط تو ان صورتوں میں عورت وارث ہوگی اور اگر فعل غیر یا کسی وقت کے آنے پر معلق کی اور تعلیق و شرط دونوں یا فقط تعلیق صحت میں ہو یا عورت کے فعل پر معلق کیا اور وہ فعل ایسا نہیں جس کا کرنا عورت کے لیے ضروری ہو تو ان صورتوں میں وارث نہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۹:** صحت کی حالت میں عورت سے کہا اگر میں اور فلاں شخص چاہیں تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں پھر شوہر مریض ہو گیا اور دونوں نے ایک ساتھ طلاق چاہی یا پہلے شوہر نے چاہی پھر اُس شخص نے تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر پہلے اُس شخص نے چاہی پھر شوہر نے تو وارث ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (خانیہ) اور اگر مرض کی حالت میں کہا تھا تو بہر صورت وارث ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۲۰:** مریض نے عورت مدخولہ کو طلاق بائن دی پھر اُس سے کہا اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ پر تین طلاقیں اور عدت کے اندر نکاح کر لیا تو طلاقیں پڑ جائیں گی اور اب سے نئی عدت ہوگی اور عدت کے اندر شوہر مر جائے تو عورت وارث نہ ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (خانیہ)

**مسئلہ ۲۱:** مریض نے اپنی عورت سے جو کسی کی کنیز ہے یہ کہا کہ تجھ پر کل تین طلاقیں اور اُس کے مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے تو دوسرے دن کی صبح چمکتے ہی طلاق و آزادی دونوں ایک ساتھ ہوگی اور عورت وارث نہ ہوگی۔ اور اگر مولیٰ نے پہلے کہا تھا پھر شوہر نے، جب بھی یہی حکم ہے ہاں اگر شوہر نے یوں کہا کہ جب تو آزاد ہو تو تجھ کو تین طلاقیں تو اب وارث ہوگی۔ اور اگر مولیٰ نے کہا تو کل آزاد ہے اور شوہر نے کہا تجھے پر سوں طلاق ہے اگر شوہر کو مولیٰ کا کہنا معلوم تھا تو فار باطلاق ہے ورنہ نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** عورت سے کہا جب میں بیمار ہوں تو تجھ پر طلاق شوہر بیمار ہوا تو طلاق ہوگئی اور عدت میں مر گیا تو عورت

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۱۵.

② "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطلاق، فصل فی المعتدة التي تراث، ج ۲، ص ۲۷۳.

③ "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، مطلب: حال فشو الطاعون... إلخ، ج ۵، ص ۱۷.

④ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطلاق، فصل فی المعتدة التي تراث، ج ۲، ص ۲۷۳.

⑤ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۵.



وارث ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (خانہ)

**مسئلہ ۲۴:** مسلمان مریض نے اپنی عورت کتابیہ سے کہا جب تو مسلمان ہو جائے تو تجھ کو تین طلاقیں ہیں وہ مسلمان ہو گئی اور شوہر عدت کے اندر مر گیا تو وارث ہوگی اور اگر کھل تجھ کو تین طلاقیں ہیں اور وہ عورت آج ہی مسلمان ہو گئی تو وارث نہ ہوگی اور اگر مسلمان ہونے کے بعد طلاق دی تو وارث ہوگی اگرچہ شوہر کو علم نہ ہو۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** مریض نے اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں اپنے کو طلاق دے لو ہر ایک نے اپنے کو اور سوت<sup>(۳)</sup> کو آگے پیچھے طلاق دی تو پہلی ہی کے طلاق دینے سے دونوں مطلقہ ہو گئیں اور اس کے بعد دوسری کا طلاق دینا بیکار ہے اور دوسری وارث ہوگی پہلی نہیں اور اگر پہلی نے صرف سوت کو طلاق دی اپنے کو نہیں یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی اپنے کو نہ دی تو دونوں وارث ہو گئی۔ اور اگر ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معا<sup>(۴)</sup> طلاق دی تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور وارث نہ ہوں گی اور اگر ایک نے اپنے کو طلاق دی اور دوسری نے بھی اسی کو طلاق دی تو یہی مطلقہ ہوگی۔ اور یہ وارث نہ ہوگی۔ اور اگر ایک نے سوت کو طلاق دی پھر اس کے بعد دوسری نے خود اپنے ہی کو طلاق دی تو وارث ہوگی۔ یہ سب صورتیں اُس وقت ہیں کہ اُسی مجلس میں ایسا ہوا اور اگر مجلس بدلنے کے بعد ہر ایک نے اپنے کو اور سوت کو معا طلاق دی یا آگے پیچھے یا ہر ایک نے دوسری کو طلاق دی بہر حال دونوں وارث ہیں اور ہر ایک نے اپنے کو طلاق دی تو طلاق ہی نہ ہوئی خلاصہ یہ ہے کہ جس صورت میں عورت خود اپنے طلاق دینے سے مطلقہ ہوئی ہو تو وارث نہ ہوگی ورنہ ہوگی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۵:** دو عورتیں مدخولہ ہیں شوہر نے صحت میں کہا تم دونوں میں سے ایک کو تین طلاقیں اور یہ بیان نہ کیا کہ کس کو پھر جب مریض ہوا تو بیان کیا کہ وہ مطلقہ فلاں عورت ہے تو یہ عورت میراث سے محروم نہ ہوگی اور اگر اس شخص کی ان دو کے علاوہ کوئی اور عورت بھی ہے تو اس کے لیے نصف میراث ہے اور وہ عورت جس کا مطلقہ ہونا بیان کیا اگر شوہر سے پہلے مر گئی تو شوہر کا بیان صحیح مانا جائیگا اور دوسری جو باقی ہے میراث لے گی لہذا اگر کوئی تیسری عورت بھی ہے تو دونوں حق زوجیت میں برابری حقدار ہیں۔ اور اگر جس کا مطلقہ ہونا بیان کیا زندہ ہے اور دوسری شوہر کے پہلے مر گئی تو یہ نصف ہی کی حقدار ہے لہذا اگر کوئی اور

① "الفتاویٰ الحامیہ"، کتاب الطلاق، فصل فی المصنعة التي تراث، ج ۲، ص ۲۷۴۔

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۶۔

③ خوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔ ④ یعنی ایک ساتھ۔

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۶۔

عورت بھی ہے تو اُسے تین ربع (۱) ملیں گے اور اسے ایک ربع (۲) اور اگر شوہر کے بیان کرنے اور مرنے سے پہلے اُن میں کی ایک مرگئی تو اب جو باقی ہے وہی مطلقہ سمجھی جائے گی اور میراث نہ پائے گی اور اگر ایک کے مرنے کے بعد شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اُسی کو طلاق دی تھی تو شوہر اُس کا وارث نہ ہوگا مگر جو موجود ہے وہ مطلقہ سمجھی جائے گی اور اگر دونوں آگے پیچھے مریں اب یہ کہتا ہے کہ پہلے جو مری ہے اُسے طلاق دی تھی تو کسی کا وارث نہیں۔ اور اگر دونوں ایک ساتھ مریں مثلاً اُن پر دیوار ڈھ پڑی (۳) یا دونوں ایک ساتھ ڈوب گئیں یا آگے پیچھے مریں مگر یہ نہیں معلوم کہ کون پہلے مری کون پیچھے، تو ہر ایک کے مال میں جتنا شوہر کا حصہ ہوتا ہے اُس کا نصف نصف اسے ملے گا اور اس صورت میں کہ ایک ساتھ مریں یا معلوم نہیں کہ پہلے کون مری اس نے ایک کا مطلقہ ہونا معین کیا تو اس کے مال میں سے شوہر کو کچھ نہ ملے گا اور دوسری کے ترکہ میں سے نصف حق پائے گا۔ (۴) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** صحت میں کسی کو طلاق کی تفویض کی اُس نے مرض کی حالت میں طلاق دی تو اگر اُسے طلاق کا مالک کر دیا تھا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اگر وکیل کیا تھا اور معزول کرنے پر قادر تھا تو وارث ہوگی۔ (۵) (عالمگیری، در مختار)

**مسئلہ ۲۷:** عورت سے مرض میں کہا میں نے صحت میں تجھے طلاق دیدی تھی اور تیری عدت بھی پوری ہو چکی عورت نے اس کی تصدیق کی پھر شوہر نے اقرار کیا کہ عورت کا مجھ پر اتنا ذین (۶) ہے یا اُس کی فلاں شے مجھ پر ہے یا اُس کے لیے کچھ مال کی وصیت کی تو اُس اقرار و میراث یا وصیت و میراث میں جو کم ہے عورت وہ پائیگی اور اس بارے میں عدت وقت اقرار سے شروع ہوگی یعنی اب سے عدت پوری ہونے تک کے درمیان میں شوہر مرا تو یہی اقل (۷) پائے گی اور اگر عدت گزرنے پر مرا تو جو کچھ اقرار کیا یا وصیت کی کل پائے گی۔ اور اگر صحت میں ایسا کہا تھا اور عورت نے تصدیق کر لی یا وہ مرض الموت نہ تھا یعنی وہ بیماری جاتی رہی تو اقرار وغیرہ صحیح ہے اگرچہ عدت میں مر گیا۔ اور اگر عورت نے تکذیب کی (۸) اور شوہر اُسی مرض میں وقت اقرار سے عدت میں مر گیا تو اقرار و وصیت صحیح نہیں اور اگر بعد عدت مرا یا اُس مرض سے اچھا ہو گیا تھا اور عدت میں مرا تو عورت وارث نہ ہوگی اور اقرار و وصیت صحیح ہیں۔ اور اگر مرض میں عورت کے کہنے سے طلاق دی پھر اقرار یا وصیت کی جب بھی وہی حکم ہے کہ دونوں میں جو کم ہے وہ پائے گی۔ (۹) (در مختار، رد المحتار)

① چار حصوں میں سے تین حصے۔ ② چار حصوں میں سے ایک حصہ۔ ③ گر پڑی۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۷ - ۴۶۸۔

⑤ - المرجع السابق، ص ۴۶۸۔

⑥ قرض۔ ⑦ یعنی کم۔ ⑧ یعنی جھٹلایا۔

⑨ "الذکر المختار ورد المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض مطلب: حال فشو الطاعون... الخ، ج ۵، ص ۱۷ - ۱۹۔

**مسئلہ ۲۸:** عورت نے شوہر مریض پر دعویٰ کیا کہ اُس نے اسے طلاق بائن دی اور شوہر انکار کرتا ہے قاضی نے شوہر کو حلف دیا اُس نے قسم کھالی پھر عورت نے بھی شوہر کے مرنے سے پہلے اُس کی تصدیق کی تو وارث ہوگی اور مرنے کے بعد تصدیق کی تو نہیں جبکہ یہ دعویٰ ہو کہ صحت میں طلاق بائن دی تھی۔<sup>(۱)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۲۹:** شوہر کے مرنے کے بعد عورت کہتی ہے کہ اُس نے مجھے مرض الموت میں بائن طلاق دی تھی اور میں عدت میں تھی کہ مر گیا لہذا مجھے میراث ملنی چاہیے اور ورثہ کہتے ہیں کہ صحت میں طلاق دی تھی لہذا نہ ملنی چاہیے تو قول عورت کا معتبر ہے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** عورت کو مرض الموت میں تین طلاقیں دیں اور مر گیا عورت کہتی ہے میری عدت پوری نہیں ہوئی تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اگرچہ زمانہ دراز ہو گیا ہو اگر قسم کھالے گی وارث ہوگی قسم سے انکار کرے گی تو نہیں اور اگر عورت نے ابھی کچھ نہیں کہا مگر اتنے زمانے کے بعد جس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اُس نے دوسرے سے نکاح کیا اب کہتی ہے کہ عدت پوری نہیں ہوئی تو وارث نہ ہوگی اور وہ دوسرے ہی کی عورت ہے۔ اور اگر ابھی نکاح نہیں کیا ہے مگر کہتی ہے میں آئندہ ہوں تین مہینے کی عدت پوری کی اور شوہر مر گیا اب دوسرے سے نکاح کیا اور عورت کے بچہ ہو یا حیض آیا تو وارث ہوگی اور دوسرے سے جو نکاح کیا ہے یہ نکاح نہیں ہوا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** کسی نے کہا بچھلی عورت جس سے نکاح کروں تو اُسے طلاق ہے اور ایک سے نکاح کرنے کے بعد دوسری سے مرض میں نکاح کیا اور شوہر مر گیا تو اس عورت کو نکاح کرتے ہی طلاق ہوگئی اور وارث نہ ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

## رجعت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا﴾<sup>(۵)</sup>

① "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض بمطلب: حال فشو الطاعون... إلخ، ج ۵، ص ۱۹.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس فی طلاق المریض، ج ۱، ص ۴۶۴.

③ المرجع السابق، ص ۴۶۴، ۴۶۵.

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب طلاق المریض، ج ۵، ص ۲۴.

⑤ ... پ ۲، البقرة: ۲۲۸.

مطلقات رجعیہ کے شوہروں کو عدت میں واپس کر لینے کا حق ہے، اگر اصلاح مقصود ہو۔  
اور فرماتا ہے:

﴿وَإِذَا مَنَّتُمُ الْمَسَاءَ فَبَلَغْنِ أَجَلَهُنَّ فَامْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ﴾ (1)

جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی عدت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو ان کو خوبی کیساتھ روک سکتے ہو۔

حدیث ۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی زوجہ کو طلاق دی تھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب اسکی خبر

پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: کہ ”اُن کو حکم کرو کہ رجعت کر لیں۔“ (2)

مسئلہ ۱: رجعت کے یہ معنی ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو، عدت کے اندر اُسے اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (3)

مسئلہ ۲: رجعت اُسی عورت سے ہو سکتی ہے جس سے طہ کی ہو، اگر خلوت میچھ ہوئی مگر جماع نہ ہوا تو نہیں ہو سکتی

اگرچہ اُسے شہوت کے ساتھ بھوایا شہوت کے ساتھ فرج داخل (4) کی طرف نظر کی ہو۔ (5) (رد المحتار)

مسئلہ ۳: شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عورت میری مدخلہ ہے تو اگر خلوت ہو چکی ہے رجعت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔ (6)

(عالمگیری)

مسئلہ ۴: رجعت کو کسی شرط پر معلق کیا یا آئندہ زمانہ کی طرف مضاف کیا مثلاً اگر تو گھر میں گئی تو میرے نکاح میں

واپس ہو جائے گی یا کل تو میرے نکاح میں واپس آجائے گی تو یہ رجعت نہ ہوئی اور اگر مذاق یا کھیل یا غلطی سے رجعت کے

الفاظ کہے تو رجعت ہو گئی۔ (7) (بحر)

مسئلہ ۵: کسی اور نے رجعت کے الفاظ کہے اور شوہر نے جائز کر دیا تو ہو گئی۔ (8) (رد المحتار)

مسئلہ ۶: رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے اور

۱۔ ب ۲، البقرة: ۲۳۱۔

۲۔ ”سنن النسائي“، کتاب الطلاق، باب وقت الطلاق للعدة... إلخ، الحدیث: ۳۳۸۶، ص ۵۵۲۔

۳۔ ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۶۶۔

۴۔ شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔

۵۔ ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، المرجع السابق۔

۶۔ ”الفتاویٰ الہدیة“، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة... إلخ، ج ۱، ص ۴۷۰۔

۷۔ ”البحر الرائق“، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۴، ص ۸۳۔

۸۔ ”رد المختار“، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۶۷۔

عورت کو بھی اس کی خبر کر دے کہ عدت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کر لے اور اگر کر لیا تو تفریق کر دی جائے اگرچہ دخول کر چکا ہو کہ یہ نکاح نہ ہوا۔ اور اگر قول سے رجعت کی مگر گواہ نہ کیے یا گواہ بھی کیے مگر عورت کو خبر نہ کی تو مکروہ خلاف سنت ہے مگر رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر فعل سے رجعت کی مثلاً اُس سے وطی کی یا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی تو رجعت ہو گئی مگر مکروہ ہے۔ اُسے چاہیے کہ پھر گواہوں کے سامنے رجعت کے الفاظ کہے۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۷: شوہر نے رجعت کر لی مگر عورت کو خبر نہ کی اُس نے عدت پوری کر کے کسی سے نکاح کر لیا اور رجعت ثابت ہو جائے تو تفریق کر دی جائے گی اگرچہ دوسرا دخول بھی کر چکا ہو۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۸: رجعت کے الفاظ یہ ہیں میں نے تجھ سے رجعت کی یا اپنی زوجہ سے رجعت کی یا تجھ کو واپس لیا۔ یا رد کیا یہ سب صریح الفاظ ہیں کہ ان میں بلا نیت بھی رجعت ہو جائیگی۔ یا کہا تو میرے نزدیک ویسی ہی ہے جیسی تھی یہ تو میری عورت ہے تو اگر بہ نیت رجعت یہ الفاظ کہے ہو گئی ورنہ نہیں اور نکاح کے الفاظ سے بھی رجعت ہو جاتی ہے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۹: مطلقہ سے کہا تجھ سے ہزار روپے مہر پر میں نے رجعت کی، اگر عورت نے قبول کیا تو ہو گئی، ورنہ نہیں۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: جس فعل سے حرمت مصاہرت ہوتی ہے اُس سے رجعت ہو جائیگی مثلاً وطی کرنا یا شہوت کے ساتھ مونہ یا رخسار یا شوزی یا پیشانی یا سر کا بوسہ لینا یا بلا حائل<sup>(۵)</sup> بدن کو شہوت کے ساتھ چھونا یا حائل ہو تو بدن کی گرمی محسوس ہو یا فرج داخل کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا اور اگر یہ افعال شہوت کے ساتھ نہ ہوں تو رجعت نہ ہوگی اور شہوت کے ساتھ بقصد رجعت<sup>(۶)</sup> ہوں جب بھی رجعت ہو جائے گی۔ اور بغیر شہوت بوسہ لینا یا چھونا مکروہ ہے جبکہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یو ہیں اُسے برہنہ<sup>(۷)</sup> دیکھنا بھی مکروہ ہے۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: عورت نے مرد کا بوسہ لیا یا چھوا خواہ مرد نے عورت کو اس کی قدرت دی تھی یا غفلت میں یا زبردستی عورت

① "الحوہرة النيرة"، كتاب الرجعة، الجزء الثاني، ص ۶۵.

② ... "الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۰.

③ "العتاوی الہدیة"، كتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة و فیما تحل بہ المطلقة وما يتصل بہ، ج ۱، ص ۴۶۸، وغیرہ

④ ... المرجع السابق، ص ۴۶۹.

⑤ بغیر آؤ کے۔ ⑥ رجعت کے ارادہ کے بغیر۔ ⑦ تنگ۔

⑧ "العتاوی الہدیة"، المرجع السابق، و "رد المحتار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۷۲.

نے ایسا کیا یا مرد سوراہا تھا یا بوہرایا مجنون ہے اور عورت نے ایسا کیا جب بھی رجعت ہوگئی جبکہ مرد تصدیق کرتا ہو کہ اُس وقت شہوت تھی اور اگر مرد شہوت ہونے یا نفسِ فعل ہی سے انکار کرتا ہو تو رجعت نہ ہوئی اور مرد مر گیا ہو تو اُس کے ورثہ کی تصدیق یا انکار کا اعتبار ہے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۲:** مجنون کی رجعت فعل سے ہوگی قول سے نہیں اور اگر مرد سوراہا تھا یا مجنون ہے اور عورت نے اپنی شرمگاہ میں اُس کا عضو داخل کر لیا تو رجعت ہوگئی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے رجعت کر لی تو یہ رجعت نہ ہوئی۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** محض غلوت سے رجعت نہ ہوگی اگرچہ مجھ ہو اور پیچھے کے مقام میں واپس کرنے سے بھی رجعت ہو جائے گی اگرچہ یہ حرام اور سخت حرام ہے اور اس کی طرف شہوت<sup>(۴)</sup> نظر کرنے سے نہ ہوگی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری، در مختار)

**مسئلہ ۱۵:** عدت میں اُس سے نکاح کر لیا جب بھی رجعت ہو جائے گی۔<sup>(۶)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۶:** رجعت میں عورت کی رضا کی ضرورت نہیں بلکہ اگر وہ انکار بھی کرے جب بھی ہو جائے گی بلکہ اگر شوہر نے طلاق دینے کے بعد کہہ دیا ہو کہ میں نے رجعت باطل کر دی یا مجھے رجعت کا اختیار نہیں جب بھی رجعت کر سکتا ہے۔<sup>(۷)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۷:** عورت کا مہر مؤجل بطلاق تھا (یعنی طلاق ہونے کے بعد مہر کا مطالبہ کر لگی) ایسی صورت میں اگر شوہر نے طلاق رجعی دی تو اب مہر پوری ہوگئی، عورت عدت کے اندر مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے اور رجعت کر لینے سے مطالبہ ساقط نہ ہوگا۔<sup>(۸)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۸:** زوج و زوجہ<sup>(۹)</sup> دونوں کہتے ہیں کہ عدت پوری ہوگئی مگر رجعت میں اختلاف ہے ایک کہتا ہے کہ رجعت

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۸

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة و فیما تحل بہ المطلقة وما یصل بہ، ج ۱، ص ۴۶۹، ۴۷۰.

③ ... المرجع السابق، ص ۴۶۹.

④ شہوت کے ساتھ۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۴۶۹، و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۶، ۲۸.

⑥ ... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۸.

⑦ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۹.

⑧ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۲۹.

⑨ میاں اور بیوی۔

ہوئی اور دوسرا منکر<sup>(۱)</sup> ہے تو زوجہ کا قول معتبر ہے اور قسم کھلانے کی حاجت نہیں اور عدت کے اندر یہ اختلاف ہوا تو زوج کا قول معتبر ہے اور اگر عدت کے بعد شوہر نے گواہوں سے ثابت کیا کہ میں نے عدت میں کہا تھا کہ میں نے اُسے واپس لیا یا کہا تھا کہ میں نے اُس سے جماع کیا تو رجعت ہوگئی۔<sup>(۲)</sup> (ہدایہ، بحر وغیرہما)

**مسئلہ ۱۹:** عدت پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ میں نے عدت میں رجعت کر لی ہے اور عورت تصدیق کرتی ہے تو رجعت ہوگئی اور تکذیب کرتی ہے تو نہیں۔<sup>(۳)</sup> (ہدایہ)

**مسئلہ ۲۰:** زوج و زوجہ متفق ہیں کہ جمعہ کے دن رجعت ہوئی مگر عورت کہتی ہے میری عدت جمعرات کو پوری ہوئی تھی اور شوہر کہتا ہے ہفتہ کے دن، تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** عورت سے عدت میں کہا میں نے تجھے واپس لیا اُس نے فوراً کہا میری عدت ختم ہو چکی اور طلاق کو اتنا زمانہ ہو چکا ہے کہ اتنے دنوں میں عدت پوری ہو سکتی ہے تو رجعت نہ ہوئی مگر عورت سے قسم لی جائے گی کہ اُس وقت عدت پوری ہو چکی تھی اگر قسم کھانے سے انکار کریگی تو رجعت ہو جائے گی۔ اور اگر طلاق کو اتنا زمانہ نہیں ہوا کہ عدت پوری ہو سکے تو رجعت ہوگئی البتہ اگر عورت کہتی ہے کہ میرے بچہ پیدا ہوا اور اسے ثابت بھی کر دے تو مدت کا لحاظ نہ کیا جائے گا اور اگر جس وقت شوہر نے رجعت کے الفاظ کہے عورت چپ رہی پھر بعد میں کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی تو رجعت ہوگئی۔<sup>(۵)</sup> (درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۲۲:** باندی کے شوہر نے عدت گزرنے کے بعد کہا میں نے عدت میں رجعت کر لی تھی مولیٰ<sup>(۶)</sup> اس کی تصدیق کرتا ہے اور باندی تکذیب اور شوہر کے پاس گواہ نہیں یا باندی کہتی ہے میری عدت گزر چکی تھی اور شوہر مولیٰ دونوں انکار کرتے ہیں تو ان دونوں صورتوں میں باندی کا قول معتبر ہے اور اگر مولیٰ شوہر کی تکذیب کرتا ہے اور باندی تصدیق تو مولیٰ کا قول معتبر ہے۔ اور اگر دونوں شوہر کی تصدیق کرتے ہیں تو کوئی اختلاف ہی نہیں۔ اور دونوں تکذیب کرتے ہوں تو رجعت نہیں ہوئی۔<sup>(۷)</sup> (درمختار، رد المحتار)

۱۔۔۔ انکار کرنے والا۔

۲۔ "الہدایہ"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ح ۲، ص ۲۵۴، ۲۵۵۔

۳۔ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ح ۴، ص ۸۵، ۸۶، وغیرہما۔

۴۔ "الہدایہ"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ح ۲، ص ۲۵۴۔

۵۔ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة و فیما تحل بہ المطلقة وما یتصل بہ، ح ۱، ص ۴۷۰۔

۶۔ "الندۃ المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ح ۵، ص ۳۲۔

۷۔ لک۔

۸۔ "الندۃ المختار" و "رد المحتار"، المرجع السابق، ص ۳۲۔

اور اگر مولیٰ کہتا ہے تو نے رجعت کی ہے اور شوہر منکر ہے تو مولیٰ کا قول معتبر نہیں۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۳:** عورت نے پہلے یہ کہا کہ میری عدت پوری ہو چکی اب کہتی ہے کہ پوری نہیں ہوئی تو شوہر کو رجعت کا اختیار ہے۔<sup>(۲)</sup> (تنویر)

**مسئلہ ۲۴:** عورت عدت پوری ہونا بتائے تو مدت کا لحاظ ضروری ہے یعنی اتنا زمانہ گزر چکا ہو کہ عدت پوری ہو سکتی ہو یعنی اُس زمانہ میں تین حیض پورے ہو سکیں اور اگر وضع حمل سے عدت ہو تو اُس کے لیے کوئی مدت نہیں اگر کچا بچہ ہوا جس کے اعضا بن چکے ہوں جب بھی عدت پوری ہو جائیگی مگر اس میں عورت سے قسم لی جائیگی کہ اُس کے اعضا بن چکے تھے اور اگر ولادت کا دعویٰ کرتی ہے تو گواہ ہونے چاہیے۔<sup>(۳)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۵:** عورت سے کہا اگر میں تجھے چھوؤں تو تجھ کو طلاق ہے اور چھو تو طلاق ہو گئی پھر دوبارہ چھو تو رجعت ہو گئی جبکہ یہ شہوت کے ساتھ ہو۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** اپنی عورت سے کہا اگر میں تجھ سے رجعت کروں تو تجھ کو طلاق ہے تو مراد رجعت حقیقی ہے یعنی اگر اُسے طلاق دی پھر نکاح کیا تو طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر رجعت کی تو ہو جائے گی۔ اور طلاق رجعی کی عدت میں اُس سے کہا کہ اگر میں رجعت کروں تو تجھ کو تین طلاقیں اور عدت پوری ہونے کے بعد اُس سے نکاح کیا تو طلاق نہیں ہوگی اور بائن کی عدت میں کہا تو ہو جائے گی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۷:** رجعت اُس وقت تک ہے کہ پچھلے حیض سے پاک نہ ہوئی ہو اُس کے بعد نہیں ہو سکتی یعنی اگر باندی ہے تو دوسرے حیض سے پاک ہونے تک اور آزاد عورت ہے تو تیسرے سے پاک ہونے تک رجعت ہے اب اگر پچھلا حیض پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو دس دن رات پورے ہوتے ہی رجعت کا بھی خاتمہ ہے اگرچہ غسل ابھی نہ کیا ہو اور دس دن رات سے کم میں پاک ہوئی تو جب تک نہا نہ لے یا نماز کا ایک وقت نہ گزر لے رجعت ختم نہیں ہوئی اور اگر گدھے کے جھوٹے پانی سے نہائی جب بھی رجعت نہیں کر سکتا مگر اُس غسل سے نماز نہیں پڑھ سکتی نہ ابھی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے

① "الحوہرة النيرة"، كتاب الرجعة، الجزء الثاني، ص ۶۷.

② "تنوير الابصار"، كتاب الطلاق باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۳.

③ "الدر المختار"، كتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۳، وغيره.

④ "الفتاوى الهندية"، كتاب الطلاق، الباب السادس في الرجعة وفيما تحل به المطلقة وما يتصل به، ج ۱، ص ۴۶۹.



جب تک غیر مشکوک پانی (۱) سے نہانہ لے یا نماز کا وقت نہ گزر لے اور اگر وقت اتنا باقی ہے کہ نہا کر تحریمہ باندھ لے تو اس وقت کے ختم ہونے پر رجعت بھی ختم ہے اور اگر اتنا خفیف (۲) وقت باقی ہے کہ نہا نہیں سکتی یا نہا سکتی ہے مگر غسل اور کپڑا پہننے کے بعد اللہ اکبر کہنے کا بھی وقت نہ رہے گا تو اس وقت کا اعتبار نہیں بلکہ یا نہا لے یا اس کے بعد کا دوسرا وقت گزر لے۔ اور اگر ایسے وقت میں خون بند ہوا کہ وہ وقت فرض نماز کا نہیں یعنی آفتاب نکلنے سے ڈھلنے تک تو اس کا بھی اعتبار نہیں بلکہ اسکے بعد کا وقت ختم ہو جائے یعنی ظہر کا۔ اور اگر دس دن رات سے کم میں خون بند ہوا اور عورت نے غسل کر لیا پھر خون جاری ہو گیا اور دس دن سے متجاوز نہ ہوا تو ابھی رجعت ختم نہ ہوئی تھی اور اگر عورت نے دوسرے سے نکاح کر لیا تھا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوں اگر غسل یا نماز کا وقت گزرنے سے پہلے اس صورت میں نکاح دوسرے سے کیا جب بھی نکاح نہ ہوا۔ (۳) (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۸:** کسی عورت کو کبھی پانچ دن خون آتا ہے اور کبھی چھ دن اور اس بار استحاضہ ہو گیا یعنی **دس** دن سے زیادہ آیا تو رجعت کے حق میں پانچ دن کا اعتبار ہے کہ پانچ دن پورے ہونے پر رجعت نہ ہوگی اور دوسرے سے نکاح کرنا چاہتی ہے تو اس حیض کے چھ دن پورے ہونے پر کر سکتی ہے۔ (۴) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** عورت اگر کتابیہ ہے تو پچھلا حیض ختم ہوتے ہی رجعت ختم ہوگئی غسل و نماز کا وقت گزرنے کا شرط نہیں۔ (عالمگیری) (۵) مجنونہ اور معتوبہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (۶) (درمختار)

**مسئلہ ۳۰:** دس دن رات سے کم میں منقطع ہوا اور نہ نہائی نہ نماز کا وقت ختم ہوا بلکہ تیمم کر لیا تو رجعت منقطع نہ ہوئی ہاں اگر اس تیمم سے پوری نماز پڑھ لی تو اب رجعت نہیں ہو سکتی اگرچہ وہ نماز نفل ہو اور اگر ابھی نماز پوری نہیں ہوئی ہے، بلکہ شروع کی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور اگر تیمم کر کے قرآن مجید پڑھایا مصحف شریف چھوایا مسجد میں گئی تو رجعت ختم نہ ہوئی۔ (۷) (فتح وغیرہ)

**مسئلہ ۳۱:** غسل کیا اور کوئی جگہ ایک عضو سے کم مثلاً بازو یا کلائی کا کچھ حصہ یا دو ایک اونگلی بھول گئی جہاں پانی پہنچنے نہ پہنچنے میں شک ہے تو رجعت ختم ہوگئی مگر دوسرے سے نکاح اس وقت کر سکتی ہے کہ اس جگہ کو دھو لے یا نماز کا وقت گزر جائے اور

۱ یعنی وہ پانی جس کے پاک ہونے میں کوئی شک نہ ہو۔ ۲ تبوڑا۔

۳ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ح ۵، ص ۳۴۔

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة ویماتحل بہ المطلقة وما يتصل بہ، ج ۱، ص ۴۷۱۔

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة ویماتحل بہ المطلقة وما يتصل بہ، ح ۱، ص ۴۷۱۔

۶ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ح ۵، ص ۳۵۔

۷ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۴، ص ۲۱ وغیرہ۔

اگر یقین ہے کہ وہاں پانی نہیں پہنچا ہے یا قصد اُس جگہ کو چھوڑ دیا تو رجعت ہو سکتی ہے اور اگر پورا عضو جیسے ہاتھ یا پاؤں بھولی تو رجعت ہو سکتی ہے لکھی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا دونوں ملکر ایک عضو ہیں اور ہر ایک ایک عضو سے کم۔<sup>(۱)</sup> (در مختار، رد المحتار وغیرہما)

**مسئلہ ۳۲:** حاملہ کو طلاق دی اور اُس کی وٹی سے منکر ہے اور رجعت کر لی پھر چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہو مگر وقت نکاح سے چھ مہینے یا زیادہ میں ولادت ہوئی تو رجعت ہو گئی۔<sup>(۲)</sup> (شرح وقایہ)

**مسئلہ ۳۳:** نکاح کے بعد چھ مہینے یا زیادہ کے بعد بچہ پیدا ہوا پھر اُس سے طلاق دی اور وٹی سے انکار کرتا ہے تو رجعت کر سکتا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو چکا شرعاً و طی ثابت ہے اُس کا انکار بیکار ہے۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۴:** اگر خلوت ہو چکی ہے مگر وٹی سے انکار کرتا ہے پھر طلاق دی تو رجعت نہیں کر سکتا اور اگر شوہر وٹی کا اقرار کرتا ہے مگر عورت منکر ہے اور خلوت ہو چکی ہے تو رجعت کر سکتا ہے اور خلوت نہیں ہوئی تو نہیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۵:** عورت سے کہا اگر تو جنے تو تجھ کو طلاق ہے اُس کے بچہ پیدا ہوا طلاق ہو گئی پھر چھ مہینے یا زیادہ میں دوسرا بچہ پیدا ہوا تو رجعت ہو گئی اگرچہ دوسرا بچہ دو برس<sup>(۵)</sup> سے زیادہ میں پیدا ہوا کہ اکثر مدت حمل دو برس ہے اور اس صورت میں عدت حیض سے ہے تو ہو سکتا ہے کہ زیادہ زیادہ دنوں کے بعد حیض آیا اور عدت ختم ہونے سے پیشتر شوہر نے وٹی کی ہو۔ ہاں اگر عورت عدت گزرنے کا اقرار کر چکی ہو تو مجبوری ہے۔ اور اگر دوسرا بچہ پہلے بچہ سے چھ مہینے سے کم میں پیدا ہوا تو بچہ پیدا ہونے کے بعد رجعت نہیں۔<sup>(۶)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۶:** طلاق رجعی کی عدت میں عورت بناؤ سنگار کرے جبکہ شوہر موجود ہو اور عورت کو رجعت کی امید ہو اور اگر شوہر موجود نہ ہو یا عورت کو معلوم ہو کہ رجعت نہ کریگا تو ترمیم<sup>(۷)</sup> نہ کرے۔ اور طلاق بائن اور وفات کی عدت میں زینت حرام ہے اور مطلقہ رجعیہ کو سفر میں نہ لیجائے بلکہ سفر سے کم مسافت تک بھی نہ لیجائے جب تک رجعت پر گواہ نہ قائم کر لے یہ اس وقت ہے کہ شوہر نے صراحۃً رجعت کی نفی کی ہو ورنہ سفر میں لے جانا ہی رجعت ہے۔<sup>(۸)</sup> (در مختار وغیرہ)

۱۔ اندر المختار و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۵، وغیرہما

۲۔ شرح الوقایہ، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۱، الجزء الثاني، ص ۱۱۲-۱۱۴۔

۳۔ اندر المختار، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۳۶۔

۴۔ المرجع السابق، ص ۳۹۔

۵۔ غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے۔ اصل کتاب میں دو برس کے بجائے دس برس کا ذکر ہے۔ علیہ

۶۔ اندر المختار و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۴۰۔

۷۔ بناؤ سنگار۔

۸۔ اندر المختار و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۴۱، وغیرہ۔

**مسئلہ ۳۷:** شوہر کو چاہیے کہ جس مکان میں عورت ہے جب وہاں جائے تو اُسے خبر کر دے یا کھنکار کر جائے یا اس طرح چلے کہ جوتے کی آواز عورت سنے یہ اُس صورت میں ہے کہ رجعت کا ارادہ نہ ہو۔ یوہیں جب رجعت کا ارادہ نہ ہو تو خلوت بھی مکروہ ہے اور رجعت کا ارادہ ہے تو مکروہ نہیں اور رجعت کا ارادہ ہو تو اس کی باری بھی ہے ورنہ نہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، عالمگیری وغیرہما)

**مسئلہ ۳۸:** عورت باندی تھی اُسے طلاق دیدی اور حره سے نکاح کر لیا تو اُس سے رجعت کر سکتا ہے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** جس عورت کو تین سے کم طلاق بائن دی ہے اُس سے عدت میں بھی نکاح کر سکتا ہے اور بعد عدت بھی اور تین طلاقیں دی ہوں یا لونڈی کو دو تو بغیر طلاق نکاح نہیں کر سکتا اگرچہ دخول نہ کیا ہو البتہ اگر غیر مدخولہ<sup>(۳)</sup> ہو تو تین طلاق ایک لفظ سے ہوگی تین لفظ سے ایک ہی ہوگی جیسا پہلے معلوم ہو چکا اور دوسرے سے عدت کے اندر مطلقاً نکاح نہیں کر سکتی تین طلاقیں دی ہوں یا تین سے کم۔<sup>(۴)</sup> (عامہ کتب)

### (حلالہ کے مسائل)

**مسئلہ ۴۰:** حلالہ کی صورت یہ ہے کہ اگر عورت مدخولہ<sup>(۵)</sup> ہے تو طلاق کی عدت پوری ہونے کے بعد عورت کسی اور سے نکاح صحیح کرے اور یہ شوہر ثانی<sup>(۶)</sup> اُس عورت سے وطی بھی کر لے اب اس شوہر ثانی کے طلاق یا موت کے بعد عدت پوری ہونے پر شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے اور اگر عورت مدخولہ نہیں ہے تو پہلے شوہر کے طلاق دینے کے بعد فوراً دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے کہ اس کے لیے عدت نہیں۔<sup>(۷)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۴۱:** پہلے شوہر کے لیے حلال ہونے میں نکاح صحیح نافذ کی شرط ہے اگر نکاح فاسد ہو یا موقوف اور وطی بھی ہوگی تو حلالہ نہ ہو مثلاً کسی غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اُس سے نکاح کیا اور وطی بھی کر لی پھر مولیٰ نے جائز کیا تو اجازت مولیٰ کے بعد

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة و فیما تحل بہ المطلقة و ما يتصل بہ، ج ۱، ص ۴۷۲.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ح ۵، ص ۴۲، وغیرہما

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة و فیما تحل بہ المطلقة و ما يتصل بہ، ج ۱، ص ۴۷۲.

③ جس سے وطی نہ کی گئی۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، الباب السادس فی الرجعة و فیما تحل بہ المطلقة و ما يتصل بہ، ج ۱، ص ۴۷۲، وغیرہ.

⑤ جس سے دخول کیا گیا۔

⑥ ..... دوسرا شوہر۔

وطی کر کے چھوڑے گا تو پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے اور بلاوطی طلاق دی تو وہ پہلے کی وطی کافی نہیں۔ یوہیں زنا یا وطی بالشبہ سے بھی حلال نہ ہوگا۔ یوہیں اگر وہ عورت کسی کی باندی تھی عدت پوری ہونے کے بعد موٹی نے اُس سے جماع کیا تو شوہر اول کے لیے اب بھی حلال نہ ہوئی اور اگر زوجہ باندی تھی اُسے دو طلاقیں دیں پھر اُس کے مالک سے خرید لی یا اور کسی طرح سے اُس کا مالک ہو گیا تو اُس سے وطی نہیں کر سکتا جب تک دوسرے سے نکاح نہ ہو لے اور وہ دوسرا وطی بھی نہ کر لے۔ یوہیں اگر عورت معاذ اللہ مُرتدہ ہو کر دار الحرب میں چلی گئی پھر وہاں سے جہاد میں پکڑ آئی اور شوہر اُس کا مالک ہو گیا تو اس کے لیے حلال نہ ہوئی۔ حلالہ میں جو وطی شرط ہے، اس سے مراد وہ وطی ہے جس سے غسل فرض ہو جاتا ہے یعنی دخول حشفہ<sup>(۱)</sup> اور انزال<sup>(۲)</sup> بشرط نہیں۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ ۴۲: عورت حیض میں ہے یا احرام باندھے ہوئے ہے اس حالت میں شوہر ثانی نے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی ہے اگرچہ حیض کی حالت میں وطی کرنا بہت سخت حرام ہے۔<sup>(۴)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۴۳: دوسرا نکاح مراہق سے ہوا (یعنی ایسے لڑکے سے جو نابالغ ہے مگر قریب بلوغ ہے اور اُس کی عمر والے جماع کرتے ہیں) اور اُس نے وطی کی اور بعد بلوغ طلاق دی تو وہ وطی کہ قبل بلوغ کی تھی حلالہ کے لیے کافی ہے مگر طلاق بعد بلوغ ہونی چاہیے کہ نابالغ کی طلاق واقع ہی نہ ہوگی مگر بہتر یہ ہے کہ بالغ کی وطی ہو کہ امام مالک رحمہ اللہ ثانی کے نزدیک انزال شرط ہے اور نابالغ میں انزال کہاں۔<sup>(۵)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۴۴: اگر مطلقہ چھوٹی لڑکی ہے کہ وطی کے قابل نہیں تو شوہر ثانی اُس سے وطی کر بھی لے جب بھی شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی اور اگر نابالغہ ہے مگر اُس جیسی لڑکی سے وطی کی جاتی ہے یعنی وہ اس قابل ہے تو وطی کافی ہے۔<sup>(۶)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۴۵: اگر عورت کے آگے اور پیچھے کا مقام ایک ہو گیا ہے تو محض وطی کافی نہیں بلکہ شرط یہ ہے کہ حاملہ ہو جائے۔ یوہیں اگر ایسے شخص سے نکاح ہوا جس کا عضو تاسل کٹ گیا ہے تو اس میں بھی حمل شرط ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

① آلہ تناسل کی سپاری کا داخل کرنا۔ ② منی کا نکلنا۔

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ۴۵، ۴۸۔

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة، الخ، ج ۱، ص ۴۷۳، وغیرہما۔

④ "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: حیلة اسقاط عدة المحلل، ج ۵، ۵۰۔

⑤ "الدر المختار" ورد المختار، باب الرجعة، مطلب: فی العقد علی المبانة، ج ۵، ص ۴۴۔

⑥ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۴۷۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة، الخ، ج ۱، ص ۴۷۳۔

مسئلہ ۴۶: مجنون یا خسی (۱) سے نکاح ہوا اور وطی کی تو شوہر اول کے لیے حلال ہوگئی۔ (۲) (در مختار)

مسئلہ ۴۷: کتابیہ عورت مسلمان کے نکاح میں تھی اُسے طلاق دی اور اُس نے کسی کتابی سے نکاح کیا اور حلالہ کے تمام شرائط پائے گئے تو شوہر اول کے لیے حلال ہوگئی۔ (۳) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۸: پہلے شوہر نے تین طلاقیں دیں عورت نے دوسرے سے نکاح کیا بغیر وطی اُس نے بھی تین طلاقیں دیدیں پھر عورت نے تیسرے سے نکاح کیا اس نے وطی کر کے طلاق دی تو پہلے اور دوسرے دونوں کے لیے حلال ہوگئی یعنی اب پہلے یا دوسرے جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۴۹: بہت زیادہ عمر والے سے نکاح کیا جو وطی پر قادر نہیں ہے اُس نے کسی ترکیب سے عضو تناسل داخل کر دیا تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی نہیں ہاں اگر آلہ میں کچھ انتشار پایا گیا اور دخول ہو گیا تو کافی ہے۔ (۵) (فتح وغیرہ)

مسئلہ ۵۰: عورت سورعی تھی یا بیہوش تھی شوہر ثانی نے اس حالت میں اُس سے وطی کی تو یہ وطی حلالہ کے لیے کافی ہے۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۵۱: عورت کو تین طلاقیں دی تھیں اب وہ آکر شوہر اول سے یہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہونے کے بعد میں نے نکاح کیا اور اُس نے جماع بھی کیا اور طلاق دیدی اور یہ عدت بھی پوری ہو چکی اور پہلے شوہر کو طلاق دیے اتنا زمانہ گزر چکا ہے کہ یہ سب باتیں ہو سکتی ہیں تو اگر عورت کو اپنے گمان میں سچی سمجھتا ہے تو اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔ (۷) (ہدایہ) اور اگر عورت فقط اتنا ہی کہے کہ میں حلال ہوگئی تو اُس سے نکاح حلال نہیں، جب تک سب باتیں پوچھ نہ لے۔ (۸) (عالمگیری)

مسئلہ ۵۲: عورت کہتی ہے کہ شوہر ثانی نے جماع کیا ہے اور شوہر ثانی انکار کرتا ہے تو شوہر اول کو نکاح جائز ہے اور

۱۔ جس کے صیغے نہ ہوں یا نکال دیئے گئے ہوں۔

۲۔ .... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۴۵۔

۳۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة... الخ، ج ۱، ص ۴۷۳۔

۴۔ المرجع السابق

۵۔ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فیما تحل لہ بہ المطلقة، ج ۴، ص ۳۳، وغیرہ۔

۶۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۵۰۔

۷۔ "الہدایہ"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة، ج ۲، ص ۲۵۸، ۲۵۹۔

۸۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة... الخ، ج ۱، ص ۴۷۴۔

شوہر ثانی کہتا ہے کہ میں نے جماع کیا ہے اور عورت انکار کرتی ہے تو نکاح جائز نہیں اور اگر عورت اقرار کرتی ہے اور شوہر اول نے نکاح کے بعد کہا کہ شوہر ثانی نے جماع نہیں کیا ہے تو دونوں میں تفریق کر دی جائے اور اگر شوہر اول سے نکاح ہو جانے کے بعد عورت کہتی ہے میں نے دوسرے سے نکاح کیا ہی نہ تھا اور شوہر کہتا ہے کہ تو نے دوسرے سے نکاح کیا اور اُس نے وطی بھی کی تو عورت کی تصدیق نہ کی جائے اور اگر شوہر ثانی عورت سے کہتا ہے کہ میرا نکاح تجھ سے فاسد ہوا کہ میں نے تیری ماں سے جماع کیا ہے اگر عورت اُسکے کہنے کو سچ سمجھتی ہے تو عورت شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** کسی عورت سے نکاح فاسد کر کے تین طلاقیں دے دیں تو حلالہ کی حاجت نہیں بغیر حلالہ اُس سے نکاح کر سکتا ہے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۴:** نکاح بشرط التحلیل<sup>(۳)</sup> جس کے بارے میں حدیث میں لعنت آئی وہ یہ ہے کہ عقد نکاح یعنی ایجاب و قبول میں حلالہ کی شرط لگائی جائے اور یہ نکاح مکروہ تحریمی ہے زوج اول و ثانی<sup>(۴)</sup> اور عورت تینوں گنہگار ہوں گے مگر عورت اس نکاح سے بھی بشرائط حلالہ شوہر اول کے لیے حلال ہو جائیگی۔ اور شرط باطل ہے۔ اور شوہر ثانی طلاق دینے پر مجبور نہیں۔ اور اگر عقد میں شرط نہ ہو اگرچہ نیت میں ہو تو کراہت اصلاً نہیں بلکہ اگر نیت خیر ہو تو مستحق اجر ہے۔<sup>(۵)</sup> (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۵۵:** اگر نکاح اس نیت سے کیا جا رہا ہے کہ شوہر اول کے لیے حلال ہو جائے اور عورت یا شوہر اول کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نکاح کر کے طلاق نہ دے تو دقت<sup>(۶)</sup> ہوگی تو اس کے لیے بہتر حیلہ یہ ہے کہ اُس سے یہ کہلو الیس کہ اگر میں اس عورت سے نکاح کر کے جماع کروں یا نکاح کر کے ایک رات سے زیادہ رکھوں تو اس پر بائن طلاق ہے اب عورت سے جماع کرتے ہی یا رات گزرنے پر طلاق پڑ جائے گی یا یوں کرے کہ عورت یا اُس کا وکیل یہ کہے کہ میں نے یا میری مولا نے اپنے نفس کو حیرے نکاح میں دیا اس شرط پر کہ مجھے یا اُسے اپنے نفس کا اختیار ہے کہ جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے وہ کہے میں نے قبول کیا اب عورت کو طلاق دینے کا خود اختیار ہے۔ اور اگر پہلے زوج کی جانب سے الفاظ کہے گئے کہ میں نے اُس عورت سے نکاح کیا اس شرط پر کہ اُس کے نفس کا اختیار ہے تو یہ شرط لغو<sup>(۷)</sup> ہے عورت کو اختیار نہ ہوگا۔<sup>(۸)</sup> (درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۵۶:** دوسرے سے عورت نے نکاح کیا اور اُس نے دخول بھی کیا پھر اس کے مرنے یا طلاق دینے کے بعد

② المرجع السابق۔

① "انفتویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۴۷۴

④ یعنی پہلا شوہر جس نے طلاق دی اور دوسرا جس سے نکاح کیا۔

③ حلالہ کی شرط کے ساتھ نکاح کرنا۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۵۱، وغیرہ۔

⑦ فضول۔

⑥ دشواری۔

⑧ "الدر المختار" و "رد المحتار"، باب الرجعة، مطلب: حيلة اسقاط عدۃ المحلل، ج ۵، ص ۵۱۔

شوہر اول سے اس کا نکاح ہوا تو اب شوہر اول تین طلاقیں کا مالک ہو گیا پہلے جو کچھ طلاق دے چکا تھا اُس کا اعتبار اب نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر ثانی نے دخول نہ کیا ہو اور شوہر اول نے تین طلاقیں دی تھیں جب تو ظاہر ہے کہ حلالہ ہوائی نہیں پہلے شوہر سے نکاح ہی نہیں ہو سکتا اور تین سے کم دی تھی تو جو باقی رہ گئی ہے اسی کا مالک ہے تین کا مالک نہیں اور زوجہ لوٹتی ہو تو اس کی دو طلاقیں حرہ کی تین کی جگہ ہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۵۷:** عورت کے پاس دو شخصوں نے گواہی دی کہ اُس کے شوہر نے اُسے تین طلاقیں دیدیں اور شوہر غائب ہے تو عورت بعد عدت دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے بلکہ اگر ایک شخص ثقہ نے طلاق کی خبر دی ہے جب بھی عورت نکاح کر سکتی ہے بلکہ اگر شوہر کا خط آیا جس میں اسے طلاق لکھی ہے اور عورت کا غالب گمان ہے کہ خط اسی کا ہے تو نکاح کرنے کی عورت کے لیے گنجائش ہے اور اگر شوہر موجود ہے اور دونوں میاں بی بی کی طرح رہتے ہیں تو اب نکاح نہیں کر سکتی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری، درالمختار)

**مسئلہ ۵۸:** شوہر نے عدت کو تین طلاقیں دیدیں یا اُن طلاق دی مگر اب انکار کرتا ہے اور عدت کے پاس گولہ نہیں تو جس طرح ممکن ہو عورت اُس سے پیچھا چھڑائے مہر معاف کر کے یا اپنا مال دیکر اُس سے علیحدہ ہو جائے، غرض جس طرح بھی ممکن ہو اُس سے کدہ کشی کرے کسی طرح وہ نہ چھوڑے تو عدت مجبوم ہے مگر ہر وقت ایسی فکر میں رہے کہ جس طرح ممکن ہو پہلی حاصل کرے اور پہلی کوشش اس کی کرے کہ صحبت نہ کرنے پائے یہ حکم نہیں کہ خود کشی کر لے<sup>(۳)</sup>۔ عدت جب ان باتوں پر عمل کرے گی تو معذرت ہے شوہر بہر حال گنہگار ہے۔<sup>(۴)</sup> (درمختار مع زیادة)

**مسئلہ ۵۹:** عورت کو اب تین طلاقیں دیں اور کہتا ہے کہ اس سے پیشتر ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت بھی ہو چکی تھی یعنی اُس کا مقصد یہ ہے کہ چونکہ عدت گزرنے پر عورت احبیہ ہو گئی لہذا یہ طلاقیں واقع نہ ہوئیں اور عورت بھی تصدیق کرتی ہے تو کسی کی تصدیق نہ کیجائے دونوں جمعوں نے ہیں کہ ایسا تھا تو میاں بی بی کی طرح رہتے کیونکر تھے ہاں اگر لوگوں کو اُس کا طلاق دینا اور عدت گزر جانا معلوم ہو تو اور بات ہے۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة... الخ، ج ۱، ص ۴۷۵.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۵۵.

② "... الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: الاقدام علی الکاح... الخ، ج ۵، ص ۶۰.

③ امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابواللال محمد الیاس عطاری قادری دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں "خود کشی گناہ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "تم سے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں پھوڑا نکلا (جب اس میں سخت تکلیف ہونے لگی) تو اس نے اپنے ترکش (یعنی تیردان) سے تیر نکالا اور پھوڑے کو چیر دیا جس سے خون بہنے لگا اور رک نہ کیا یہاں تک کہ اس سبب سے وہ ہلاک ہو گیا تھا ارے رب عزوجل نے فرمایا میں نے اس پر جنت حرام کر دی" (صحیح مسلم، حدیث ۱۸۰، ص ۱۷)

(مزید معلومات کے لیے دیکھیے رسالہ "خود کشی کا علاج" ص ۶)۔۔۔ علیہ

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۵۹، مع زیادة ⑤ "الدر المختار" المرجع السابق، ص ۶۰.

مسئلہ ۶۰: شوہر تین طلاقیں دے کر انکاری ہو گیا عورت نے گواہ پیش کیے اور تین طلاق کا حکم دیا گیا اب کہتا ہے کہ پہلے ایک طلاق دے چکا تھا اور عدت گزر چکی تھی اور گواہ بھی پیش کرتا ہے تو گواہ بھی مقبول نہیں۔<sup>(۱)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۶۱: غیر مدخولہ کو دو طلاقیں دیں اور کہتا ہے کہ ایک پہلے دے چکا ہے تو تین قرار پائیں گی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۶۲: تین طلاقیں کسی شرط پر معلق تھیں اور وہ شرط پائی گئی لہذا تین طلاقیں پڑ گئیں عورت ڈرتی ہے کہ اگر اس سے کہے گی تو وہ سرے سے تعلیق ہی سے انکار کر جائے گا تو عورت کو چاہیے خفیہ حلالہ کرائے اور عدت پوری ہونے کے بعد شوہر سے تجدید نکاح کی درخواست کرے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

## ایلا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿لِّلَّذِينَ يُؤْتُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصًا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ لَّمْ يَأْتُوا الْإِثْمَ فَلَا بُدَّ لِيَهُمْ مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْأَلْفَاكِ ۚ وَلَٰئِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَطَلَّاقٌ ۚ فَإِنْ لَّمْ يَسْمَعْ عَلَيْهَا ۖ﴾<sup>(۴)</sup>

جو لوگ اپنی عورتوں کے پاس جانے کی قسم کھا لیتے ہیں اُن کے لیے چار مہینے کی مدت ہے پھر اگر اس مدت میں واپس ہو گئے (قسم توڑ دی) تو اللہ (عزوجل) بخشے والا مہربان ہے اور اگر طلاق کا پکا ارادہ کر لیا (رجوع نہ کی) تو اللہ (عزوجل) سننے والا، جاننے والا ہے (طلاق ہو جائے گی)۔

مسئلہ ۱: ایلا کے معنی یہ ہیں کہ شوہر نے یہ قسم کھائی کہ عورت سے قربت<sup>(۵)</sup> نہ کریگا یا چار مہینے قربت نہ کریگا عورت باندی ہے تو اس کے ایلا کی مدت دو ماہ ہے۔<sup>(۶)</sup>

مسئلہ ۲: قسم کی دو صورت ہے ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ یا اُس کے اُن صفات کی قسم کھائی جن کی قسم کھائی جاتی ہے مثلاً اُس کی عظمت و جلال کی قسم، اُس کی کبریائی کی قسم، قرآن کی قسم، کلام اللہ کی قسم، دوسری تعلیق مثلاً یہ کہ اگر اس سے وطی کروں تو میرا

۱ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، مطلب: الاقدام علی الکاح... الخ، ج ۵، ص ۶۱.

۲ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الرجعة، ج ۵، ص ۶۱.

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس فی الرجعة، فصل فیما تحل بہ المطلقة... الخ، ج ۱، ص ۴۷۵.

۴ پ ۲، البقرة: ۲۲۶، ۲۲۷.

۵ جماع، بمبستری۔

۶ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۶.



غلام آزاد ہے یا میری عورت کو طلاق ہے یا مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج ہے۔<sup>(۱)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳:** ایلا دو قسم ہے ایک موقت یعنی چار مہینے کا، دوسرا موبد یعنی چار مہینے کی قید اس میں نہ ہو بہر حال اگر عورت سے چار ماہ کے اندر جماع کیا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ مجنون ہو اور کفارہ لازم جبکہ اللہ تعالیٰ یا اس کے اُن صفات کی قسم کھائی ہو۔ اور جماع سے پہلے کفارہ دے چکا ہے تو اس کا اعتبار نہیں بلکہ پھر کفارہ دے۔ اور اگر تعلیق تھی تو جس بات پر تھی وہ ہو جائے گی مثلاً یہ کہا کہ اگر اس سے صحبت کروں تو غلام آزاد ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کیا تو غلام آزاد ہو گیا اور قربت نہ کی یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو طلاق بائن ہو گئی۔ پھر اگر ایلائے موقت تھا یعنی چار ماہ کا تو یمن<sup>(۲)</sup> ساقط ہو گئی یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو اس کا کچھ اثر نہیں۔ اور اگر موبد تھا یعنی ہمیشہ کی اس میں قید تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے کبھی قربت نہ کرونگا یا اس میں کچھ قید نہ تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا تو ان صورتوں میں ایک بائن طلاق پڑ گئی پھر بھی قسم بدستور باقی ہے یعنی اگر اس عورت سے پھر نکاح کیا تو پھر ایلا بدستور آگیا اگر وقت نکاح سے چار ماہ کے اندر جماع کر لیا تو قسم کا کفارہ دے اور تعلیق تھی تو جزا واقع ہو جائیگی۔ اور اگر چار مہینے گزر لیے اور قربت نہ کی تو ایک طلاق بائن واقع ہو گئی مگر یمن بدستور باقی ہے سہ بارہ<sup>(۳)</sup> نکاح کیا تو پھر ایلا آگیا اب بھی جماع نہ کرے تو چار ماہ گزرنے پر تیسری طلاق پڑ جائیگی اور اب بے حلالہ نکاح نہیں کر سکتا اگر حلالہ کے بعد پھر نکاح کیا تو اب ایلا نہیں یعنی چار مہینے بغیر قربت گزرنے پر طلاق نہ ہوگی مگر قسم باقی ہے اگر جماع کر لیا کفارہ واجب ہوگا۔ اور اگر پہلی یا دوسری طلاق کے بعد عورت نے کسی اور سے نکاح کیا اس کے بعد پھر اس سے نکاح کیا تو مستقل طور پر اب سے تین طلاق کا مالک ہوگا مگر ایلا رہے گا یعنی قربت نہ کرنے پر طلاق ہو جائے گی پھر نکاح کیا پھر وہی حکم ہے پھر ایک یا دو طلاق کے بعد کسی سے نکاح کیا پھر اس سے نکاح کیا پھر وہی حکم ہے یعنی جب تک تین طلاق کے بعد دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے ایلا بدستور باقی رہے گا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴:** ذی نے ذات و صفات<sup>(۵)</sup> کی قسم کے ساتھ ایلا کیا یا طلاق و عتاق<sup>(۶)</sup> پر تعلیق کی تو ایلا ہے اور حج و روزہ و دیگر عبادات پر تعلیق کی تو ایلا نہ ہوا اور جہاں ایلا صحیح ہے وہاں مسلمان کے حکم میں ہے، مگر صحبت کرنے پر کفارہ واجب نہیں۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

① "افتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۶

② "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۴، ص ۱۰۰

③ قسم۔ یعنی تیسری مرتبہ

④ "افتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۶

⑤ یعنی اللہ عز و جل کی ذات و صفات۔

⑥ یعنی غلام آزاد کرنے۔

⑦ "افتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۶

**مسئلہ ۵:** یوں ایلا کیا کہ اگر میں قربت کروں تو میرا فلاں غلام آزاد ہے اسکے بعد غلام مر گیا تو ایلا ساقط ہو گیا۔ یو ہیں اگر اُس غلام کو بیچ ڈالا جب بھی ساقط ہے مگر وہ غلام اگر قربت سے پہلے پھر اس کی ملک میں آ گیا تو ایلا کا حکم لوٹ آئے گا۔<sup>(۱)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۶:** ایلا صرف منکوحہ سے ہوتا ہے یا مطلقہ رجعتی سے کہ وہ بھی منکوحہ ہی کے حکم میں ہے اجنبیہ<sup>(۲)</sup> سے اور جسے بائن طلاق دی ہے اُس سے ابتداء نہیں ہو سکتا۔ یو ہیں اپنی لونڈی سے بھی نہیں ہو سکتا ہاں دوسرے کی کنیز اس کے نکاح میں ہے تو ایلا کر سکتا ہے یو ہیں اجنبیہ کا ایلا اگر نکاح پر معلق کیا تو ہو جائیگا مثلاً اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا۔<sup>(۳)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۷:** ایلا کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ شوہر اہل طلاق ہو یعنی وہ طلاق دے سکتا ہو لہذا مجنون و نابالغ کا ایلا صحیح نہیں کہ یہ اہل طلاق نہیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۸:** غلام نے اگر قسم کیا تھا ایلا کیا مثلاً خدا کی قسم میں تجھ سے قربت نہ کروں گا یا ایسی چیز پر معلق کیا جسے مال سے تعلق نہیں مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اتنے دنوں کا روزہ ہے یا حج یا عمرہ ہے یا میری عورت کو طلاق ہے تو ایلا صحیح ہے۔ اور اگر مال سے تعلق ہے تو صحیح نہیں مثلاً مجھ پر ایک غلام آزاد کرنا یا اتنا صدقہ دینا لازم ہے تو ایلا نہ ہوا کہ وہ مال کا مالک ہی نہیں۔<sup>(۵)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۹:** یہ بھی شرط ہے کہ چار مہینے سے کم کی مدت نہ ہو اور زوجہ کنیز ہے تو دو ماہ سے کم کی نہ ہو اور زیادہ کی کوئی حد نہیں اور زوجہ کنیز تھی اس کے شوہر نے ایلا کیا تھا اور مدت پوری نہ ہوئی تھی کہ آزاد ہو گئی تو اب اس کی مدت آزاد عورتوں کی ہے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جبکہ معین نہ کرے اگر جبکہ معین کی مثلاً واللہ فلاں جبکہ تجھ سے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہیں۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ زوجہ کے ساتھ کسی باندی یا اجنبیہ کو نہ ملائے مثلاً تجھ سے اور فلاں عورت سے قربت نہ کروں گا۔ اور یہ کہ بعض مدت کا استثناء ہو مثلاً چار مہینے تجھ سے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن۔ اور یہ کہ قربت کے ساتھ کسی اور چیز کو نہ ملائے مثلاً اگر میں تجھ سے قربت کروں یا

۱... "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۶۲.

۲ یعنی غیر محرمہ عورت۔

۳ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۶۲.

۴... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۶۲.

۵ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۶۲.

تجھے اپنے بچھونے پر یلگاؤں تو تجھ کو طلاق ہے تو یہ ایلا نہیں۔<sup>(1)</sup> (خانہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: اس کے الفاظ بعض صریح ہیں بعض کنایہ صریح وہ الفاظ ہیں جن سے ذہن معنی جماع کی طرف سبقت<sup>(2)</sup> کرتا ہو اس معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہو اس میں نیت درکار نہیں بغیر نیت بھی ایلا ہے اور اگر صریح لفظ میں یہ کہے کہ میں نے معنی جماع کا ارادہ نہ کیا تھا تو قضاء اُس کا قول معتبر نہیں دیانہ معتبر ہے۔ کنایہ وہ جس سے معنی جماع متبادر نہ ہوں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو اس میں بغیر نیت ایلا نہیں اور دوسرے معنی مراد ہونا جاتا ہے تو قضاء بھی اس کا قول مان لیا جائیگا۔<sup>(3)</sup> (ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ ۱۱: صریح کے بعض الفاظ یہ ہیں واللہ میں تجھ سے جماع نہ کروں گا، قربت نہ کروں گا، محبت نہ کروں گا، وطی نہ کروں گا اور اُردو میں بعض اور الفاظ بھی ہیں جو خاص جماع ہی کے لیے بولے جاتے ہیں اُن کے ذکر کی حاجت نہیں ہر شخص اُردو داں جانتا ہے۔ علامہ شامی نے اس لفظ کو کہ میں تیرے ساتھ نہ سوؤں گا صریح کہا ہے اور اصل یہ ہے کہ مدار<sup>(4)</sup> معروف پر ہے عرفاً جس لفظ سے معنی جماع متبادر ہوں<sup>(5)</sup> صریح ہے، اگرچہ یہ معنی مجازی ہوں۔ کنایہ کے بعض الفاظ یہ ہیں: تیرے بچھونے کے قریب نہ جاؤں گا، تیرے ساتھ نہ لیٹوں گا، تیرے بدن سے میرا بدن نہ ملے گا، تیرے پاس نہ رہوں گا، وغیرہ۔<sup>(6)</sup>

مسئلہ ۱۲: ایسی بات کی قسم کھائی کہ بغیر جماع کیے قسم ٹوٹ جائے تو ایلا نہیں مثلاً اگر میں تجھ کو چھوؤں تو ایسا ہے کہ محض بدن پر ہاتھ رکھنے ہی سے قسم ٹوٹ جائیگی۔<sup>(7)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: اگر کہا میں نے تجھ سے ایلا کیا ہے اب کہتا ہے کہ میں نے ایک جھوٹی خبر دی تھی تو قضاء ایلا ہے اور دیانہ اُس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر یہ کہے کہ اس لفظ سے ایلا کرنا مقصود تھا تو قضاء و دیانہ ہر طرح ایلا ہے۔<sup>(8)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: یہ کہا کہ واللہ تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک تو یہ کام نہ کر لے اور وہ کام چار مہینے کے اندر کر سکتی ہے تو ایلا

① "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۶۴۔

② "والفتاویٰ الخبایہ"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۱، ص ۲۶۵-۲۶۶۔

③ یعنی لفظ کے بولنے سے پہلے ذہن میں جماع کا معنی ہی آتا ہو۔

④ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۶۵، وغیرہ۔

⑤ انحصار۔ یعنی لفظ بولنے سے معنی جماع جلد ذہن میں آجائے۔

⑥ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۶۵، ۶۶، وغیرہا۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۷۔

⑧ المرجع السابق، ص ۴۷۸۔

نہ ہوا اگر چہ چار مہینے سے زیادہ میں کرے۔<sup>(۱)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۱۵:** ایلا اگر تعلیق سے ہو تو ضرور ہے کہ جماع پر کسی ایسے فعل کو مطلق کرے جس میں مشقت ہو لہذا اگر یہ کہا کہ اگر میں قربت کروں تو مجھ پر دو رکعت نفل ہے تو ایلا نہ ہوا اور اگر کہا کہ مجھ پر سو رکعتیں نفل کی ہیں تو ایلا ہو گیا اور اگر وہ چیز ایسی ہے جس کی منت نہیں جب بھی ایلا نہ ہو مثلاً تلاوت قرآن، نماز جنازہ، تکفین میت<sup>(۲)</sup>، سجدہ تلاوت، بیت المقدس میں نماز۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۶:** اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر فلاں مہینے کا روزہ ہے اگر وہ مہینہ چار مہینے پورے ہونے سے پہلے پورا ہو جائے تو ایلا نہیں، ورنہ ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر ایک مسکین کا کھانا ہے یا ایک دن کا روزہ تو ایلا ہو گیا یہ کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک اپنے غلام کو آزاد نہ کروں یا اپنی فلاں عورت کو طلاق نہ دوں یا ایک مہینے کا روزہ نہ رکھ لوں تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** تو مجھ پر ویسی ہے جیسے فلاں کی عورت اور اس نے ایلا کیا ہے اور اس نے بھی ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے ورنہ نہیں۔ یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر حرام ہے اور نیت ایلا کی ہے تو ہو گیا۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** ایک عورت سے ایلا کیا پھر دوسری سے کہا تجھے میں نے اس کے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے ایلا نہ ہوا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** دو عورتوں سے کہا واللہ میں تم دونوں سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہو گیا اب اگر چار مہینے گزر گئے اور دونوں سے قربت نہ کی تو دونوں بائن ہو گئیں اور اگر ایک سے چار مہینے کے اندر جماع کر لیا تو اس کا ایلا باطل ہو گیا اور دوسری کا باقی ہے، مگر کفارہ واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر ایک مرگئی تو دونوں کا ایلا باطل ہے اور کفارہ نہیں اور اگر ایک کو طلاق دی

① .... "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الإیلاء، ج ۵، ص ۶۶.

② میت کو کفن دینا۔

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الإیلاء، ج ۵، ص ۶۷.

④ "العتاوی الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الإیلاء، ج ۱، ص ۴۷۸.

⑤ المرجع السابق.

⑥ .... المرجع السابق.

⑦ المرجع السابق.

تو ایلا باطل نہیں اور اگر مدت میں دونوں سے جماع کیا تو دونوں کا ایلا باطل ہو گیا اور ایک کفارہ واجب ہے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: اپنی چار عورتوں سے کہا خدا کی قسم میں تم سے قربت نہ کروں گا مگر فلانی یا فلانی سے، تو ان دونوں سے ایلا نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: اپنی دو عورتوں کو مخاطب کر کے کہا خدا کی قسم تم میں سے ایک سے قربت نہ کروں گا تو ایک سے ایلا ہوا۔ پھر اگر ایک سے وطی کر لی ایلا باطل ہو گیا اور کفارہ واجب ہے۔ اور اگر ایک مرگئی یا مرتد ہو گئی یا اُس کو تین طلاقیں دیدیں تو دوسری ایلا کے لیے معین ہے۔ اور اگر کسی سے وطی نہ کی یہاں تک کہ مدت گزر گئی تو ایک کو بائن طلاق پڑ گئی اُسے اختیار ہے جسے چاہے اس کے لیے معین کرے۔ اور اگر چار مہینے کے اندر ایک کو معین کرنا چاہتا ہے تو اسکا اُسے اختیار نہیں اگر معین کر بھی دے جب بھی معین نہ ہوئی مدت کے بعد معین کرنے کا اُسے اختیار ہے۔ اگر ایک سے بھی جماع نہ کیا اور چار مہینے اور گزر گئے تو دونوں بائن ہو گئیں اس کے بعد اگر پھر دونوں سے نکاح کیا ایک ساتھ یا آگے پیچھے تو پھر ایک سے ایلا ہے مگر غیر معین اور دونوں مدتیں گزرنے پر دونوں بائن ہو جائیں گی۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر کہ تم دونوں میں کسی سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے چار مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو دونوں کو طلاق بائن ہو گئی اور ایک سے وطی کر لی تو ایلا باطل ہے اور کفارہ واجب۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: اپنی عورت اور باندی سے کہا تم میں ایک سے قربت نہ کروں گا تو ایلا نہیں ہاں اگر عورت مراد ہے تو ہے اور ان میں ایک سے وطی کی تو قسم ٹوٹ گئی کفارہ دے۔ پھر اگر لونڈی کو آزاد کر کے اُس سے نکاح کیا جب بھی ایلا نہیں اور اگر دو زوجہ ہوں ایک حرہ<sup>(۵)</sup> دوسری باندی اور کہا تم دونوں سے قربت نہ کروں گا تو دونوں سے ایلا ہے دو مہینے گزر گئے اور کسی سے قربت نہ کی تو باندی کو بائن طلاق ہو گئی اسکے بعد دو مہینے اور گزرے تو حرہ بھی بائن۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اپنی دو عورتوں سے کہا کہ اگر تم میں ایک سے قربت کروں تو دوسری کو طلاق ہے اور چار مہینے گزر گئے مگر کسی سے وطی نہ کی تو ایک بائن ہو گئی اور شوہر کو اختیار ہے جس کو چاہے طلاق کے لیے معین کرے اور اب دوسری سے ایلا ہے

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۷۹۔

② ... المرجع السابق۔ ③ ... المرجع السابق۔

④ ... المرجع السابق۔

⑤ ... آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، المرجع السابق۔

اگر پھر چار مہینے گزر گئے اور هنوز (۱) پہلی عدت میں ہے تو دوسری بھی بائن ہوگئی ورنہ نہیں اور اگر معین نہ کیا یہاں تک کہ اور چار مہینے گزر گئے تو دونوں بائن ہو گئیں۔ (۲) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** جس عورت کو طلاق بائن دی ہے اُس سے ایلا نہیں ہو سکتا اور رجعی دی ہے تو عدت میں ہو سکتا ہے مگر وقت ایلا سے چار مہینے پورے نہ ہوئے تھے کہ عدت ختم ہوگئی تو ایلا سا قح ہو گیا اور اگر ایلا کرنے کے بعد طلاق بائن دی تو طلاق ہوگئی اور وقت ایلا سے چار مہینے گزرے اور هنوز طلاق کی عدت پوری نہ ہوئی تو دوسری طلاق پھر پڑی اور اگر عدت پوری ہونے پر ایلا کی مدت پوری ہوئی تو اب ایلا کی وجہ سے طلاق نہ پڑے گی۔ اور اگر ایلا کے بعد طلاق دی اور عدت کے اندر اُس سے پھر نکاح کر لیا تو ایلا بدستور باقی ہے یعنی وقت ایلا سے چار مہینے گزرنے پر طلاق واقع ہو جائے گی اور عدت پوری ہونے کے بعد نکاح کیا جب بھی ایلا ہے مگر وقت نکاح ثانی سے چار ماہ گزرنے پر طلاق ہوگی۔ (۳) (خانہ)

**مسئلہ ۲۷:** یہ کہا کہ خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرو نکاح دومینے اور دومینے تو ایلا ہو گیا۔ اور اگر یہ کہا کہ واللہ دومینے تجھ سے قربت نہ کروں گا پھر ایک دن بعد بلکہ تھوڑی دیر بعد کہا واللہ اُن دومینوں کے بعد دومینے قربت نہ کرو نکاح تو ایلا نہ ہوا مگر اس مدت میں جماع کریگا تو قسم کا کفارہ لازم ہے۔ اگر کہا قسم خدا کی تجھ سے چار مہینے قربت نہ کرو نکاح ایک دن، پھر فوراً کہا واللہ اُس دن بھی قربت نہ کرو نکاح تو ایلا ہو گیا۔ (۴) (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۲۸:** اپنی عورت سے کہا تجھ کو طلاق ہے قبل اس کے کہ تجھ سے قربت کروں تو ایلا ہو گیا اگر قربت کی تو فوراً طلاق ہوگئی اور چار مہینے تک نہ کی تو ایلا کی وجہ سے بائن ہوگئی۔ (۵) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر اپنے لڑکے کو قربانی کر دینا ہے تو ایلا ہو گیا۔ (۶) (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو میرا یہ غلام آزاد ہے، چار مہینے گزر گئے اب عورت نے قاضی کے یہاں دعویٰ کیا قاضی نے تفریق کر دی پھر اُس غلام نے دعویٰ کیا کہ میں غلام نہیں بلکہ اصلی آزاد ہوں اور گواہ بھی پیش کر دیے

۱۔ ابھی تک۔

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۰۔

۳۔ "الفتاویٰ الخابیۃ"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۱، ص ۲۶۶، ۲۶۷۔

۴۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۰۔

۵۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۱، ۴۸۲۔

۶۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۴۸۲۔ ۷۔ المرجع السابق۔

قاضی فیصلہ کریگا کہ وہ آزاد ہے اور ایلا باطل ہو جائیگا اور عورت واپس ملے گی کہ ایلا تھا ہی نہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** اپنی عورت سے کہا خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کروں گا ایک دن بعد پھر یہی کہا ایک دن اور گزرا پھر یہی کہا تو یہ تین ایلا ہوئے اور تین قسمیں۔ چار مہینے گزرنے پر ایک بائن طلاق پڑی پھر ایک دن اور گزرا تو ایک اور پڑی، تیسرے دن پھر ایک اور پڑی اب بغیر حلالہ اس کے نکاح میں نہیں آسکتی، حلالہ کے بعد اگر نکاح اور قربت کی تو تین کفارے ادا کرے اور اگر ایک ہی مجلس میں یہ لفظ تین بار کہے اور نیت تاکید کی ہے تو ایک ہی ایلا ہے اور ایک ہی قسم اور اگر کچھ نیت نہ ہو یہ بار بار قسم کھانا تشدد کی نیت سے ہو تو ایلا ایک ہے مگر قسم تین، لہذا اگر قربت کریگا تو تین کفارے دے اور قربت نہ کرے تو مدت گزرنے پر ایک طلاق واقع ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۲:** خدا کی قسم میں تجھ سے ایک سال تک قربت نہ کروں گا مگر ایک دن یا ایک گھنٹا تو فی الحال ایلا نہیں مگر جبکہ سال میں کسی دن جماع کر لیا اور ابھی سال پورا ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہیں تو اب ایلا ہو گیا۔ اور اگر جماع کرنے کے بعد سال میں چار مہینے سے کم باقی ہے یا اُس سال قربت ہی نہ کی تو اب بھی ایلا نہ ہوا۔ اور اگر صورت مذکورہ میں ایک دن کی جگہ ایک بار کہا جب بھی یہی حکم ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اگر ایک دن کہا ہے تو جس دن جماع کیا ہے اُس دن آفتاب ڈوبنے کے بعد سے اگر چار مہینے باقی ہیں تو ایلا ہے ورنہ نہیں اگر چہ وقت جماع سے چار مہینے ہوں اور اگر ایک بار کا لفظ کہا تو جماع سے فارغ ہونے سے چار ماہ باقی ہیں تو ایلا ہو گیا۔ اور اگر یوں کہا کہ میں ایک سال تک جماع نہ کروں گا مگر جس دن جماع کروں تو ایلا کسی طرح نہ ہوا اور اگر یہ کہا کہ تجھ سے قربت نہ کروں گا مگر ایک دن یعنی سال کا لفظ نہ کہا تو جب کبھی جماع کریگا اُس وقت سے ایلا ہے۔<sup>(۳)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۳:** عورت دوسرے شہر یا دوسرے گاؤں میں ہے شوہر نے قسم کھائی کہ میں وہاں نہیں جاؤں گا تو ایلا نہ ہوا اگر چہ وہاں تک چار مہینے یا زیادہ کی راہ ہو۔<sup>(۴)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۴:** جماع کرنے کو کسی ایسی چیز پر موقوف کیا جسکی نسبت یہ امید نہیں ہے کہ چار مہینے کے اندر ہو جائے تو ایلا ہو گیا مثلاً رجب کے مہینے میں کہے واللہ میں تجھ سے قربت نہ کروں گا جب تک محرم کا روزہ نہ رکھ لوں یا میں تجھ سے جماع نہ

① "المناوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۲.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۰.

③ - المرجع السابق، ص ۷۲، وغیرہ.

④ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۰.

کرونگا مگر فلاں جگہ اور وہاں تک چار مہینے سے کم میں نہیں پہنچ سکتا یا جب تک بچہ کے دودھ ٹھکانے کا وقت نہ آئے اور ابھی دو برس پورے ہونے میں چار ماہ یا زیادہ باقی ہے تو ان سب صورتوں میں ایلا ہے۔ یوہیں اگر وہ کام مدت کے اندر تو ہو سکتا ہے مگر یوں کہ نکاح نہ رہیگا جب بھی ایلا ہے مثلاً قربت نہ کرونگا یہاں تک کہ تو مرجائے یا میں مرجاؤں یا تو قتل کی جائے یا میں مار ڈالا جاؤں یا تو مجھے مار ڈالے یا میں تجھے مار ڈالوں یا میں تجھے تین طلاقیں دیدوں۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ وغیرہا)

**مسئلہ ۳۵:** یہ کہا کہ تجھ سے قیامت تک قربت نہ کرونگا یا یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے یا دجال لعین کا خروج<sup>(۲)</sup> ہو یا دلہۃ الارض<sup>(۳)</sup> ظاہر ہو یا اونٹ سوئی کے ناکے میں چلا جائے یہ سب ایلائے مؤبدہ ہے۔<sup>(۴)</sup> (جوہرہ نہرہ)

**مسئلہ ۳۶:** عورت نابالغہ ہے اُس سے قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تجھے حیض نہ آجائے، اگر معلوم ہے کہ چار مہینے تک نہ آئیگا تو ایلا ہے۔ یوہیں اگر عورت آئہ ہے اُس سے کہا جب بھی ایلا ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۷:** قسم کھا کر کہا کہ تجھ سے قربت نہ کرونگا جب تک تو میری عورت ہے پھر اسے ہائِن طلاق دیکر نکاح کیا تو ایلا نہیں اور اب قربت کریگا تو کفارہ بھی نہیں۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸:** قربت کرنا ایسی چیز پر مطلق کیا جو کر نہیں سکتا مثلاً یہ کہا جب تک آسمان کو نہ چھو لوں تو ایلا ہو گیا اور اگر کہا کہ جماع نہ کرونگا جب تک یہ نہر جاری ہے اور وہ نہر یارہوں مہینے جاری رہتی ہے تو ایلا ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** صحت کی حالت میں ایلا کیا تھا اور مدت کے اندر وطی کی مگر اس وقت مجنون ہے تو قسم ٹوٹ گئی اور ایلا ساقط۔<sup>(۸)</sup> (فتح)

**مسئلہ ۴۰:** ایلا کیا اور مدت کے اندر قسم توڑنا چاہتا ہے مگر وطی کرنے سے عاجز ہے کہ وہ خود بیمار ہے یا عورت بیمار ہے یا عورت صغیر سن<sup>(۹)</sup> ہے یا عورت کا مقام بند ہے کہ وطی ہو نہیں سکتی یا یہی نامرد ہے یا اسکا عضو کاٹ ڈالا گیا ہے یا عورت اتنے فاصلہ پر ہے کہ چار مہینے میں وہاں نہیں پہنچ سکتا یا خود قید ہے اور قید خانہ میں وطی نہیں کر سکتا اور قید بھی ظلم ہو یا عورت جماع نہیں

① "الحوہرة السيرة"، کتاب الايلاء، الجزء الثاني ص ۷۱، وغیرہا

② یعنی ظہور۔ ③ ایک جانور کا نام ہے، جو قرب قیامت میں نکلے گا۔ دیکھیے بہار شریعت جلد اول، حصہ اول، ص ۱۲۶۔

④ "الحوہرة السيرة"، المرجع السابق۔

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الايلاء، ج ۱، ص ۴۸۵۔

⑥ المرجع السابق۔ ⑦ المرجع السابق۔

⑧ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب الايلاء، ج ۴، ص ۵۷۔

⑨ چھوٹی عمر والی۔



کرنے دیتی یا کہیں ایسی جگہ ہے کہ اسکو اُسکا پتا نہیں تو ایسی صورتوں میں زبان سے رجوع کے الفاظ کہہ لے مثلاً کہہ میں نے تجھے رجوع کر لیا یا ایلا کو باطل کر دیا میں نے اپنے قول سے رجوع کیا یا واپس لیا تو ایلا جاتا رہیگا یعنی مدت پوری ہونے پر طلاق واقع نہ ہوگی اور احتیاط یہ ہے کہ گواہوں کے سامنے کہے مگر قسم اگر مطلق ہے یا مؤبد تو وہ بحالہ<sup>(۱)</sup> باقی ہے جب وطی کریگا کفرہ لازم آئیگا۔ اور اگر چار مہینے کی تھی اور چار مہینے کے بعد وطی کی تو کفارہ نہیں مگر زبان سے رجوع کرنے کے لیے یہ شرط ہے کہ مدت کے اندر یہ عجز<sup>(۲)</sup> قائم رہے اور اگر مدت کے اندر زبانی رجوع کے بعد وطی پر قادر ہو گیا تو زبانی رجوع نا کافی ہے وطی ضرور ہے۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، جوہرہ وغیرہا)

**مسئلہ ۴۱:** اگر کسی عذر شرعی کی وجہ سے وطی نہیں کر سکتا مثلاً خود یا عورت نے حج کا احرام باندھا ہے اور ابھی حج پورے ہونے میں چار مہینے کا عرصہ ہے تو زبان سے رجوع نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر کسی کے حق کی وجہ سے قید ہے تو زبانی رجوع کافی نہیں کہ یہ عاجز نہیں کہ حق ادا کر کے قید سے رہائی پاسکتا ہے اور اگر جہاں عورت ہے وہاں تک چار مہینے سے کم میں پہنچے گا مگر دشمن یا بادشاہ جانے نہیں دیتا تو یہ عذر نہیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۴۲:** وطی سے عاجز نہ دل سے رجوع کر لیا مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو رجوع نہیں۔<sup>(۵)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۴۳:** جس وقت ایلا کیا اُس وقت عاجز نہ تھا پھر عاجز ہو گیا تو زبانی رجوع کافی نہیں مثلاً تندرست نے ایلا کیا پھر بیمار ہو گیا تو اب رجوع کے لیے وطی ضرور ہے، مگر جبکہ ایلا کرتے ہی بیمار ہو گیا اتنا وقت نہ ملا کہ وطی کرتا تو زبان سے کہہ لینا کافی ہے اور اگر مریض نے ایلا کیا تھا اور ابھی اچھا نہ ہوا تھا کہ عورت بیمار ہو گئی، اب یہ اچھا ہو گیا تو زبانی رجوع نا کافی ہے۔<sup>(۶)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۴۴:** زبان سے رجوع کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وقت رجوع نکاح باقی ہو اور اگر بائن طلاق دیدی تو رجوع نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اگر مدت کے اندر نکاح کر لیا پھر مدت پوری ہوئی تو طلاق بائن واقع ہو گئی۔<sup>(۷)</sup> (در مختار، رد المحتار)

۱..... اسی حالت پر۔ ۲..... عذر، مجبوری

۳ "اندر المختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۴، ۷۶.

۴ "المجوہرۃ المیرۃ"، کتاب الایلاء، الجزء الثانی، ص ۷۵، وغیرہما.

۵ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۷۴.

۶..... "رد المختار"، المرجع السابق، ص ۷۵.

۷ "الدر المختار" و "رد المختار"، المرجع السابق، ص ۷۶، ۷۷.

۷..... المرجع السابق، ص ۷۷.

**مسئلہ ۳۵:** شہوت کے ساتھ بوسہ لینا یا چھوننا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا یا آگے کے مقام کے علاوہ کسی اور جگہ دلی کرنا رجوع نہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۶:** اگر حیض میں جماع کر لیا تو اگرچہ یہ بہت سخت حرام ہے مگر ایلا جانا رہا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۷:** اگر ایلا کسی شرط پر معلق تھا اور جس وقت شرط پائی گئی اُس وقت عاجز ہے تو زبانی رجوع کافی ہے ورنہ نہیں بتعلق کے وقت کا لحاظ نہیں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸:** مریض نے ایلا کیا پھر دس دن کے بعد دوبارہ ایلا کے الفاظ کہے تو دوا ایلا ہیں اور دو قسمیں اور دونوں کی دو مدتیں اگر دونوں مدتیں پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کر لیا اور دونوں مدتیں پوری ہونے تک بپا رہا تو زبانی رجوع صحیح ہے دونوں ایلا جاتے رہے۔ اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے اچھا ہو گیا تو وہ رجوع کرنا بیکار گیا اور اگر زبانی رجوع نہ کیا تھا تو دونوں مدتیں پوری ہونے پر دو طلاقیں واقع ہو گئی اور اگر جماع کر لے گا تو دونوں قسمیں ٹوٹ جائیں گی اور دو کفارے لازم اور اگر پہلی مدت پوری ہونے سے پہلے زبانی رجوع کیا اور مدت پوری ہونے پر اچھا ہو گیا تو اب دوسرے کے لیے وہ کافی نہیں بلکہ جماع ضرور ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** مدت میں اگر زوج و زوجہ کا اختلاف ہو تو شوہر کا قول معتبر ہے مگر عورت کو جب اُس کا جھوٹا ہونا معلوم ہو تو اُسے اجازت نہیں کہ اُس کے ساتھ رہے جس طرح ہو سکے مال وغیرہ دیکر اُس سے علیحدہ ہو جائے۔ اور اگر مدت کے اندر جماع کرنا بتاتا ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور پوری ہونے کے بعد کہتا ہے کہ اثنائے مدت<sup>(۵)</sup> میں جماع کیا ہے تو جب تک عورت اُس کی تصدیق نہ کرے اُس کا قول نہ مانیں۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری، جوہرہ)

**مسئلہ ۵۰:** عورت سے کہا اگر تو چاہے تو خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا اُسی مجلس میں عورت نے کہا میں نے چاہا تو ایلا ہو گیا۔ یوہیں اگر اور کسی کے چاہنے پر ایلا معلق کیا تو مجلس میں اُس کے چاہنے سے ایلا ہو جائیگا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ح ۱، ص ۴۸۵.

② ... المرجع السابق، ص ۴۸۶.

③ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ح ۱، ص ۴۸۶.

④ المرجع السابق. ⑤ مدت کے دوران۔

⑥ "الفتاویٰ الہمدیہ"، المرجع السابق، ص ۴۸۷.

و "الحوہرۃ البیرۃ"، کتاب الایلاء، الجزء الثانی، ص ۷۵.

⑦ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ح ۱، ص ۴۸۷.

**مسئلہ ۵۱:** عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے اس لفظ سے ایلا کی نیت کی تو ایلا ہے اور ظہار کی، تو ظہار ورنہ طلاق بائن اور تین کی نیت کی تو تین۔ اور اگر عورت نے کہا کہ میں تجھ پر حرام ہوں تو یحیٰن ہے شوہر نے زبردستی یا اُس کی خوشی سے جماع کیا تو عورت پر کفارہ لازم ہے۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۲:** اگر شوہر نے کہا تو مجھ پر مثل مردار یا گوشت خنزیر یا خون یا شراب کے ہے اگر اس سے جھوٹ مقصود ہے تو جھوٹ ہے اور حرام کرنا مقصود ہے تو ایلا ہے اور طلاق کی نیت ہے تو طلاق۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۵۳:** عورت کو کہا تو میری ماں ہے اور نیت تحریم کی ہے تو حرام نہ ہوگی، بلکہ یہ جھوٹ ہے۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۵۴:** اپنی دو عورتوں سے کہا تم دونوں مجھ پر حرام ہو اور ایک میں طلاق کی نیت ہے، دوسری میں ایلا کی یا ایک میں ایک طلاق کی نیت کی، دوسری میں تین کی تو جیسی نیت کی، اُس کے موافق حکم دیا جائے گا۔<sup>(۴)</sup> (درمختار، عالمگیری)

## خلع کا بیان

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَلَا يَجِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا بِمَا قُتِلْتُمْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْ يُخَافَ إِلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۖ إِنَّكُمْ لَفِي عَيْنِ اللَّهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝﴾<sup>(۵)</sup>

تمہیں حلال نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا ہے اُس میں سے کچھ واپس لو، مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ (عزوجل) کی حدیں قائم نہ رکھیں گے پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ دونوں اللہ (عزوجل) کی حدیں قائم نہ رکھیں گے تو اُن پر کچھ گناہ نہیں، اس میں کہ بدلا دیکر عورت چھٹی لے، یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں ان سے تجاوز نہ کرو اور جو اللہ (عزوجل) کی حدوں سے تجاوز کریں تو وہ لوگ ظالم ہیں۔

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، مطلب فی قوله: أنت علی حرام، ج ۵، ص ۷۷-۸۱.

② "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الایلاء، الجزء الثانی، ص ۷۶ ③ المرجع السابق.

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الایلاء، ج ۵، ص ۸۵.

و "العتاوی النہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع فی الایلاء، ج ۱، ص ۴۸۷

⑤ ..... پ ۲، البقرة: ۲۲۹.

**حدیث ۱:** صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، کہ یا رسول اللہ! (عز وجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں (یعنی اُن کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفرانِ نعمت کو میں پسند نہیں کرتی (یعنی بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں) ارشاد فرمایا: ”اُس کا باغ (جو مہر میں تجھے کو دیا ہے) تو واپس کر دیگی؟“ عرض کی، ہاں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ثابت بن قیس سے فرمایا: ”باغ لے لو اور طلاق دیدو۔“ (۱)

**مسئلہ ۱:** مال کے بدلے میں نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں عورت کا قبول کرنا شرط ہے بغیر اُس کے قبول کیے خلع نہیں ہو سکتا اور اس کے الفاظ معین ہیں ان کے علاوہ اور لفظوں سے نہ ہوگا۔

**مسئلہ ۲:** اگر زوج و زوجہ میں نا اتفاقی رہتی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ احکام شرعیہ کی پابندی نہ کر سکیں گے تو خلع میں مضائقہ نہیں اور جب خلع کر لیں تو طلاق بائن واقع ہو جائے گی اور جو مال ٹھہرا ہے عورت پر اُس کا دینا لازم ہے۔ (۲) (ہدایہ)

**مسئلہ ۳:** اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاء جائز ہے۔ (۳) (عالمگیری)

**مسئلہ ۴:** جو چیز مہر ہو سکتی ہے وہ بدل خلع بھی ہو سکتی ہے اور جو چیز مہر نہیں ہو سکتی وہ بھی بدل خلع ہو سکتی ہے مثلاً دس درہم سے کم کو بدل خلع کر سکتے ہیں مگر مہر نہیں کر سکتے۔ (۴) (در مختار)

**مسئلہ ۵:** خلع شوہر کے حق میں طلاق کو عورت کے قبول کرنے پر معلق کرنا ہے کہ عورت نے اگر مال دینا قبول کر لیا تو طلاق بائن ہو جائے گی لہذا اگر شوہر نے خلع کے الفاظ کہے اور عورت نے ابھی قبول نہیں کیا تو شوہر کو رجوع کا اختیار نہیں نہ شوہر کو شرطِ خیار حاصل اور نہ شوہر کی مجلس بدلنے سے خلع باطل۔ (۵) (خانہ)

**مسئلہ ۶:** خلع عورت کی جانب میں اپنے کو مال کے بدلے میں چھڑانا ہے تو اگر عورت کی جانب سے ابتدا ہوئی مگر

① ”صحیح البخاری“، کتاب الطلاق، باب الخلع و کیف الطلاق فیہ، الحدیث: ۵۲۷۳، ج ۳، ص ۴۸۷۔

② ”الہدایہ“، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۲، ص ۲۶۱۔

③ ”الفتاویٰ الہدیہ“، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع و ما فی حکمہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۸۸۔

④ ”الدر المختار“، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۸۹۔

⑤ ”الفتاویٰ العبابیہ“، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۶۔

ابھی شوہر نے قبول نہیں کیا تو عورت رجوع کر سکتی ہے اور اپنے لیے اختیار بھی لے سکتی ہے اور یہاں تین دن سے زیادہ کا بھی اختیار لے سکتی ہے۔ بخلاف بیع<sup>(۱)</sup> کے کہ بیع میں تین دن سے زیادہ کا اختیار نہیں اور دونوں میں سے ایک کی مجلس بدلنے کے بعد عورت کا کلام باطل ہو جائیگا۔<sup>(۲)</sup> (خانیہ)

مسئلہ ۷: خلع چونکہ معاوضہ ہے لہذا یہ شرط ہے کہ عورت کا قبول اُس لفظ کے معنی سمجھ کر ہو، بغیر معنی سمجھے اگر محض لفظ بول دے گی تو خلع نہ ہوگا۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۸: چونکہ شوہر کی جانب سے خلع طلاق ہے لہذا شوہر کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے نابالغ یا مجنون خلع نہیں کر سکتا کہ اہل طلاق نہیں<sup>(۴)</sup> اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت محل طلاق ہو لہذا اگر عورت کو طلاق بائن دیدی ہے تو اگرچہ عدت میں ہو اس سے خلع نہیں ہو سکتا۔ یوہیں اگر نکاح فاسد ہوا ہے یا عورت مرتد ہو گئی جب بھی خلع نہیں ہو سکتا کہ نکاح ہی نہیں ہے خلع کس چیز کا ہوگا اور رجعی کی عدت میں ہے تو خلع ہو سکتا ہے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: شوہر نے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا اور مال کا ذکر نہ کیا تو خلع نہیں بلکہ طلاق ہے اور عورت کے قبول کرنے پر موقوف نہیں۔<sup>(۶)</sup> (بدائع)

مسئلہ ۱۰: شوہر نے کہا میں نے تجھ سے اتنے پر خلع کیا عورت نے جواب میں کہا ہاں تو اس سے کچھ نہیں ہوگا جب تک یہ نہ کہے کہ میں راضی ہوئی یا جائز کیا یہ کہا تو صحیح ہو گیا۔ یوہیں اگر عورت نے کہا مجھے ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق دیدے شوہر نے کہا ہاں تو یہ بھی کچھ نہیں اور اگر عورت نے کہا مجھ کو ہزار روپیہ کے بدلے میں طلاق ہے شوہر نے کہا ہاں تو ہو گئی۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: نکاح کی وجہ سے جتنے حقوق ایک کے دوسرے پر تھے وہ خلع سے ساقط ہو جاتے ہیں اور جو حقوق کہ نکاح سے علاوہ ہیں وہ ساقط نہ ہوں گے۔ عدت کا نفقہ اگرچہ نکاح کے حقوق سے ہے مگر یہ ساقط نہ ہوگا ہاں اگر اس کے ساقط ہونے کی

① خرید و فروخت۔

② "الفتاویٰ العالیہ"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۶۔

③ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۹۱۔

④ یعنی طلاق دینے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۸۷، ۸۹۔

⑥ "بدائع الصنائع"، کتاب الطلاق، فصل رکن الخلع، ج ۳، ص ۲۲۹۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۸۸۔

شرط کر دی گئی تو یہ بھی ساقط ہو جائیگا۔ یوہیں عورت کے بچہ ہو تو اُس کا نفقہ اور دودھ پلانے کے مصارف (۱) ساقط نہ ہوں گے اور اگر ان کے ساقط ہونے کی بھی شرط ہے اور اس کے لیے کوئی وقت معین کر دیا گیا ہے تو ساقط ہو جائیں گے ورنہ نہیں اور بصورت وقت معین کرنے کے اگر اُس وقت سے پیشتر بچہ کا انتقال ہو گیا تو باقی مدت میں جو صرف ہوتا وہ عورت سے شوہر لے سکتا ہے۔ اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ عورت اپنے مال سے دس برس تک بچہ کی پرورش کر سکتی تو بچہ کے کپڑے کا عورت مطالبہ کر سکتی ہے۔ اور اگر بچہ کا کھانا کپڑا دونوں ٹھہرا ہے تو کپڑے کا مطالبہ بھی نہیں کر سکتی اگرچہ یہ معین نہ کیا ہو کہ کس قسم کا کپڑا پہنائے گی اور بچہ کو چھوڑ کر عورت بھاگ گئی تو باقی نفقہ کی قیمت شوہر وصول کر سکتا ہے۔ اور اگر یہ ٹھہرا ہے کہ بلوغ تک اپنے پاس رکھے گی تو لڑکی میں ایسی شرط ہو سکتی ہے لڑکے میں نہیں۔ (۲) (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** خلع کسی مقدار معین پر ہوا اور عورت مدخولہ ہے اور مہر پر عورت نے قبضہ کر لیا ہے تو جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے اور اس کے علاوہ شوہر کچھ نہیں لے سکتا ہے۔ اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو اب عورت مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور جو ٹھہرا ہے شوہر کو دے۔ اور اگر غیر مدخولہ ہے اور پورا مہر لے چکی ہے تو شوہر نصف مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور مہر عورت کو نہیں ملا ہے تو عورت نصف مہر کا شوہر پر دعویٰ نہیں کر سکتی اور دونوں صورتوں میں جو ٹھہرا ہے دینا ہوگا اور اگر مہر پر خلع ہوا اور مہر لے چکی ہے تو مہر واپس کرے اور مہر نہیں لیا ہے تو شوہر سے مہر ساقط ہو گیا اور عورت سے کچھ نہیں لے سکتا۔ اور اگر مثلاً مہر کے دسویں حصہ پر خلع ہوا اور مہر مثلاً ہزار روپے کا ہے اور عورت مدخولہ ہے اور کل مہر لے چکی ہے تو شوہر اُس سے سو روپے لے گا اور مہر بالکل نہیں لیا ہے تو شوہر سے کل مہر ساقط ہو گیا اور اگر عورت غیر مدخولہ ہے اور مہر لے چکی ہے تو شوہر اُس سے پچاس روپے لے سکتا ہے اور عورت کو کچھ مہر نہیں ملا ہے تو کل ساقط ہو گیا۔ (۳) (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** عورت کا جو مہر شوہر پر ہے اُسکے بدلے میں خلع ہوا پھر معلوم ہوا کہ عورت کا کچھ مہر شوہر پر نہیں تو عورت کو مہر واپس کرنا ہوگا۔ یوہیں اگر اُس اسباب (۴) کے بدلے میں خلع ہوا جو عورت کا مرد کے پاس ہے پھر معلوم ہوا کہ اُس کا اسباب اسکے پاس کچھ نہیں ہے تو مہر کے بدلے میں خلع قرار پایگا مہر لے چکی ہے تو واپس کرے اور شوہر پر باقی ہے تو ساقط۔ (۵) (خانہ)

**مسئلہ ۱۴:** جو مہر عورت کا شوہر پر ہے اُس کے بدلے میں خلع ہوا یا طلاق اور شوہر کو معلوم ہے کہ اُس کا کچھ مجھ پر نہیں چاہیے تو اُس سے کچھ نہیں لے سکتا ہے خلع کی صورت میں طلاق بائن ہوگی اور طلاق کی صورت میں رجعی۔ (۶) (خانہ)

۱۔ اخراجات۔

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۴۸۸ - ۴۹۰۔ ۳۔ المرجع السابق، ص ۴۸۹۔

۴۔ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۷۔ ۵۔ سامان۔

۶۔ "الفتاویٰ الخانیۃ"، المرجع السابق، ص ۲۵۷۔

**مسئلہ ۱۵:** یوں خلع ہوا کہ جو کچھ شوہر سے لیا ہے واپس کرے اور عورت نے جو کچھ لیا تھا فروخت کر ڈالا یا ہبہ کر کے قبضہ دلادیا کہ وہ چیز شوہر کو واپس نہیں کر سکتی تو اگر وہ چیز قیمتی ہے تو اُس کی قیمت دے اور مثلی ہے تو اُس کی مثل۔<sup>(۱)</sup> (خانیہ)

**مسئلہ ۱۶:** عورت کو طلاق بائن دے کر پھر اُس سے نکاح کیا پھر مہر پر خلع ہوا تو دوسرا مہر ساقط ہو گیا پہلا نہیں۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ نیرہ)

**مسئلہ ۱۷:** بغیر مہر نکاح ہوا تھا اور دخول سے پہلے خلع ہوا تو متعہ<sup>(۳)</sup> ساقط اور اگر عورت نے مال معین پر خلع کیا اس کے بعد بدل خلع میں زیادتی<sup>(۴)</sup> کی تو یہ زیادتی باطل ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** خلع اس پر ہوا کہ کسی عورت سے زوجہ اپنی طرف سے نکاح کرادے اور اُس کا مہر زوجہ دے تو زوجہ پر صرف وہ مہر واپس کرنا ہوگا جو زوج سے لے چکی ہے اور کچھ نہیں۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** شراب و خنزیر و مردار وغیرہ ایسی چیز پر خلع ہوا جو مال نہیں تو طلاق بائن پڑ گئی اور عورت پر کچھ واجب نہیں اور اگر ان چیزوں کے بدلے میں طلاق دی تو رجعی واقع ہوئی۔ یوہیں اگر عورت نے یہ کہا میرے ہاتھ میں جو کچھ ہے اُس کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہ تھا تو کچھ واجب نہیں اور اگر یوں کہا کہ اُس مال کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو اگر مہر لے چکی ہے تو واپس کرے ورنہ مہر ساقط ہو جائیگا اور اس کے علاوہ کچھ دینا نہیں پڑیگا۔ یوہیں اگر شوہر نے کہا میں نے خلع کیا اُس کے بدلے میں جو میرے ہاتھ میں ہے اور ہاتھ میں کچھ نہ ہو تو کچھ نہیں اور ہاتھ میں جو اہرات ہوں تو عورت پر دینا لازم ہوگا اگرچہ عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اُس کے ہاتھ میں کیا ہے۔<sup>(۷)</sup> (در مختار، جوہرہ)

**مسئلہ ۲۰:** میرے ہاتھ میں جو روپے ہیں اُن کے بدلے میں خلع کر اور ہاتھ میں کچھ نہیں تو تین روپے دینے ہوں گے۔<sup>(۸)</sup> (در مختار وغیرہ) مگر اُردو میں چونکہ جمع دو پر بھی بولتے ہیں لہذا دو ہی روپے لازم ہوں گے اور صورت مذکورہ میں اگر ہاتھ

① "العتاویٰ الہدایۃ"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۸.

② ... "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الخلع، الجزء الثانی، ص ۸۱.

③ یعنی کپڑوں کا وہ جوڑا جو طلاق کے بعد شوہر بیوی کو دے۔ ④ اضافہ۔

⑤ "العتاویٰ الہدایۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۹۰.

⑥ ... المرجع السابق.

⑦ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۹۶.

⑧ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۹۷، وغیرہ.

میں ایک ہی روپیہ ہے، جب بھی دووے۔

**مسئلہ ۲۱:** اگر یہ کہا کہ اس گھر میں یا اس صندوق میں جو مال یا روپے ہیں اُن کے بدلے میں خلع کر اور حقیقتہً ان میں کچھ نہ تھا تو یہ بھی اُسی کے مثل ہے کہ ہاتھ میں کچھ نہ تھا۔ یوں اگر یہ کہا کہ اس جاریہ<sup>(۱)</sup> یا بکری کے پیٹ میں جو ہے اُس کے بدلے میں اور کتر مدت حمل میں نہ جنی تو مفت طلاق واقع ہوگئی اور کتر مدت حمل میں جنی تو وہ بچہ خلع کے بدلے ملے گا۔ کتر مدت حمل عورت میں چھ مہینے ہے اور بکری میں چار مہینے اور دوسرے چوپایوں میں بھی وہی چھ مہینے۔ یوں اگر کہا اس درخت میں جو پھل ہیں اُن کے بدلے اور درخت میں پھل نہیں تو مہر واپس کرنا ہوگا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۲۲:** کوئی جانور گھوڑا، خچر، نل وغیرہ بدل خلع قرار دیا اور اُس کی مفت بھی بیان کردی تو اوسط<sup>(۳)</sup> درجہ کا دینا واجب آئیگا اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ اُس کی قیمت دیدے اور جانور کی مفت نہ بیان کی ہو تو جو کچھ مہر میں لے چکی ہے وہ واپس کرے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** عورت سے کہا میں نے تجھ سے خلع کیا عورت نے کہا میں نے قبول کیا تو اگر وہ لفظ شوہر نے بہ نیت طلاق کہا تھا طلاق بائن واقع ہوگئی اور مہر ساقط نہ ہوگا بلکہ اگر عورت نے قبول نہ کیا ہو جب بھی یہی حکم ہے اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے طلاق کی نیت سے نہ کہا تھا تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک عورت قبول نہ کرے۔ اور اگر یہ کہا تھا کہ فلاں چیز کے بدلے میں نے تجھ سے خلع کیا تو جب تک عورت قبول نہ کرے گی طلاق واقع نہ ہوگی اور عورت کے قبول کرنے کے بعد اگر شوہر کہے کہ میری مراد طلاق نہ تھی تو اُس کی بات نہ مانی جائے۔<sup>(۵)</sup> (خانیہ وغیرہ)

**مسئلہ ۲۴:** بھاگے ہوئے غلام کے بدلے میں خلع کیا اور عورت نے یہ شرط لگا دی کہ میں اُس کی ضامن نہیں یعنی اگر مل گیا تو دیدوں گی اور نہ ملا تو اس کا تاوان میرے ذمہ نہیں تو خلع صحیح ہے اور شرط باطل یعنی اگر نہ ملا تو عورت اُس کی قیمت دے اور اگر یہ شرط لگائی کہ اگر اُس میں کوئی عیب ہو تو میں بُری ہوں تو شرط صحیح ہے۔<sup>(۶)</sup> (در مختار، رد المحتار) چنانچہ اگر غلام شدہ کے بدلے میں ہو جب بھی یہی حکم ہے۔

**مسئلہ ۲۵:** عورت نے شوہر سے کہا ہزار روپے پر مجھ سے خلع کر شوہر نے کہا تجھ کو طلاق ہے تو یہ اُس کا جواب سمجھ

۱۔ لونڈی۔

۲۔ "اندر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی معنی المحتشد فیہ، ج ۵، ص ۹۸۔

۳۔ درمیانہ۔

۴۔ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۴۹۵۔

۵۔ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۵۷، وغیرہ۔

۶۔ "اندر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۹۹۔



جائیگا۔ ہاں اگر شوہر کہے کہ میں نے جواب کی نیت سے نہ کہا تھا تو اُس کا قول مان لیا جائیگا اور طلاق مفت واقع ہوگی۔ اور بہتر یہ ہے کہ پہلے ہی شوہر سے دریافت کر لیا جائے۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے میں نے خلع طلب کیا تھا اور شوہر کہتا ہے میں نے تجھے طلاق دی تھی تو شوہر سے دریافت کریں اگر اُس نے جواب میں کہا تھا تو خلع ہے ورنہ طلاق۔<sup>(۱)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۲۶: خرید و فروخت کے لفظ سے بھی خلع ہوتا ہے مثلاً مرد نے کہا میں نے تیرا امر یا تیری طلاق تیرے ہاتھ اتنے کو بیچی عورت نے اُسی مجلس میں کہا میں نے قبول کی طلاق واقع ہوگئی۔ یوہیں اگر مہر کے بدلے میں بیچی اور اُس نے قبول کی ہاں اگر اُس کا مہر شوہر پر باقی نہ تھا اور یہ بات شوہر کو معلوم تھی پھر مہر کے بدلے بیچی تو طلاق رجعی ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۲۷: لوگوں نے عورت سے کہا تو نے اپنے نفس کو مہر و نفقہ عذت<sup>(۳)</sup> کے بدلے خرید اور عورت نے کہا ہاں خریدا پھر شوہر سے کہا تو نے بیچا اُس نے کہا ہاں تو خلع ہو گیا اور شوہر تمام حقوق سے بری ہو گیا۔ اور اگر خلع کرانے کے لیے لوگ جمع ہوئے اور الفاظ مذکورہ دونوں سے کہلائے اب شوہر کہتا ہے میرے خیال میں یہ تھا کہ کسی مال کی خرید و فروخت ہو رہی ہے جب بھی طلاق کا حکم دیں گے۔<sup>(۴)</sup> (عالگیری)

مسئلہ ۲۸: لفظ بیچ سے خلع ہو تو اُس سے عورت کے حقوق ساقط نہ ہوں گے جب تک یہ ذکر نہ ہو کہ اُن حقوق کے بدلے بیچا۔<sup>(۵)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۲۹: شوہر نے عورت سے کہا تو نے اپنے مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خریدیں عورت نے کہا خریدیں تو طلاق واقع نہ ہوگی جب تک مرد اس کے بعد یہ نہ کہے کہ میں نے بیچیں اور اگر شوہر نے پہلے یہ لفظ کہے کہ مہر کے بدلے مجھ سے تین طلاقیں خریدیں اور عورت نے کہا خریدیں تو واقع ہو گئیں، اگرچہ شوہر نے بعد میں بیچنے کا لفظ نہ کہا۔<sup>(۶)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۳۰: عورت نے شوہر سے کہا میں نے اپنا مہر اور نفقہ عذت تیرے ہاتھ بیچا تو نے خریدا، شوہر نے کہا میں نے

۱۔ "الفتاویٰ الخاویہ"، کتاب الطلاق، باب المخلع، ج ۱، ص ۲۵۹۔

۲۔ المرجع السابق، فصل فی المخلع بلعظ... الخ، ص ۲۶۲۔

۳۔ نفقہ عذت یعنی وہ اخراجات جو دوران عذت عورت کو دیے جاتے ہیں۔

۴۔ "الفتاویٰ انہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی المخلع و مامی حکمہ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۴۹۳۔

۵۔ "الفتاویٰ الخاویہ"، کتاب الطلاق، فصل فی المخلع بلعظ البیع و الشراء، ج ۲، ص ۲۶۲۔

۶۔ "الفتاویٰ الخاویہ"، کتاب الطلاق، باب المخلع، ج ۱، ص ۲۶۲۔

خریدا، اٹھ جا، وہ چلی گئی تو طلاق واقع نہ ہوئی مگر احتیاط یہ ہے کہ اگر پہلے دو طلاقیں نہ دے چکا ہو تو تجدید نکاح کرے۔  
(1) (خانہ)

مسئلہ ۳۱: عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ ایک طلاق بچی اور عوض کا ذکر نہ کیا عورت نے کہا میں نے خریدی تو رجعی پڑے گی اور اگر یہ کہا کہ میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا اور عورت نے کہا خریدا تو بائن پڑیگی۔ (2) (خانہ)

مسئلہ ۳۲: عورت سے کہا میں نے تیرے ہاتھ تین ہزار کو طلاق بچی اس کو تین بار کہا آخر میں عورت نے کہا میں نے خریدی پھر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے تکرار کے ارادہ سے تین بار کہا تھا تو قضاء اُس کا قول معتبر نہیں اور تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور عورت کو صرف تین ہزار دینے ہوئے نو ہزار نہیں کہ پہلی طلاق تین ہزار کے عوض ہوئی اور اب دوسری اور تیسری پر مال واجب نہیں ہو سکتا اور چونکہ صریح ہیں، لہذا بائن کو لاحق ہوگی۔ (3) (خانہ)

مسئلہ ۳۳: مال کے بدلے میں طلاق دی اور عورت نے قبول کر لیا تو مال واجب ہوگا اور طلاق بائن واقع ہوگی۔  
(4) (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: عورت نے کہا ہزار روپے کے عوض مجھے تین طلاقیں دیدے شوہر نے اُسی مجلس میں ایک طلاق دی تو بائن واقع ہوئی اور ہزار کی تہائی کا مستحق ہے اور مجلس سے اٹھ گیا پھر طلاق دی تو بلا معاوضہ واقع ہوگی۔ اور اگر عورت کے اس کہنے سے پہلے دو طلاقیں دے چکا تھا اور اب ایک دی تو پورے ہزار پایگا۔ اور اگر عورت نے کہا تھا کہ ہزار روپے پر تین طلاقیں دے اور ایک دی تو رجعی ہوئی اور اگر اس صورت میں مجلس میں تین طلاقیں متفرق کر کے دیں تو ہزار پائے گا اور تین مجلسوں میں دیں تو کچھ نہیں پایگا۔ (5) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۵: شوہر نے عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تو اپنے کو تین طلاقیں دیدے عورت نے ایک طلاق دی تو واقع نہ ہوئی۔ (6) (در مختار)

مسئلہ ۳۶: عورت سے کہا ہزار کے عوض یا ہزار روپے پر تجھ کو طلاق ہے عورت نے اُسی مجلس میں قبول کر لیا تو ہزار روپے

① "الفتاویٰ النہدیۃ"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۱، ص ۲۶۲۔

② ..... المرجع السابق۔ ③ ..... المرجع السابق۔

④ "الفتاویٰ النہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الاول، ح ۱، ص ۴۹۵۔

⑤ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی معنی المحتشد فیہ، ج ۵، ص ۹۹۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۱۰۰۔

واجب ہو گئے اور طلاق ہو گئی۔ ہاں اگر عورت سفیہ<sup>(۱)</sup> ہے یا قبول کرنے پر مجبور کی گئی تو بغیر مال طلاق پڑ جائے گی اور اگر مریضہ ہے تو تہائی سے یہ رقم ادا کی جائے گی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۳۷: اپنی دو عورتوں سے کہا تم میں ایک کو ہزار روپے کے عوض طلاق ہے اور دوسری کو سو اشرفیوں کے بدلے اور دونوں نے قبول کر لیا تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور کسی پر کچھ واجب نہیں ہاں اگر شوہر دونوں سے روپے لینے پر راضی ہو تو روپے لازم ہوں گے اور راضی نہ ہو تو مفت مگر اس صورت میں رجعی ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، رد المحتار) اور اگر یوں کہا کہ ایک کو ہزار روپے پر طلاق اور دوسری کو پانسو روپے پر تو دونوں مطلقہ ہو گئیں اور ہر ایک پر پان پانسو لازم۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۸: عورت غیر مدخولہ کو ہزار روپے پر طلاق دی اور اُس کا مہر تین ہزار کا تھا جو سب ابھی شوہر کے ذمہ ہے تو ڈیڑھ ہزار تو یوں ساقط ہو گئے کہ قبل دخول<sup>(۵)</sup> طلاق دی ہے باقی رہے ڈیڑھ ہزار ان میں ہزار طلاق کے بدلے وضع ہوئے اور پانسو شوہر سے واپس لے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: مہر کی ایک تہائی کے بدلے ایک طلاق دی اور دوسری تہائی کے بدلے دوسری اور تیسری کے بدلے تیسری تو صرف پہلی طلاق کے عوض ایک تہائی ساقط ہو جائے گی اور دو تہائیاں شوہر پر واجب ہیں۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۴۰: عورت کو چار طلاقیں ہزار روپے کے عوض دیں اُس نے قبول کر لیں تو ہزار کے بدلے میں تین ہی واقع ہو گئی اور اگر ہزار کے بدلے میں تین قبول کیں تو کوئی واقع نہ ہوگی۔ اور اگر عورت نے شوہر سے ہزار کے بدلے میں چار طلاقیں دینے کو کہا اور شوہر نے تین دیں تو یہ تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہو گئیں اور ایک دی تو ایک ہزار کی تہائی کے بدلے میں۔<sup>(۸)</sup> (فتح)

مسئلہ ۴۱: عورت نے کہا ہزار روپے پر یا ہزار کے بدلے میں مجھے ایک طلاق دے شوہر نے کہا تجھ پر تین طلاقیں اور بدلے کو ذکر نہ کیا تو بلا معاوضہ تین ہو گئیں۔ اور اگر شوہر نے ہزار کے بدلے میں تین دیں تو عورت کے قبول کرنے پر موقوف ہے

۱ یوقوف۔ ۲ الدر المختار، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۱۰۰، ۱۱۷۔

۳ الدر المختار و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب تستعمل ((علی))، ج ۵، ص ۱۰۱۔

۴ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۴۹۸۔

۵ جماع سے پہلے۔ ۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۴۹۵۔

۷ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۴۹۵۔

۸ "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۴، ص ۶۹۔

قبول نہ کیا تو کچھ نہیں اور قبول کیا تو تین طلاقیں ہزار کے بدلے میں ہوئیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں ہیں جب تو مجھے ہزار روپے دے تو فقط اس کہنے سے طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ جب عورت ہزار روپے دے گی یعنی شوہر کے سامنے لا کر رکھ دے گی اُس وقت طلاقیں واقع ہوگی اگرچہ شوہر لینے سے انکار کرے اور شوہر روپے لینے پر مجبور نہیں کیا جائیگا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۳: دونوں راہ چل رہے ہیں اور خلع کیا اگر ہر ایک کا کلام دوسرے کے کلام سے متصل ہے تو صبح صحیح ہے ورنہ نہیں اور اس صورت میں طلاق بھی واقع نہیں ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے میں تین طلاقیں کو کہا تھا اور تو نے ایک دی اور شوہر کہتا ہے تو نے ایک ہی کو کہا تھا تو اگر شوہر گواہ پیش کرے فیہا<sup>(۴)</sup> ورنہ عورت کا قول معتبر ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تجھے طلاق دی تو نے قبول نہ کیا عورت کہتی ہے میں نے قبول کیا تھا تو قسم کے ساتھ شوہر کا قول معتبر ہے اور اگر شوہر کہتا ہے میں نے ہزار روپے پر تیرے ہاتھ طلاق بیچی تو نے قبول نہ کیا عورت کہتی ہے میں نے قبول کی تھی تو عورت کا قول معتبر ہے۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۳۶: عورت کہتی ہے میں نے سو روپے میں طلاق دینے کو کہا تھا شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار کے بدلے تو عورت کا قول معتبر ہے اور دونوں نے گواہ پیش کیے تو شوہر کے گواہ قبول کیے جائیں۔ یوہیں اگر عورت کہتی ہے بغیر کسی بدلے کے خلع ہوا اور شوہر کہتا ہے نہیں بلکہ ہزار روپے کے بدلے میں تو عورت کا قول معتبر ہے اور گواہ شوہر کے مقبول۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: عورت کہتی ہے میں نے ہزار کے بدلے میں تین طلاقیں کو کہا تھا تو نے ایک دی شوہر کہتا ہے میں نے تین دیں اگر اسی مجلس کی بات ہے تو شوہر کا قول معتبر ہے اور وہ مجلس نہ ہو تو عورت کا اور عورت پر ہزار کی تہائی واجب مگر عدت پوری نہیں ہوئی ہے تو تین طلاقیں ہو گئیں۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۴۹۶۔

② المرجع السابق، ص ۴۹۷۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۴۹۹۔

④ "اندرامختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ح ۵، ص ۱۰۱۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۴۹۹۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، الفصل الثالث، ح ۱، ص ۴۹۹۔

**مسئلہ ۴۸:** عورت نے خلع چاہا پھر یہ دعویٰ کیا کہ خلع سے پہلے بائن طلاق دے چکا تھا اور اس کے گواہ پیش کیے تو گواہ مقبول ہیں اور بدل خلع واپس کیا جائے۔<sup>(۱)</sup> (عائگیری)

**مسئلہ ۴۹:** شوہر دعویٰ کرتا ہے کہ اتنے پر خلع ہوا عورت کہتی ہے خلع ہوا ہی نہیں تو طلاق بائن واقع ہوگئی رہا مال اُس میں عورت کا قول معتبر ہے کہ وہ منکر ہے اور اگر عورت خلع کا دعویٰ کرتی ہے اور شوہر منکر ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۵۰:** زن و شو میں<sup>(۳)</sup> اختلاف ہوا عورت کہتی ہے تین بار خلع ہو چکا اور مرد کہتا ہے کہ دو بار اگر یہ اختلاف نکاح ہو جانے کے بعد ہوا اور عورت کا مطلب یہ ہے کہ نکاح صحیح نہ ہوا اس واسطے کہ تین طلاقیں ہو چکیں اب بغیر حلالہ نکاح نہیں ہو سکتا اور مرد کی غرض یہ ہے کہ نکاح صحیح ہو گیا اس واسطے کہ دوسری طلاقیں ہوئی ہیں تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہے اور اگر نکاح سے پہلے عدت میں یا بعد عدت یہ اختلاف ہوا تو اس صورت میں نکاح کرنا جائز نہیں دوسرے لوگوں کو بھی یہ جائز نہیں کہ عورت کو نکاح پر آمادہ کریں نہ نکاح ہونے دیں۔<sup>(۴)</sup> (عائگیری)

**مسئلہ ۵۱:** مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت سے خلع کر تو اُس کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر مال خلع کرے۔<sup>(۵)</sup> (عائگیری)

**مسئلہ ۵۲:** عورت نے کسی کو ہزار روپے پر خلع کے لیے وکیل بنایا تو اگر وکیل نے بدل خلع مطلق رکھا مثلاً یہ کہا کہ ہزار روپے پر خلع کر یا اس ہزار پر یا وکیل نے اپنی طرف اضافت<sup>(۶)</sup> کی مثلاً یہ کہا کہ میرے مال سے ہزار روپے پر یا کہا ہزار روپے پر اور میں ہزار روپے کا ضامن ہوں تو دونوں صورتوں میں وکیل کے قبول کرنے سے خلع ہو جائیگا پھر اگر روپے مطلق ہیں جب تو شوہر عورت سے لے گا ورنہ وکیل سے بدل خلع کا مطالبہ کرے گا عورت سے نہیں پھر وکیل عورت سے لے گا اور اگر وکیل کے اسباب کے بدلے خلع کیا اور اسباب ہلاک ہو گئے تو وکیل اُن کی قیمت ضمان دے۔<sup>(۷)</sup> (عائگیری)

**مسئلہ ۵۳:** مرد نے کسی سے کہا کہ تو میری عورت کو طلاق دیدے اُس نے مال پر خلع کیا یا مال پر طلاق دی اور عورت

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع و مافی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۹۹

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ج ۵، ص ۱۰۲

③ بیوی اور شوہر۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع و مافی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۱۰۰

⑤ المرجع السابق، ص ۱۰۱

⑥ نسبت۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۱۰۱

مدخولہ ہے تو جائز نہیں اور غیر مدخولہ ہے تو جائز ہے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۴:** عورت نے کسی کو خلع کے لیے وکیل کیا پھر رجوع کر گئی اور وکیل کو رجوع کا حال معلوم نہ ہوا تو رجوع صحیح نہیں اور اگر قاصد بھیجا تھا اور اُس کے پہنچنے سے قبل رجوع کر گئی تو رجوع صحیح ہے اگرچہ قاصد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۵:** لوگوں نے شوہر سے کہا تیری عورت نے خلع کا ہمیں وکیل بنایا شوہر نے دو ہزار پر خلع کیا عورت وکیل بنانے سے انکار کرتی ہے تو اگر وہ لوگ مال کے ضامن ہوئے تھے تو طلاق ہو گئی اور بدل خلع انھیں دینا ہوگا اور اگر ضامن نہ ہوئے تھے اور زوج مُلذعی<sup>(۳)</sup> ہے کہ عورت نے انھیں وکیل کیا تھا تو طلاق ہو گئی مگر مال واجب نہیں اور اگر زوج مدعی وکالت نہ ہو تو طلاق نہ ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۶:** باپ نے لڑکی کا اُس کے شوہر سے خلع کرایا اگر لڑکی بالغہ ہے اور باپ بدل خلع کا ضامن ہوا<sup>(۵)</sup> تو خلع صحیح ہے اور اگر مہر پر خلع ہوا اور لڑکی نے اذن دیا تھا جب بھی صحیح ہے اور اگر بغیر اذن<sup>(۶)</sup> ہوا اور خبر پہنچنے پر جائز کر دیا جب بھی ہو گیا اور اگر جائز نہ کیا نہ باپ نے مہر کی ضمانت کی تو نہ ہوا اور مہر کی ضمانت کی ہے تو ہو گیا۔ پھر جب لڑکی کو خبر پہنچی اُس نے جائز کر دیا تو شوہر مہر سے بری ہے اور جائز نہ کیا تو عورت شوہر سے مہر لے گی اور شوہر اُس کے باپ سے۔ اور اگر نابالغہ لڑکی کا اُس لڑکی کے مال پر خلع کرایا تو صحیح یہ ہے کہ طلاق ہو جائے گی مگر نہ تو مہر ساقط ہوگا نہ لڑکی پر مال واجب ہوگا اور اگر ہزار روپے پر نابالغہ کا خلع ہوا اور باپ نے ضمانت کی تو ہو گیا اور روپے باپ کو دینے ہوں گے اور اگر باپ نے یہ شرط کی کہ بدل خلع لڑکی دیگی تو اگر لڑکی سمجھ وال ہے یہ سمجھتی ہے کہ خلع نکاح سے جدا کر دیتا ہے تو اُس کے قبول پر موقوف ہے قبول کر لے گی تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر نابالغہ کی ماں نے اپنے مال سے خلع کرایا یا ضامن ہوئی تو خلع ہو جائیگا اور لڑکی کے مال سے کرایا تو طلاق نہ ہوگی۔ یو ہیں اگر اجنبی نے خلع کرایا تو یہی حکم ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع وما فی حکمہ، ح ۱، الفصل الثالث، ص ۵۰۱۔

② المرجع السابق یعنی دعویٰ کرنے والا ہے۔

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۵۰۱ - ۵۰۲۔

⑤ یعنی ضلع کے بدلے میں جو مال دیا جاتا ہے اُس کا ضامن ہوا۔ ⑥ اجازت کے بغیر۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۵۰۳۔

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، ح ۵، ص ۱۱۲، ۱۱۶، وغیرہما۔

**مسئلہ ۵۷:** نابالغ نے اپنا خلع خود کرایا اور سمجھ وال ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی مگر مال واجب نہ ہوگا اور اگر مال کے بدلے طلاق دلوائی تو طلاق رجعی ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

**مسئلہ ۵۸:** نابالغ لڑکا نہ خود خلع کر سکتا ہے، نہ اُس کی طرف سے اُس کا باپ۔<sup>(۲)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۵۹:** عورت نے اپنے مرض الموت میں خلع کرایا اور عدت میں مر گئی تو تہائی مال اور میراث اور بدل خلع ان تینوں میں جو کم ہے شوہر وہ پایگا۔ اور اگر اُس بدل خلع کے علاوہ کوئی مال ہی نہ ہو تو اُس کی تہائی اور میراث میں جو کم ہے وہ پایگا۔ اور اگر عدت کے بعد مری تو بدل خلع لے لیگا جبکہ تہائی مال کے اندر ہو اور عورت غیر مدخولہ ہے اور مرض الموت میں پورے مہر کے بدلے خلع ہوا تو نصف مہر بوجہ طلاق کے ساقط ہے رہا نصف اب اگر عورت کے اور مال نہیں ہے تو اس نصف کی چوتہائی کا شوہر حقدار ہے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

## ظہار کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿الَّذِينَ يَظَاهِرُونَ مِنكُم مَّا هُمْ بِأَعْمَارِهِمْ إِنَّمَا هُمْ إِذَا ظَاهَرُوا أَنَّهُمْ يَسْتَلُونُ  
مَنْكُم بِالْأَيْمَانِ الَّتِي لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ عُقُوبَتَكُمْ﴾<sup>(۴)</sup>

جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (انھیں ماں کی مثل کہہ دیتے) وہ اُن کی مائیں نہیں، اُنکی مائیں تو وہی ہیں جن سے پیدا ہوئے اور وہ بیشک بُری اور نری جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ (عز وجل) ضرور معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے۔

## (مسائل فقہیہ)

**مسئلہ ۱:** ظہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اُس کے کسی جزو شائع یا ایسے جزو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت

① "العتاوی الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع و ما فی حکمہ، ج ۱، ص ۵۰۴

و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی خلع الصغیرہ، ج ۵، ص ۱۱۲، ۱۱۳۔

② "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الخلع، مطلب: فی خلع الصغیرہ، ج ۵، ص ۱۱۳

③ ..... المرجع السابق، ص ۱۱۲۔

و "العتاوی الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثامن فی الخلع و ما فی حکمہ، الفصل الثالث، ج ۱، ص ۵۰۵۔

④ ..... پ ۲۸، المحاذلة: ۲۔

سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اسکے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔<sup>(۱)</sup>

**مسئلہ ۲:** ظہار کے لیے اسلام و عقل و بلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظہار نہ ہوا یعنی اگر کہنے کے بعد مشرف باسلام ہوا تو اُس پر کفارہ لازم نہیں۔ یوہیں نابالغ و مجنون یا بوجہ ہرے یا مدہوش یا سرسام و برسام کے بیمار نے یا بیہوش یا سونے والے نے ظہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں یا زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۳:** زوجہ کی جانب سے کوئی شرط نہیں، آزاد ہو یا باندی، مدبرہ یا مکاتبہ یا ام ولد، مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ، مسلمہ ہو یا کتابیہ، نابالغہ ہو یا بالغہ، بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اُس کا شوہر اسلام لایا مگر ابھی عورت پر اسلام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظہار کیا تو ظہار ہو گیا عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفارہ دینا ہوگا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴:** اپنی باندی سے ظہار نہیں ہو سکتا موطوہ ہو یا غیر موطوہ<sup>(۴)</sup>۔ یوہیں اگر کسی عورت سے بغیر اذن لیے نکاح کیا اور ظہار کیا پھر عورت نے نکاح کو جائز کر دیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقت ظہار وہ زوجہ نہ تھی۔ یوہیں جس عورت کو طلاق بائن دے چکا ہے یا ظہار کو کسی شرط پر معلق کیا اور وہ شرط اُس وقت پائی گئی کہ عورت کو بائن طلاق دیدی تو ان صورتوں میں ظہار نہیں۔<sup>(۵)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵:** جس عورت سے تشبیہ دی اگر اُس کی حرمت عارضی ہے ہمیشہ کے لیے نہیں تو ظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں یا مجوسی یا بُست پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہو سکتی ہیں اور انکی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۶:** اجنبیہ سے کہا کہ اگر تو میری عورت ہو یا میں تجھ سے نکاح کروں تو تُو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا کہ ملک

① "اندرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۵، ۱۲۹

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۵

② "اندرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۶

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۸

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۵

و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۶

④ جس سے طلق نہ کی گئی ہو۔

⑤ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۶

⑥ "اندرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۷



یا سبب ملک کی طرف اضافت ہوئی اور یہ کافی ہے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۷: عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۸: عورت کے سر یا چہرہ یا گردن یا شرمگاہ کو محارم سے تشبیہ دی تو ظہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ یا پاؤں یا ران کو تشبیہ دی تو نہیں۔ یوں اگر محارم کے ایسے عضو سے تشبیہ دی جسکی طرف نظر کرنا حرام نہ ہو مثلاً سر یا چہرہ یا ہاتھ یا پاؤں یا بال تو ظہار نہیں اور گھٹنے سے تشبیہ دی تو ہے۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ، خانیہ وغیرہما)

مسئلہ ۹: محارم سے مراد عام ہے نسبی ہوں یا رضاعی یا سسرالی رشتہ سے لہذا ماں بہن پھوپھی لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہما اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جبکہ زوجہ مدخولہ ہو اور مدخولہ نہ ہو تو اُس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں۔ یوں جس عورت سے اُس کے باپ یا بیٹے نے معاذ اللہ زنا کیا ہے اُس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اُس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ سے ظہار کیا تو یہ الفاظ صریح ہیں ان میں نیت کی کچھ حاجت نہیں کچھ بھی نیت نہ ہو یا طلاق کی نیت ہو یا اکرام کی نیت ہو، ہر حالت میں ظہار ہی ہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ مقصود جھوٹی خبر دینا تھا یا زمانہ گزشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاء تصدیق نہ کریں گے اور عورت بھی تصدیق نہیں کر سکتی۔<sup>(۵)</sup> (در مختار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: عورت کو ماں یا بیٹی یا بہن کہا تو ظہار نہیں، مگر ایسا کہنا مکروہ ہے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: عورت سے کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے تو نیت دریافت کی جائے اگر اُس کے اعزاز<sup>(۷)</sup> کے لیے کہا تو کچھ نہیں اور طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہار ہے اور تحریم<sup>(۸)</sup> کی نیت ہے تو ایلا ہے اور کچھ

۱۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۸.

۲۔ "الحوہرۃ النہرۃ"، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۳.

۳۔ المرجع السابق، ص ۸۴.

۴۔ "الفتاویٰ المعایہ"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۲، ص ۲۶۵، وغیرہما.

۵۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۶، ۵۰۵.

۶۔ المرجع السابق، ص ۵۰۷.

۷۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۲۹.

۸۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۷.

۷۔ عزت و احترام۔

۸۔ حرام کرنا۔

نیت نہ ہو تو کچھ نہیں۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ ۱۳: اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا متعدد مجالس میں محارم کے ساتھ تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہو گیا ہر ایک کے

لیے الگ الگ کفارہ دینا ہوگا۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۱۴: کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسی فلاں کی

عورت تو یہ بھی ظہار ہو گیا یا ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اس کی مثل ہے یا کہا میں نے تجھے اُسکے ساتھ شریک کر دیا تو دوسری سے بھی ظہار ہو گیا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: ظہار کی تعلیق بھی ہو سکتی ہے مثلاً اگر فلاں کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائیگا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دیدے اُس وقت تک اُس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے

ساتھ اُس کا بوسہ لینا یا اُس کو چھونا یا اُس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں کفارہ سے پہلے جماع کر لیا تو توبہ کرے اور اُس کے لیے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبردار پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے۔<sup>(۵)</sup> (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۷: ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اُس سے نکاح کیا تو اب بھی وہ چیزیں حرام ہیں اگرچہ دوسرے شوہر

کے بعد اسکے نکاح میں آئی بلکہ اگر چہ اُسے تین طلاقیں دی ہوں۔ یوہیں اگر زوجہ کسی کی کنیز تھی ظہار کے بعد خرید لی اور اب نکاح باطل ہو گیا مگر بغیر کفارہ وطی وغیرہ نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر عورت مرتد ہو گئی اور دارالحرب کو چلی گئی پھر قید کر کے لائی گئی اور شوہر نے خریدی یا شوہر مرتد ہو گیا غرض کسی طرح کفارہ سے بچاؤ نہیں۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: اگر ظہار کسی خاص وقت تک کے لیے ہے مثلاً ایک ماہ یا ایک سال اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے

① ... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۴.

② ... المرجع السابق، ص ۸۵.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۹.

④ "امتنای الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۹.

⑤ ... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۲.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الظہار، ج ۵، ص ۱۳۰.

⑥ ... "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ج ۱، ص ۵۰۶، وغیرہ.

تو کفارہ دے اور اگر مدت گزر گئی اور قربت نہ کی تو کفارہ ساقط اور طہار باطل۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۹:** شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعویٰ کرے قاضی مجبور کرے گا کہ یا کفارہ دیکر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفارہ دے دیا ہے تو اُس کا کہنا مان لیں جبکہ اُس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** ایک عورت سے چند بار طہار کیا تو اُس نے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدد بار افاظ طہار کہے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد طہار مقصود نہ تھے بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا مان لیں گے ورنہ نہیں۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۱:** پورے رجب اور پورے رمضان کے لیے طہار کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا خواہ رجب میں کفارہ دے یا رمضان میں، شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں طہار ہی نہیں۔ یوہیں اگر طہار کیا اور کسی دن کا استثن کیا تو اُس دن کفارہ نہیں دے سکتا اُس کے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

## کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مِنْ تَحْتِ يَدَيْكَ مَلَكُوتَ لَقَدِ اسْمَعُوا قَوْلَ اللَّهِ وَرَأَوْا آيَاتِهِ فَلَمْ يَذْكُرُوا لَهَا قُلْ إِنَّمَا أَنتُم بَشَرٌ لِمِثْلِهِمْ قَدْ يَذْكُرُونَ﴾<sup>(۵)</sup>

جو لوگ اپنی عورتوں سے طہار کریں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر یہ بات کہہ چکے تو اُن پر جماع سے پہلے ایک غلام آزاد

۱۔ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطہار، الجزء الثانی، ص ۸۶۔

۲۔ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الطہار، ج ۱، ص ۵۰۷۔

۳۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الطہار، ج ۵، ص ۱۳۴۔

۴۔ المرجع السابق، ص ۱۳۵۔

۵۔ پ ۲۸، المحاذلۃ: ۳۔

کرنا ضرور ہے یہ وہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت دی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اُس سے خبردار ہے۔ پھر جو غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے جماع سے پہلے رکھے پھر جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لیے کہ تم اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان رکھو اور یہ اللہ (عزوجل) کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب۔

**حدیث ۱:** ترمذی و ابوداؤد و ابن ماجہ نے روایت کی کہ سلمہ بن صحر یاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کے لیے ظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انھوں نے جماع کر لیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، ارشاد فرمایا: ”ایک غلام آزاد کرو۔“ عرض کی، مجھے میسر نہیں۔ ارشاد فرمایا ”تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھو۔“ عرض کی، اس کی بھی طاقت نہیں۔ ارشاد فرمایا: ”تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔“ عرض کی، میرے پاس اتنا نہیں۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فروہ بن عمرو سے فرمایا: کہ ”وہ زمیل (۱) دیدو کہ مساکین کو کھلائے۔“ (۲)

## مسائل فقہیہ

**مسئلہ ۱:** ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع تھا مگر زوجہ مرگئی تو واجب نہ رہا۔ (۳) (عالگیری)

**مسئلہ ۲:** ظہار کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے مسلمان ہو یا کافر، بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ اگر دودھ پیتے بچہ کو آزاد کیا کفارہ ادا ہو گیا۔ (۴) (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳:** پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا اور اگر درمیان میں جماع کر لیا تو ادانہ ہوا اور اگر غلام مشترک (۵) ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو ادانہ ہوا، اگرچہ یہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو حکم یہ ہے کہ اپنے شریک کو اُس کے حصہ کی قدر دے اور کل غلام اسکی طرف سے آزاد ہوگا مگر کفارہ ادانہ

۱۔ کجور کے بچوں سے بنا ہوا ایسا نوکرا جس میں پندرہ یا سولہ صاع کجوریں آ جاتی ہیں۔

۲۔ ”جامع الترمذی“، کتاب الطلاق... إلخ، باب ماجاء فی کفارة الطہار، الحدیث ۱۲۰۴، ج ۲، ص ۴۰۸.

۳۔ ”العتاوی الہدیة“، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۰۹.

۴۔ المرجع السابق، ص ۵۰۹، ۵۱۰.

۵۔ ایسا غلام جس کے مالک دو یا دو سے زیادہ ہوں۔

ہوگا۔ یوہیں دو غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے اور دونوں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۴: آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لیے یا تیس مسکین کو کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۵: غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے آزاد کیا ہو بغیر نیت کفارہ آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا اگرچہ آزاد کرنے کی نیت کیا کرے۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۶: اس کا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا دوسرا عورت تو نکاح باہم حرام ہوتا مثلاً اس کا بھئی یا باپ یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا ایسے رشتہ دار کا جب مالک ہوگا تو آزاد ہو جائیگا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اس نے خرید لیا یا کسی نے ہبہ یا تصدق کیا<sup>(۴)</sup> یا وراثت میں ملا پھر ایسا غلام اگر بلا اختیار اسکی ملک میں آیا مثلاً وراثت میں ملا اور آزاد ہو گیا تو اگرچہ اس نے کفارہ کی نیت کی ادا نہ ہوا اور اگر با اختیار خود اپنی ملک میں لایا (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعہ سے ملک میں آیا اس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارہ کی نیت کی تو کفارہ ادا ہو گیا۔<sup>(۵)</sup> (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۷: جو غلام گروی یا دیون ہے اُسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔ یوہیں اگر بھاگا ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا اور اگر بالکل اُس کا پتا نہ معلوم ہو، نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا تو نہ ہوگا۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۸: اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہو جس سے جنس منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے، سُننے، بولنے، پکڑنے، چلنے کی اُس کو قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفارہ ادا نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہو جائیگا، لہذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سُنے یا گونگا یا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اُس کوفاقہ نہ ہوتا ہو یا بوہرا یا وہ بیمار جس کے اچھے ہونے کی اُمید نہ ہو یا جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے

① "العتاوی الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۵۱۰۔ و "الجوہرۃ البیۃ" کتاب الطہار، الجزء الثانی، ص ۸۵

② "الجوہرۃ البیۃ"، کتاب الطہار، الجزء الثانی، ص ۸۵۔

③ ... المرجع السابق۔

④ یعنی صدقہ کر دیا۔

⑤ "الجوہرۃ البیۃ"، کتاب الطلاق، کتاب الطہار، الجزء الثانی، ص ۸۵، وغیرہا

⑥ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ج ۱، ص ۵۱۱ - ۵۱۰

دونوں ہاتھ کئے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کئے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین انگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لٹجھا<sup>(۱)</sup> یا فالج کا مارا ہو یا دونوں ہاتھ بیکار ہوں تو ان سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، جوہرہ)

**مسئلہ ۹:** اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی افاقہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالت افاقہ میں آزاد کیا یا اس کا ایک ہاتھ یا ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں خلاف سے کٹا ہو یعنی ایک دہنا دوسرا یا یاں یا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دو دو انگلیاں یا دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا انٹھین<sup>(۳)</sup> یا عضو تناسل کٹ گیا ہو یا لونڈی کا آگے کا مقام بند ہو یا بھوں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کان یا چندھا<sup>(۴)</sup> ہو یا ایسا بیمار ہو جس کے اچھے ہونے کی امید ہے اگرچہ موت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری<sup>(۵)</sup> ہو یا نامرد ہو تو ان کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائیگا۔<sup>(۶)</sup> (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** لونڈی کے شکم میں بچہ ہے اس کو کفارہ میں آزاد کیا تو نہ ہوا۔ اس کے غلام کو کسی نے غصب کیا اس مالک نے آزاد کر دیا تو ہو گیا اور ام ولد و مد برومکاتب<sup>(۷)</sup> جس نے بدل کتابت<sup>(۸)</sup> کچھ ادا نہ کیا ہو یا کچھ ادا کیا مگر پورا ادا کرنے سے عاجز ہو گیا تو اسے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا۔<sup>(۹)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۱:** اپنا غلام دوسرے کے کفارہ میں آزاد کر دیا اگر اس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہوا اور اگر اس کے کہنے سے مثلاً اس نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کر دے اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی ادا نہ ہوا اور اگر عوض کا ذکر ہے مثلاً اپنا غلام میری ہاتھ پاؤں سے معذور۔

۱۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۳۷۔

۲۔ "الجوہرۃ النہرۃ"، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۵۔

۳۔ "نھیہ (فوطی)۔" ۴۔ کمزور پٹائی والا۔ ۵۔ برص کی بیماری۔

۶۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۳۷-۱۳۹۔

۷۔ "الفتاویٰ النہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۰۔

۸۔ "غالباً یہاں پر کتابت سے عبارت رہ گئی ہے۔ اصل کتاب میں یہ ہے کہ "جس نے بعض بدل کتابت ادا کر دیا ہو اور بقیہ ادا کرنے سے عاجز نہ ہو، تو ان کو آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا، ہاں وہ مکاتب۔ الخ۔ علیہ

۹۔ وہ مال جو غلام یا لونڈی اپنی آزادی کیسے مالک کو ادا کریں۔

۱۰۔ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۳۷، ۱۳۹۔

طرف سے اتنے پر آزاد کر دے تو ہو جائیگا۔<sup>(1)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: ظہار کے دو کفارے اس کے ذمے تھے، اس نے دو غلام آزاد کیے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں غلام فلاں کفارہ میں آزاد کیا تو دونوں ادا ہو گئے۔<sup>(2)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: کسی غلام کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تو آزاد ہے پھر اسے کفارہ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہوگا مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے کہہ دیا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے ظہار کے کفارہ میں آزاد ہے تو ہو جائیگا۔<sup>(3)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہوگا اور اگر غلام کی استطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اسکے پاس دام<sup>(4)</sup> نہیں تو کفارہ میں پے در پے<sup>(5)</sup> دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا دیون<sup>(6)</sup> ہے اور ذین ادا کرنے کے لیے غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہوگا۔<sup>(7)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۵: روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو، نہ عید الفطر، نہ عید اضحیٰ نہ ایام تشریق۔ ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے، مگر ایام منہیہ<sup>(8)</sup> میں اسے بھی اجازت نہیں۔<sup>(9)</sup> (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۱۶: روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرے مہینہ کے ختم پر کفارہ ادا ہو گیا اگرچہ دونوں مہینے ۲۹ کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہوں تو ساٹھ پورے رکھنے ہو گئے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۱.

② .... المرجع السابق.

③ المرجع السابق

④ قیمت، نقدی۔ ⑤ لگاتار، مسلسل۔ ⑥ مقروض۔

⑦ .. "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۳۹.

⑧ .. وہ ایام جن میں روزہ رکھنا منع ہے یعنی عید الفطر، عید الاضحیٰ اور گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کے دن۔ ... علیہ

⑨ .. "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الطہار، الجزء الثانی، ص ۸۷.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، مطلب: لا استحالة... الخ، ج ۵، ص ۱۴۱

روزے رکھ لیے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہو اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لیے کہ ۵۹ دن ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائیگا۔ (۱)  
(درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۸:** روزوں سے کفارہ ادا ہونے میں شرط یہ ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے نا کافی ہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اور اب یہ روزہ نفل ہو اس کا پورا کرنا مستحب رہے گا اگر فوراً توڑ دیا تو اسکی قضا نہیں البتہ اگر کچھ دیر بعد توڑ دیا تو قضا لازم ہے۔ (۲) (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۱۸:** کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عذر سے توڑ دیا بغیر عذریا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان دو مہینوں کے اندر دن یا رات میں اس سے وطی کی قصد کی ہو یا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے کہ شرط یہ ہے کہ جماع سے پہلے دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی۔ (۳) (درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۹:** یہ احکام جو کفارہ کے متعلق بیان کیے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفارہ کے یہی احکام ہیں۔ مثلاً قتل کا کفارہ یا روزہ رمضان توڑنے کا کفارہ، قسم کا کفارہ مگر قسم کے کفارہ میں تین روزے ہیں۔ اور یہ حکم کہ روزہ توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہوئے کفارہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پے در پے کی شرط ہو مثلاً پے در پے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزے رکھ رہی تھی اور حیض آگیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں ان کا رکھنا کافی ہے۔ ہاں اگر اس حیض کے بعد آئہ ہوگئی یعنی اب ایسی عمر ہوگئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیا جائے گا کہ اب وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اثنائے کفارہ میں (۴) محورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے۔ ظہار وغیرہ ظہار کے کفاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ غیر ظہار کے کفارے میں اگر رات میں وطی کی یا دن میں بھول کر کی تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں۔ یوہیں ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھالی یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصد اجماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں۔ (۵) (درمختار، رد المحتار، وغیرہما)

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، مطلب "لاستحالة في جعل"، إلخ، ج ۵، ص ۱۴۱.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۴۱، وغیرہ.

③ .... "الدر المختار" و "رد المحتار"، المرجع السابق، ص ۱۴۲.

④ .. کفارہ کے روزے رکھنے کے دوران۔

⑤ "الدر المختار" و "رد المحتار"، المرجع السابق، ص ۱۴۲، وغیرہما.



**مسئلہ ۲۰:** غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ مکاتب ہو یا اُسکا کچھ حصہ آزاد ہو چکا باقی کے لیے سعیت (۱) کرتا ہو یا آزاد نے ظہار کیا مگر بوجہ کم عقلی کے اُس کے تصرفات روک دیے گئے ہوں تو ان سب کے لیے کفارے میں روزے رکھنا معین ہے ان کے لیے غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں لہذا اگر غلام کے آقا نے اُس کی طرف سے غلام آزاد کر دیا یا کھانا کھلادیا تو یہ کافی نہیں اگرچہ غلام کی اجازت سے ہو اور کفارہ کے روزوں سے اُسکا آقا منع نہیں کر سکتا اور اگر غلام نے کفارہ کے روزے اب تک نہیں رکھے اور اب آزاد ہو گیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے۔ (۲) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلاوے یا متفرق طور پر، مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھانا صدقہ نقل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہونگے۔ اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے۔ (۳) (در مختار، رد المحتار، عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو ان میں کوئی نابالغ غیر مراہق نہ ہو ہاں اگر ایک جوان کی پوری خوراک کا اُسے مالک کر دیا تو کافی ہے۔ (۴) (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۲۳:** یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقہ فطر یعنی نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دیا جائے مگر اباحت کافی نہیں اور انھیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقہ فطر دے سکتے ہیں جن کی تفصیل صدقہ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صبح کو کھلاوے اور شام کے لیے قیمت دیدے یا شام کو کھلاوے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے یا دو دن صبح کو یا شام کو کھلاوے یا تمیں کو کھلائے اور تمیں کو دیدے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے یا پاؤ صاع گیہوں اور نصف صاع جو دیدے یا کچھ گیہوں یا جو دے باقی کی قیمت ہر طرح اختیار ہے۔ (۵) (در مختار، رد المحتار)

① یعنی غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہو اور بقیہ کی آزادی کے لئے محنت مزدوری کر کے مالک کو شمن ادا کر رہا ہو۔

② "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ج ۱، ص ۵۱۲ - ۵۱۳۔

③ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، مطلب: آی حرلیس لہ... إلخ، ج ۵، ص ۱۴۴۔

و "العتاوی الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارۃ، ج ۱، ص ۵۱۳۔

④ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارۃ، مطلب: آی حرلیس لہ... إلخ، ج ۵، ص ۱۴۴۔

⑤ المرجع السابق، ص ۱۴۴ - ۱۴۶۔

**مسئلہ ۲۴:** کھلانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہو جائیں (۱) اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اُس کا کھانا کافی نہیں اور بہتر یہ ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا کھانا ہو تو اور بہتر اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے۔ (۲) (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۲۵:** ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا یا ہر روز بقدر صدقہ فطر اُسے دید یا جب بھی ادا ہو گیا اور اگر ایک ہی دن میں ایک مسکین کو سب دید یا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کر کے یا اُس کو سب بطور اباحت دیا تو صرف اُس ایک دن کا ادا ہوا۔ یو ہیں اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیے یا دو دو صاع ہو تو صرف تیس کو دینا قرار پایگا یعنی تیس مساکین کو پھر دینا پڑے گا یہ اُس صورت میں ہے کہ ایک دن میں دیے ہوں اور دو دنوں میں دیے تو جائز ہے۔ (۳) (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲۶:** ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دیے تو ضرور ہے کہ ان میں ہر ایک کو اور پاؤ پاؤ صاع دے اور اگر ان کی عوض میں اور ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع دیے تو کفارہ ادا نہ ہوا۔ (۴) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۷:** ایک سو بیس مساکین کو ایک وقت کھانا کھلادیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضرور ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اُسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مساکین کو دو دنوں وقت کھلائے۔ (۵) (در مختار)

**مسئلہ ۲۸:** اس کے ذمہ دو ظہار تھے خواہ ایک ہی عورت سے دو دنوں ظہار کیے یا دو عورتوں سے اور دو دنوں کے کفارہ میں ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیدیے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا اور اگر پہلے نصف نصف صاع ایک کفارہ میں دیے پھر انھیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دیے تو دو دنوں ادا ہو گئے۔ (۶) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** دو ظہار کے کفاروں میں دو غلام آزاد کر دیے یا چار مہینے کے روزے رکھ لیے یا ایک سو بیس مسکینوں کو کھانا کھلادیا تو دو دنوں کفارے ادا ہو گئے اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے اور یہ فلاں کا۔ اور اگر دو دنوں دو قسم کے کفارے ہوں یعنی پیٹ بھر جائے، شیر ہو جائیں۔

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، المرجع السابق، ص ۱۴۶.

② "انفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۳، وغیرہ.

③ المرجع السابق.

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۵۰.

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۴.

تو کوئی ادا نہ ہوا مگر جبکہ یہ نیت ہو کہ ایک کفارہ میں یہ اور ایک میں وہ اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ۔ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دو ماہ کے روزے رکھے تو ایک ادا ہوا اور اُسے اختیار ہے کہ جس کے لیے چاہے معین کرے اور اگر دونوں کفارہ دو قسم کے ہیں مثلاً ایک ظہار کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جبکہ کافر کو آزاد کیا ہو تو یہ ظہار کے لیے متعین ہے کہ قتل کے کفارہ میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۳۰: دو قسم کے دو کفارے ہیں اور ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گندھیں دونوں کفاروں میں دیدیے تو دونوں ادا ہو گئے اگرچہ پورا پورا صاع ایک مرتبہ دیا ہو۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۳۱: نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۲: ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مسکین کو کھلا دے اور اگر ابھی پورے ساٹھ مسکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں طی کر لی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ ہوا، باقیوں کو کھلا دے، سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضرور نہیں۔ (جوہرہ)<sup>(۴)</sup>

مسئلہ ۳۳: دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور اس کے حکم سے ہے تو صحیح ہے مگر جو صرف ہوا ہے وہ اس سے نہیں لے سکتا ہاں اگر اس نے حکم کرتے وقت یہ کہہ دیا ہو کہ جو صرف ہوگا میں دوں گا تو لے سکتا ہے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۳۴: جس کے ذمہ کفارہ تھا اُس کا انتقال ہو گیا وارث نے اُس کی طرف سے کھانا کھلا دیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنا دیے تو ہو جائیگا اور غلام آزاد کیا تو نہیں۔<sup>(۶)</sup> (رد المحتار)

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، ج ۵، ص ۱۴۸.

② المرجع السابق، ص ۱۴۸.

③ "امتاری الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ج ۱، ص ۵۱۴.

④ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الظہار، الجزء الثانی، ص ۸۹.

⑤ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب الکفارة، مطلب: "لاستحالة فی جعل" إلخ، ج ۵، ص ۱۴۷.

⑥ "رد المختار"، المرجع السابق، ص ۱۴۷.

## لعان کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَزْمُونَ اَرْوَاحَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اَعْرَابًا اَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدٍ حَتْمٌ اَسْرَبٌ شَهَدَتْ بِهَا اللّٰهُ  
اِنَّهُ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَيَذَرُهَا الْعَدَابُ اَنْ تَشْهَدَ  
اَنَّهُمْ شَهَدَتْ بِهَا اللّٰهُ ۚ اِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ اَنَّ عَصَبَ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝﴾ (1)

اور جو لوگ اپنی عورتوں کو تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ (عزوجل) کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ (عزوجل) کی لعنت ہو اُس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے سزا یوں ملے گی کہ وہ اللہ (عزوجل) کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں بار یوں کہ عورت پر اللہ (عزوجل) کا غضب اگر مرد سچا ہو۔

**حدیث ۱:** صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اُسے چھوؤں بھی نہیں، یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ انھوں نے عرض کی، ہرگز نہیں، قسم ہے اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! میں فوراً تلواریں سے کام تمام کر دوں گا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا: ”سنو تمہارا سردار کیا کہتا ہے، بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اُس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ (عزوجل) مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔“ دوسری روایت میں ہے، کہ ”یہ اللہ (عزوجل) کی غیرت ہی کی وجہ سے ہے کہ فواحش (بے حیائی کی باتوں) کو حرام فرما دیا ہے، خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔“ (2)

**حدیث ۲:** صحیحین میں انھیں سے مروی، کہ ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی کہ میری عورت کے سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا اچھا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے میرا نہیں)۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”تیرے پاس اونٹ ہیں؟“ عرض کی، ہاں۔ فرمایا: اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی، سُرخ۔ فرمایا: ”اُن میں کوئی بھورا بھی ہے؟“ عرض کی، چند بھورے بھی ہیں۔ فرمایا: ”تو سُرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آگیا؟“ عرض کی، شاید رگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہوگا، اُس کا اثر ہوگا) فرمایا: ”تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو، اتنی بات پر

① ... پ ۱۸، النور: ۶-۹.

② ”صحیح مسلم“، کتاب المعان، الحدیث ۱۶-۱۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ص ۸۰۵.

اُسے انکار نسب کی اجازت نہ دی۔“ (1)

**حدیث ۳:** صحیح بخاری شریف ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، ہلال بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔“ عرض کی یا رسول اللہ! (عز وجل) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈنے جائے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے وہی جواب دیا۔ پھر ہلال نے کہا، قسم ہے اُس کی جس نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے! بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمایا جو میری پیٹھ کو حد سے بچا دے۔ اُس وقت جبریل علیہ السلام اترے اور ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ نازل ہوئی، ہلال نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ (عز وجل) جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی اُس نے بھی لعان کیا، جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اُسے روک کر کہا، اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائیگی اس پر وہ کچھ رُکی اور جھجکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کر گئی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہ کروں گی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اُس نے ادا کر دیا۔ (2)

**حدیث ۴:** صحیحین میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد و عورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے لعان کے وقت پہلے مرد کو فصیحت و تذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دُنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو نکلا کر فصیحت و تذکیر کی اور اُسے بھی یہی خبر دی۔ دوسری روایت میں ہے، کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا۔ ارشاد فرمایا: کہ ”تم کو مال نہ ملے گا، اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اُس سے اُٹھ چکے ہو اُس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو یہ مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔“ (3)

**حدیث ۵:** ابن ماجہ میں بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”چار عورتوں سے لعان نہیں ہو سکتا۔ (۱) نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے۔ اور (۲) یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے۔ اور (۳) حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے۔ اور (۴) بائندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔“ (4)

① ”صحیح البخاری“، کتاب الاعتصام، باب من شبه أصلاً معلوما... إلخ، الحدیث: ۷۳۱۴، ج ۴، ص ۵۱۲

② ”صحیح البخاری“، کتاب التفسیر، باب وینر أعھا العذاب... إلخ، الحدیث: ۴۷۴۷، ج ۳، ص ۲۸۰

③ ”مشکاة المصابیح“، کتاب النکاح، باب اللعان، الحدیث: ۳۳۰۶، ۳۳۰۵، ج ۲، ص ۲۵۰

④ ”مس ابن ماجہ“، کتاب الطلاق، باب اللعان، الحدیث: ۲۰۷۱، ج ۲، ص ۵۲۸

## (مسائل فقہیہ)

**مسئلہ ۱:** مرد نے اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس طرح پر کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حد قذف (تہمت زنا کی حد) اس پر لگائی جاتی یعنی عورت عاقلہ، بالغہ، حرہ، مسلمہ، عقیقہ<sup>(۱)</sup> ہو تو لعان کیا جائیگا اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم! میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ ”اس“ سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم! اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے، اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر اللہ (عزوجل) کا غضب ہو، اگر یہ اُس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔ لعان میں لفظ شہادت شرط ہے، اگر یہ کہا کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں، لعان نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup>

**مسئلہ ۲:** لعان کے لیے چند شرطیں ہیں:

- (۱) نکاح صحیح ہو۔ اگر اُس عورت سے اس کا نکاح فاسد ہوا ہے اور تہمت لگائی تو لعان نہیں۔
- (۲) زوجیت قائم ہو<sup>(۳)</sup> خواہ دخول ہوا ہو یا نہیں لہذا اگر تہمت لگانے کے بعد طلاق بائن دی تو لعان نہیں ہو سکتا اگرچہ طلاق دینے کے بعد پھر نکاح کر لیا۔ یوہیں اگر طلاق بائن دینے کے بعد تہمت لگائی یا زوجہ کے مرجانے کے بعد تو لعان نہیں اور اگر تہمت کے بعد رجعی طلاق دی یا رجعی طلاق کے بعد تہمت لگائی تو لعان ساقط نہیں۔

(۳) دونوں آزاد ہوں۔

(۴) دونوں عاقل ہوں۔

(۵) دونوں بالغ ہوں۔

(۶) دونوں مسلمان ہوں۔

(۷) دونوں ناطق ہوں یعنی اُن میں کوئی گونگانہ ہو۔

۱ ... پاکدامن، پارسا عورت۔

۲ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۵، ۵۱۶۔

۳ یعنی عورت نکاح میں موجود ہو۔

(۸) اُن میں کسی پر حد قذف نہ لگائی گئی ہو۔

(۹) مرد نے اپنے اس قول پر گواہ نہ پیش کیے ہوں۔

(۱۰) عورت زنا سے انکار کرتی ہو اور اپنے کو پارسا کہتی ہو اصطلاح شرع میں پارسا اُس کو کہتے ہیں جس کے ساتھ وطی

حرام نہ ہوئی ہو نہ وہ اسکے ساتھ مقیم ہو<sup>(۱)</sup> لہذا اطلاق بائن کی عدت میں اگر شوہر نے اُس سے وطی کی اگرچہ وہ اپنی نادانی سے یہ سمجھتا تھا کہ اس سے وطی حلال ہے تو عورت عقیقہ نہیں۔ یوہیں اگر نکاح فاسد کر کے اُس سے وطی کی تو عفت<sup>(۲)</sup> جاتی رہی یا عورت کی اولاد ہے جس کے باپ کو یہاں کے لوگ نہ جانتے ہوں اگرچہ ھینۃ وہ ولد الزنا<sup>(۳)</sup> نہیں ہے یہ صورت مقیم ہونے کی ہے اس سے بھی عفت جاتی رہتی ہے۔ اور اگر وطی حرام عارضی سبب سے ہو مثلاً حیض و نفاس وغیرہ میں جن میں وطی حرام ہے وطی کی تو اس سے عفت نہیں جاتی۔

(۱۱) صریح زنا کی تہمت لگائی ہو یا اُس کی جو اولاد اسکے نکاح میں پیدا ہوئی اُس کو کہتا ہو کہ یہ میری نہیں یا جو بچہ عورت کا

دوسرے شوہر سے ہے اُس کو کہتا ہو کہ یہ اُس کا نہیں۔

(۱۲) دارالاسلام میں یہ تہمت لگائی ہو۔

(۱۳) عورت قاضی کے پاس اُس کا مطالبہ کرے۔

(۱۴) شوہر تہمت لگانے کا اقرار کرتا ہو یا دوسرے گواہوں سے ثابت ہو۔ لعان کے وقت عورت کا کھڑا ہونا شرط نہیں بلکہ

مستحب ہے۔<sup>(۴)</sup>

مسئلہ ۳: عورت پر چند بار تہمت لگائی تو ایک ہی بار لعان ہوگا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۴: لعان میں تمادی نہیں یعنی اگر عورت نے زمانہ دراز تک مطالبہ نہ کیا تو لعان ساقط نہ ہوگا ہر وقت مطالبہ کا

اُس کو اختیار باقی ہے۔ لعان معاف نہیں ہو سکتا یعنی اگر شوہر نے تہمت لگائی اور عورت نے اُس کو معاف کر دیا اور معاف کرنے کے بعد اب قاضی کے یہاں دعویٰ کرتی ہے تو قاضی لعان کا حکم دیگا اور عورت دعویٰ نہ کرے تو قاضی خود مطالبہ نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر عورت نے کچھ لے کر صبح کر لی تو لعان ساقط نہ ہوا جو لیا ہے اُسے واپس کر کے مطالبہ کر نیکا عورت کو حق حاصل ہے مگر عورت

۱ یعنی وطی حرام کی تہمت نہ لگی ہو۔ ۲ پاکدامنی۔ ۳ زنا سے پیدا ہونے والا بچہ۔

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۵۔

و "الدر المنخار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۵۱، ۱۵۶۔

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۴۔

کے لیے افضل یہ ہے کہ ایسی بات کو چھپائے اور حاکم کو بھی چاہیے کہ عورت کو پردہ پوشی کا حکم دے۔<sup>(۱)</sup> (عالگیری، درمختار)

**مسئلہ ۵:** عورت کے مرجانے کے بعد اُس کو تہمت لگائی اور اُس عورت کی دوسرے شوہر سے اولاد ہے جس کے نسب میں اسکی تہمت کی وجہ سے خرابی پڑتی ہے اُس نے مطالبہ کیا اور شوہر ثبوت نہ دے سکا تو حد قذف قائم کی جائے اور اگر دوسرے سے اولاد نہیں بلکہ اسی کی اولادیں ہیں تو حد قائم نہیں ہو سکتی۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶:** مرد و عورت دونوں کافر ہوں یا عورت کافرہ یا دونوں مملوک ہوں یا ایک یا دونوں میں سے ایک بخون ہو یا نابالغ یا کسی پر حد قذف قائم ہوئی ہے تو لعان نہیں ہو سکتا اور اگر دونوں اندھے یا فاسق ہوں یا ایک تو ہو سکتا ہے۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۷:** شوہر اگر تہمت لگانے سے انکار کرتا ہے اور عورت کے پاس دو مرد گواہ بھی نہ ہوں تو شوہر سے قسم نہ کھلائی جائے اور اگر قسم کھلائی گئی اُس نے قسم کھانے سے انکار کیا تو حد قائم نہ کریں۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۸:** شوہر نے تہمت لگائی اور اب لعان سے انکار کرتا ہے تو قید کیا جائے گا یہاں تک کہ لعان کرے یا کہے میں نے جھوٹ کہا تھا اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اُس پر حد قذف قائم کریں اور شوہر نے لعان کے الفاظ ادا کر لیے تو ضرور ہے کہ عورت بھی ادا کرے ورنہ قید کی جائیگی یہاں تک کہ لعان کرے یا شوہر کی تصدیق کرے اور اب لعان نہیں ہو سکتا نہ آئندہ تہمت لگانے سے شوہر پر حد قذف قائم ہوگی مگر عورت پر تصدیق شوہر کی وجہ سے حد زنا بھی قائم نہ ہوگی جبکہ فقط اتنا کہا ہو کہ وہ سچا ہے اور اگر اپنے زنا کا اقرار کیا تو بشرائط اقرار زنا حد زنا قائم ہوگی۔<sup>(۵)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۹:** شوہر کے ناقابل شہادت ہونے کی وجہ سے اگر لعان ساقط ہو مثلاً غلام ہے یا کافر یا اُس پر حد قذف لگائی جا چکی ہے تو حد قذف قائم کی جائے بشرطیکہ عاقل بالغ ہو۔ اور اگر لعان کا ساقط ہونا عورت کی جانب سے ہے کہ وہ اس قابل نہیں مثلاً کافرہ ہے یا باندی یا محدودہ فی القذف یا وہ ایسی ہے کہ اُس پر تہمت لگانے والے کے لیے حد قذف نہ ہو یعنی عقیفہ نہ ہو تو

① "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۱۶۶

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۵۴

② "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۵۳

③ "الدر المختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۵۲

④ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۱۵۵

⑤ "الدر المختار" و "رد المختار"، المرجع السابق



شوہر پر حد قذف نہیں بلکہ تحریر ہے مگر جبکہ عقیقہ نہ ہو اور علانیہ زنا کرتی ہو تو تحریر بھی نہیں اور اگر دونوں محد و فی القذف<sup>(۱)</sup> ہوں تو شوہر پر حد قذف ہے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: اگر عورت سے کہا تو نے بچپن میں زنا کیا تھا یا حالت جنون میں اور یہ بات معلوم ہے کہ عورت کو جنون تھا تو نہ لعان ہے، نہ شوہر پر حد قذف، اور اگر کہا تو نے حالت کفر میں یا جب تو کثیر تھی اُس وقت زنا کیا تھا یا کہا چالیس (۴۰) برس ہوئے کہ تو نے زنا کیا حالانکہ عورت کی عمر اتنی نہیں تو ان صورتوں میں لعان ہے۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۱: عورت سے کہا اے زانیہ یا تو نے زنا کیا یا میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ سب الفاظ صریح ہیں، ان میں لعان ہوگا اور اگر کہا تو نے حرام کاری کی یا تجھ سے حرام طور پر جماع کیا گیا یا تجھ سے لواطت کی گئی تو لعان نہیں۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: لعان کا حکم یہ ہے کہ اس سے فارغ ہوتے ہی اس شخص کو اُس عورت سے وطی حرام ہے مگر فقط لعان سے نکاح سے خارج نہ ہوئی بلکہ لعان کے بعد حاکم اسلام تفریق کر دیا اور اب مطلقہ بائن ہوگئی لہذا بعد لعان اگر قاضی نے تفریق نہ کی ہو تو طلاق دے سکتا ہے ایلا وظہار کر سکتا ہے دونوں میں سے کوئی مر جائے تو دوسرا اُس کا ترکہ پایگا اور لعان کے بعد اگر وہ دونوں عیحدہ ہونا نہ چاہیں جب بھی تفریق کر دی جائیگی۔<sup>(۵)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳: اگر لعان کی ابتدا قاضی نے عورت سے کرائی تو شوہر کے الفاظ لعان کہنے کے بعد عورت سے پھر کہلوائے اور دوبارہ عورت سے نہ کہلوائے اور تفریق کر دی تو ہوگئی۔<sup>(۶)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۱۴: لعان ہو جانے کے بعد ابھی تفریق نہ کی تھی کہ خود قاضی کا انتقال ہو گیا یا معزول ہو گیا اور دوسرا اُس کی جگہ مقرر کیا گیا تو یہ قاضی دوم اب پھر لعان کرائے۔<sup>(۷)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۱۵: تین تین بار دونوں نے الفاظ لعان کہے تھے یعنی ابھی پورا لعان نہ ہوا تھا کہ قاضی نے غلطی سے تفریق کر

① یعنی دونوں کو تہمت زنا کی سزا مل چکی ہو۔

② "الدر المختار" و "رد المحتار"، ص ۱۵۵، ۱۵۶۔

③ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۱۵۸۔

④ "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۵۔

⑤ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب اللعان، الجزء الثانی، ص ۹۲۔

⑥ ..... المرجع السابق۔

⑦

..... المرجع السابق۔

دی تو تفریق ہوگئی مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے اور اگر ایک ایک یا دو دو بار کہنے کے بعد تفریق کی تو تفریق نہ ہوئی اور اگر صرف شوہر نے الفاظ لعان ادا کیے عورت نے نہیں اور قاضی غیر حنفی نے (جس کا یہ مذہب ہو کہ صرف شوہر کے لعان سے تفریق ہو جاتی ہے) تفریق کر دی تو جدائی ہوگئی اور قاضی حنفی ایسا کریگا تو اُس کی قضا نافذ نہ ہوگی کہ یہ اُس کے مذہب کے خلاف ہے اور خلاف مذہب حکم کرنے کا اُسے حق نہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۶:** لعان کے بعد ابھی تفریق نہیں ہوئی ہے اور دونوں یا ایک کو کوئی ایسا امر لاحق ہوا کہ لعان سے مؤثر ہوتا تو لعان ہی نہ ہوتا مثلاً ایک یا دونوں کو نگے یا مرد ہو گئے یا کسی کو تہمت لگائی اور حد قذف قائم ہوئی یا ایک نے اپنی تکذیب کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی تو لعان باطل ہو گیا، لہذا قاضی اب تفریق نہ کریگا اور اگر دونوں میں سے کوئی مجنون ہو گیا تو لعان ساقط نہ ہوگا لہذا تفریق کر دیگا اور اگر بوہرا ہو گیا جب بھی تفریق کر دیگا اور اگر مرد نے الفاظ لعان کہہ لیے تھے اور عورت نے ابھی نہیں کہے تھے کہ بوہرا ہو گیا یا عورت بوہری ہوگئی تو تفریق نہ ہوگی نہ عورت سے لعان کرایا جائے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** لعان کے بعد شوہر یا عورت نے تفریق کے لیے کسی کو اپنا وکیل کیا اور عتاب ہو گیا تو قاضی وکیل کے سامنے تفریق کر دیگا۔ یوہں اگر بعد لعان چل دیے پھر کسی کو وکیل بنا کر بھیجا تو قاضی اس وکیل کے سامنے تفریق کر دیگا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** لعان کے بعد اگر ابھی تفریق نہ ہوئی ہو جب بھی اُس عورت سے وطی و دواعی وطی<sup>(۴)</sup> حرام ہیں اور تفریق ہو گئی تو عدت کا نفقہ دینے کا مکان پائے گی اور عدت کے اندر جو بچہ پیدا ہوگا اُسی شوہر کا ہوگا اگر دو (۲) برس کے اندر پیدا ہو۔ اور اگر عدت اُس عورت کے لیے نہ ہو اور چھ (۶) ماہ کے اندر بچہ پیدا ہو تو اسی شوہر کا قرار دیا جائیگا۔<sup>(۵)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۹:** اگر شوہر نے اُس بچہ کی نسبت جو اس کے نکاح میں پیدا ہوا ہے اور زندہ بھی ہے یہ کہہ کہ یہ میرا نہیں ہے اور لعان ہوا تو قاضی اُس بچہ کا نسب شوہر سے منقطع کر دیگا اور وہ بچہ اب ماں کی طرف منتسب ہوگا بشرطیکہ علوق<sup>(۶)</sup> ایسے وقت میں ہوا کہ عورت میں صلاحیت لعان ہو، لہذا اگر اُس وقت بائد تھی اب آزاد ہے یا اُس وقت کافرہ تھی اب مسلمان ہے تو نسب منقطع نہ ہوگا،<sup>(۷)</sup> اس واسطے کہ اس صورت میں لعان ہی نہیں اور اگر وہ بچہ مر چکا ہے تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہیں ہو سکتا ہے۔

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب: فی الدعاء... الخ، ج ۵، ص ۱۶۰.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۷.

③ المرجع السابق.

④ یعنی وطی کے لیے ابھارنے والے افعال مثلاً بوس و کنار وغیرہ۔

⑤ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب: فی الدعاء... الخ، ج ۵، ص ۱۶۰.

⑥ حاملہ ہونا۔

⑦ یعنی نسب کی نفی نہیں ہوگی۔

یو ہیں اگر دو بچے ہوئے اور ایک مر چکا ہے اور ایک زندہ ہے اور دونوں سے شوہر نے انکار کر دیا یا لعان سے پہلے ایک مر گیا تو اس مردہ کا نسب منقطع نہ ہوگا۔ نسب منقطع ہونے کی چھ شرطیں ہیں:

(۱) تفریق۔

(۲) وقت ولادت یا اس کے ایک دن یا دو دن بعد تک ہو دو دن کے بعد انکار نہیں کر سکتا۔

(۳) اس انکار سے پہلے اقرار نہ کر چکا ہو اگرچہ دلالت اقرار ہو مثلاً اسکو مبارکباد کہی گئی اور اس نے سکوت کیا یا اس کے لیے کھلونے خریدے۔

(۴) تفریق کے وقت بچہ زندہ ہو۔

(۵) تفریق کے بعد اسی حمل سے دوسرا بچہ نہ پیدا ہو یعنی چھ مہینے کے اندر۔

(۶) ثبوت نسب کا حکم شرعاً نہ ہو چکا ہو، مثلاً بچہ پیدا ہوا اور وہ کسی دودھ پیتے بچہ پر گرا اور یہ مر گیا اور یہ حکم دیا گیا کہ اُس بچہ کے باپ کے عصبہ اس کی دیت ادا کریں اور اب باپ یہ کہتا ہے کہ میرا نہیں تو لعان ہوگا اور نسب منقطع نہ ہوگا۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: لعان و تفریق کے بعد پھر اُس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک دونوں اہلیت معان رکھتے ہوں اور اگر لعان کی کوئی شرط دونوں یا ایک میں مفقود ہوگئی تو اب باہم دونوں نکاح کر سکتے ہیں مثلاً شوہر نے اس تہمت میں اپنے کو جھوٹا بتایا اگرچہ صراحۃً یہ نہ کہا ہو کہ میں نے جھوٹی تہمت لگائی تھی مثلاً وہ بچہ جس کا انکار کر چکا تھا مر گیا اور اُس نے مال چھوڑا تو کہ لینے کے لیے یہ کہتا ہے کہ وہ میرا بچہ تھا تو حد قذف قائم ہوگی اور اس کا نکاح اُس عورت سے اب ہو سکتا ہے اور اگر حد قذف نہ لگائی گئی جب بھی نکاح ہو سکتا ہے۔ یو ہیں اگر بعد لعان و تفریق کسی اور پر تہمت لگائی اور اس کی وجہ سے حد قذف قائم ہوئی یا عورت نے اُس کی تصدیق کی یا عورت سے وطی حرام کی گئی اگرچہ زمانہ ہو مگر تصدیق زن سے نکاح اُس وقت جائز ہوگا جبکہ چار بار ہو اور حد و لعان ساقط ہونے کے لیے ایک بار تصدیق کافی ہے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۱: حمل کی نسبت اگر شوہر نے کہا کہ یہ میرا نہیں تو لعان نہیں ہاں اگر یہ کہے کہ تو نے زنا کیا ہے اور یہ حمل اُسی سے ہے تو لعان ہوگا مگر قاضی اس حمل کو شوہر سے نفی نہ کریگا۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

① - "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، مطلب: فی الدعاء... الحج، ج ۵، ص ۱۶۰

② - المرجع السابق، ص ۱۶۱

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۲۰

③ - "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۶۲

مسئلہ ۲۲: کسی نے اس کی عورت پر تہمت لگائی اس نے کہا تو نے سچ کہا وہ ویسی ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو لعان ہوگا اور اگر فقط اتنا ہی کہا کہ تو سچا ہے تو لعان نہیں نہ حد قذف۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: عورت سے کہا تجھ پر تین طلاقیں اے زانیہ تو لعان نہیں بلکہ حد قذف ہے اور اگر کہا اے زانیہ تجھے تین طلاقیں تو نہ لعان ہے نہ حد۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: عورت سے کہا اے زانیہ، زانیہ کی بیٹی تو عورت اور اُس کی ماں دونوں پر تہمت لگائی اب اگر ماں بیٹی دونوں ایک ساتھ مطالبہ کریں تو ماں کا مطالبہ مقدم قرار دیکر حد قذف قائم کریں گے اور لعان ساقط ہو جائیگا اور اگر ماں نے مطالبہ نہ کیا اور عورت نے کیا تو لعان ہوگا پھر بعد میں اگر ماں نے مطالبہ کیا تو حد قذف قائم کریں گے۔ اور اگر صورت مذکورہ میں عورت کی ماں مر چکی ہے اور عورت نے دونوں مطالبے کیے تو ماں کی تہمت پر حد قذف قائم کریں گے اور لعان ساقط اور اگر صرف اپنا مطالبہ کیا تو لعان ہوگا۔ یو ہیں اگر اجنبیہ پر تہمت لگائی پھر اُس سے نکاح کر کے پھر تہمت لگائی اور عورت نے لعان وحد دونوں کا مطالبہ کیا تو حد ہوگی اور لعان ساقط اور اگر لعان کا مطالبہ کیا اور لعان ہوا پھر حد کا مطالبہ کیا تو حد بھی قائم کریں گے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۵: اپنی عورت سے کہا میں نے جو تجھ سے نکاح کیا اس سے پہلے تو نے زنا کیا یا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کرتے دیکھا تو یہ تہمت چونکہ اب لگائی لہذا لعان ہے اور اگر یہ کہا نکاح سے پہلے میں نے تجھے زنا کی تہمت لگائی تو لعان نہیں بلکہ حد قائم ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۶: عورت سے کہا میں نے تجھے بکر نہ پایا تو نہ حد ہے نہ لعان۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: اولاد سے انکار اُس وقت صحیح ہے جب مبارکبادی دیتے وقت یا ولادت کے سامان خریدنے کے وقت نفی کی ہو ورنہ سکوت<sup>(۶)</sup> رضا سمجھا جائیگا اب پھر نفی نہیں ہو سکتی مگر لعان دونوں صورتوں میں ہوگا اور اگر ولادت کے وقت شوہر موجود نہ تھا تو جب اُسے خبر ہوئی نفی کے لیے وہ وقت بمنزلہ ولادت کے ہے۔ شوہر نے اولاد سے انکار کیا اور عورت نے بھی اُس کی تصدیق کی تو لعان نہیں ہو سکتا۔<sup>(۷)</sup> (درمختار)

① "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۷۔

② ... المرجع السابق۔

④ ... المرجع السابق، ص ۵۱۸۔

⑤ ... المرجع السابق۔

⑥ ... خاموشی۔

⑦ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۶۳۔

**مسئلہ ۲۸:** دو بچے ایک حمل سے پیدا ہوئے یعنی دونوں کے درمیان چھ ماہ سے کم کا فاصلہ ہو اور ان دونوں میں پہلے سے انکار کیا دوسرے کا اقرار تو حد لگائی جائے اور اگر پہلے کا اقرار کیا دوسرے سے انکار تو لعان ہوگا بشرطیکہ انکار سے نہ پھرے اور پھر گیا تو حد لگائی جائے مگر بہر حال دونوں ثابت النسب ہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۲۹:** جس بچے سے انکار کیا اور لعان ہوا وہ مر گیا اور اُس نے اولاد چھوڑی اب لعان کرنے والے نے اُس کو اپنا پوتا پوتی قرار دیا تو وہ ثابت النسب ہے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۰:** اولاد سے انکار کیا اور ابھی لعان نہ ہوا کہ کسی اجنبی نے عورت پر تہمت لگائی اور اُس بچہ کو حرامی کہا اس پر حد قذف قائم ہوئی تو اب اُس کا نسب ثابت ہے اور کبھی منشی نہ ہوگا۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۱:** عورت کے بچہ پیدا ہوا شوہر نے کہا یہ میرا نہیں یا یہ زنا سے ہے اور کسی وجہ سے لعان ساقط ہو گیا تو نسب منشی نہ ہوگا حد واجب ہو یا نہیں۔ یو ہیں اگر دونوں اہل لعان ہیں مگر لعان نہ ہوا تو نسب منشی نہ ہوگا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۲:** نکاح کیا مگر ابھی دخول نہ ہوا بلکہ ابھی عورت کو دیکھا بھی نہیں اور عورت کے بچہ پیدا ہوا، شوہر نے اُس سے انکار کیا تو لعان ہو سکتا ہے اور بعد لعان وہ بچہ ماں کے ذمہ ہوگا اور مہر پورا دینا ہوگا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۳:** لعان کے سبب جس لڑکے کا نسب عورت کے شوہر سے منقطع کر دیا گیا ہے بعض باتوں میں اُس کے لیے نسب کے احکام ہیں مثلاً وہ اپنے باپ کے لیے گواہی دے تو مقبول نہیں، نہ باپ کی گواہی اُس کے لیے مقبول، نہ وہ اپنے باپ کو زکوٰۃ دے سکے، نہ باپ اُس کو، اور اس لڑکے کے بیٹے کا نکاح باپ کی اُس لڑکی سے جو دوسری عورت سے ہے نہیں ہو سکتا یا عکس ہو جب بھی نہیں ہو سکتا، اور اگر باپ نے اُس کو مار ڈالا تو قصاص نہیں، اور دوسرا قصص یہ کہ یہ میرا لڑکا ہے تو اُس کا نہیں ہو سکتا اگرچہ یہ لڑکا بھی اپنے کو اُس کا بیٹا کہے بلکہ تمام باتوں میں وہی احکام ہیں جو ثابت النسب کے ہیں صرف دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ ایک دوسرے کا وارث نہیں دوسرے یہ کہ ایک کا نفقہ دوسرے پر واجب نہیں۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری، در مختار)

① ..... "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، ج ۵، ص ۱۶۳.

② ..... المرجع السابق، ص ۱۶۶.

③ ..... المرجع السابق، ص ۱۶۷.

④ "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الحادی عشر فی اللعان، ج ۱، ص ۵۱۹.

⑤ ..... المرجع السابق، ص ۵۱۹ - ۵۲۰.

⑥ ..... المرجع السابق، ص ۵۲۱.

و "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب اللعان، الحمل یحتمل... إلخ، ج ۵، ص ۱۶۷.

## عنین کا بیان

**حدیث:** فتح القدیر میں ہے، عبدالرزاق نے روایت کی، کہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عنین کو ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی، امیر المومنین نے قاضی شریح کے پاس لکھ بھیجا کہ یوم مراحہ سے ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن ابی شیبہ<sup>(۱)</sup> نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک سال کی مدت دی جائے۔ اور حسن بصری و عیسیٰ و ابراہیم نخعی و عطاء و سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی یہی مروی ہے۔<sup>(۲)</sup>

## (مسائل فقہیہ)

**مسئلہ ۱:** عنین اُس کو کہتے ہیں کہ آکہ موجود ہو اور زوجہ کے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے اور اگر بعض عورت سے جماع کر سکتا ہے اور بعض سے نہیں یا شیب کے ساتھ کر سکتا ہے اور بکر کے ساتھ نہیں تو جس سے نہیں کر سکتا اُس کے حق میں عنین ہے اور جس سے کر سکتا ہے اُس کے حق میں نہیں۔ اس کے اسباب مختلف ہیں مرض کی وجہ سے ہے یا خلقہ<sup>(۳)</sup> ایسا ہے یا بڑھا پے کی وجہ سے یا اس پر جادو کر دیا گیا ہے۔<sup>(۴)</sup>

**مسئلہ ۲:** اگر فقط حشفہ داخل کر سکتا ہے تو عنین نہیں اور حشفہ کٹ گیا ہو تو اُس کی مقدار عضو داخل کر سکنے پر عنین نہ ہوگا اور عورت نے شوہر کا عضو کاٹ ڈالا تو مقطوع الذکر<sup>(۵)</sup> کا حکم جاری نہ ہوگا۔<sup>(۶)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۳:** شوہر عنین ہے اور عورت کا مقام بند ہے یا بڈی نکل آئی ہے کہ مرد اُس سے جماع نہیں کر سکتا تو ایسی عورت

① اس جگہ دیگر نسخوں میں ابن شیبہ لکھا ہوا ہے جو کہ کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے اصل میں ابن ابی شیبہ ہے لہذا ہم نے درست کر دیا ہے۔ جن کے پاس بہار شریعت کے دیگر نسخے ہوں وہ اس کو درست کر لیں۔ علیہ

② "فتح القدیر"، کتاب الطلاق، باب العیس وغیرہ، ج ۴، ص ۱۲۸

③ جینی پیدائشی۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العیس، ج ۱، ص ۵۲۲۔

⑤ یعنی جس کا عضو مخصوص کاٹ دیا گیا ہو۔

⑥ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب العنین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۶۹۔

کے لیے وہ حکم نہیں جو عین کی زوجہ کو ہے کہ اس میں خود بھی قصور ہے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۴: مرد کا عضو تناسل و اعین یا صرف عضو تناسل بالکل جڑ سے کٹ گیا ہو یا بہت ہی چھوٹا گھنڈی کی مثل ہو اور عورت تفریق چاہے تو تفریق کر دی جائیگی اگر عورت حرہ بالغہ ہو اور نکاح سے پہلے یہ حال اُس کو معلوم نہ ہو نہ نکاح کے بعد جان کر اس پر راضی رہی اگر عورت کسی کی باندی ہے تو خود اس کو کوئی اختیار نہیں بلکہ اختیار اس کے مولیٰ کو ہے اور نابالغہ ہے تو بلوغ تک انتظار کیا جائے بعد بلوغ راضی ہوگی فیہا ورنہ تفریق کر دی جائے عضو تناسل کٹ جانے کی صورت میں شوہر بالغ ہو یا نابالغ اس کا اعتبار نہیں۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۵: اگر مرد کا عضو تناسل چھوٹا ہے کہ مقام معاد<sup>(۳)</sup> تک داخل نہیں کر سکتا تو تفریق نہیں کی جائے گی۔<sup>(۴)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۶: لڑکی نابالغہ کا نکاح اُس کے باپ نے کر دیا اُس نے شوہر کو مطلق الذکر پایا تو باپ کو تفریق کے دعویٰ کا حق نہیں جب تک لڑکی خود بالغ نہ ہو۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۷: ایک بار جماع کرنے کے بعد اُس کا عضو کاٹ ڈالا گیا یا عین ہو گیا تو اب تفریق نہیں کی جاسکتی۔<sup>(۶)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۸: شوہر کے اعین کاٹ ڈالے گئے اور انتشار ہوتا ہے تو عورت کو تفریق کرانے کا حق نہیں اور انتشار نہ ہوتا ہو تو عین ہے اور عین کا حکم یہ ہے کہ عورت جب قاضی کے پاس دعوے کرے تو شوہر سے قاضی دریافت کرے اگر اقرار کر لے تو ایک سال کی مہلت دی جائے گی اگر سال کے اندر شوہر نے جماع کر لیا تو عورت کا دعویٰ ساقط ہو گیا اور جماع نہ کیا اور عورت جذائی کی خواستگار<sup>(۷)</sup> ہے تو قاضی اُس کو طلاق دینے کو کہے اگر طلاق دیدے فیہا<sup>(۸)</sup>، ورنہ قاضی تفریق کر دے۔<sup>(۹)</sup> (عامہ کتب)

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۶۹، ۱۷۰.

② "الدر المختار" و "رد المختار" المرجع السابق، ص ۱۶۹ - ۱۷۰.

③ فرج داخل میں وہ جگہ جہاں تک عموماً، عادتاً کہ تناسل پہنچتا ہے۔

④ "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۶۹.

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۵.

⑥ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۰.

⑦ طلبگار۔ ⑧ تو بہتر۔

⑨ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۱۷۲ - ۱۷۵.

**مسئلہ ۹:** عورت نے دعویٰ کیا اور شوہر کہتا ہے میں نے اس سے جماع کیا ہے اور عورت شیب ہے تو شوہر سے قسم کھلائیں قسم کھ لے تو عورت کا حق جاتا رہا انکار کرے تو ایک سال کی مہلت دے اور اگر عورت اپنے کو بکر بتاتی ہے تو کسی عورت کو دکھائیں اور احتیاط یہ ہے کہ دو عورتوں کو دکھائیں، اگر یہ عورتیں اُسے شیب بتائیں تو شوہر کو قسم کھلا کر اُس کی بات مانیں اور یہ عورتیں بکر کہیں تو عورت کی بات بغیر قسم مانی جائے گی اور ان عورتوں کو شک ہو تو کسی طریقہ سے امتحان کرائیں اور اگر ان عورتوں میں باہم اختلاف ہے کوئی بکر کہتی ہے کوئی شیب تو کسی اور سے تحقیق کرائیں، جب یہ بات ثابت ہو جائے کہ شوہر نے جماع نہیں کیا ہے تو ایک سال کی مہلت دیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** عورت کا دعویٰ قاضی شہر کے پاس ہو گا دوسرے قاضی یا غیر قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور اُس نے مہلت بھی دیدی تو اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ یوہیں عورت کا بطور خود بخشی رہنا بیکار ہے۔<sup>(۲)</sup> (خانہ)

**مسئلہ ۱۱:** سال سے مراد اس مقام پر شش سال ہے یعنی تین سو چھٹھ دن اور ایک دن کا کچھ حصہ اور ایام حیض و ماہ رمضان اور شوہر کے حج اور سفر کا زمانہ اسی میں محسوب ہے اور عورت کے حج اور غیبت کا زمانہ<sup>(۳)</sup> اور مرد یا عورت کے مرض کا زمانہ محسوب<sup>(۴)</sup> نہ ہو گا اور اگر احرام کی حالت میں عورت نے دعویٰ کیا تو جب تک احرام سے فارغ نہ ہو لے قاضی میعاد مقرر نہ کریگا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۱۲:** اگر عین نے عورت سے ظہار کیا ہے اور آزاد کرنے پر قادر ہے تو ایک سال کی مہلت دی جائیگی ورنہ چودہ ماہ کی یعنی جبکہ روزہ رکھنے پر قادر ہو اور اگر مہلت دینے کے بعد ظہار کیا تو اس کی وجہ سے مدت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** شوہر بیمار ہے کہ بیماری کی وجہ سے جماع پر قادر نہیں تو عورت کے دعویٰ پر میعاد مقرر نہ کی جائے جب تک تندرست نہ ہو لے اگرچہ مرض زمانہ دراز تک رہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۲، ۵۲۳

② "الفتاویٰ العنایۃ"، کتاب النکاح، فصل فی العین، ج ۱، ص ۱۸۸

③ یعنی موجود نہ ہونے کا وقت۔

④ یعنی شمار۔

⑤ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۳

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۳

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۳

⑦ ... المرجع السابق



مسئلہ ۱۴: شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو لے میعاد نہ مقرر کیا جائے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۵: عورت مجنونہ ہے اور شوہر عین تو ولی کے دعوے پر قاضی میعاد مقرر کرے گا اور تفریق کر دے گا اور اگر ولی بھی نہ ہو تو قاضی کسی شخص کو اس کی طرف سے مدعی بنا کر یہ احکام جاری کرے گا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۶: میعاد گزرنے کے بعد عورت نے دعویٰ کیا کہ شوہر نے جماع نہیں کیا اور وہ کہتا ہے کیا ہے تو اگر عورت مہیب تھی تو شوہر کو قسم کھلائیں اس نے قسم کھالی تو عورت کا حق باطل ہو گیا اور قسم کھانے سے انکار کرے تو عورت کو اختیار ہے تفریق چاہے تو تفریق کر دیں گے اور اگر عورت اپنے کو بکر<sup>(۳)</sup> کہتی ہے تو وہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: عورت کو قاضی نے اختیار دیا اس نے شوہر کو اختیار کیا یا مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی یا لوگوں نے اسے اٹھ دیا یا بھی اس نے کچھ نہ کہا تھا کہ قاضی اٹھ کھڑا ہوا تو ان سب صورتوں میں عورت کا اختیار باطل ہو گیا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۸: تفریق قاضی طلاق یا ن قراردی جائیگی اور خلوت ہو چکی ہے تو پورا مہر پائیگی اور عدت بیٹھے گی ورنہ نصف مہر ہے اور عدت نہیں اور اگر مہر مقرر نہ ہوا تھا تو متعہ ملے گا۔<sup>(۶)</sup> (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۱۹: قاضی نے ایک سال کی مہلت دی تھی سال گزرنے پر عورت نے دعویٰ نہ کیا تو حق باطل نہ ہوگا جب چاہے آکر پھر دعویٰ کر سکتی ہے اور اگر شوہر اور مہلت مانگتا ہے تو جب تک عورت راضی نہ ہو قاضی مہلت نہ دے اور عورت کی رضا مندی سے قاضی نے مہلت دی تو عورت پر اس میعاد کی پابندی ضرور نہیں جب چاہے دعویٰ کر سکتی ہے اور یہ میعاد باطل ہو جائے گی اور اگر میعاد اول کے بعد قاضی معزول ہو گیا یا اس کا انتقال ہو گیا اور دوسرا اس کی جگہ پر مقرر ہوا اور عورت نے گواہوں سے ثابت کر دیا کہ قاضی اول نے مہلت دی تھی اور وہ زمانہ ختم ہو چکا تو یہ قاضی سرے سے مدت مقرر نہ کرے بلکہ اسی پر عمل کرے گا جو قاضی اول نے کیا تھا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۰: قاضی کی تفریق کے بعد گواہوں نے شہادت دی کہ تفریق سے پہلے عورت نے جماع کا اقرار کیا تھا تو

۱ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۴.

۲ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۱۷۵.

۳ کنواری۔

۴ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۴.

۵ المرجع السابق، وغیرہ.

۶ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العین وغیرہ، ج ۵، ص ۱۷۵، وغیرہ.

۷ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثانی عشر فی العین، ج ۱، ص ۵۲۴، وغیرہ.



طلاق والیاں اپنے کو تین حیض تک روکے رہیں اور انھیں یہ حلال نہیں کہ جو کچھ خدا نے ان کے پیٹوں میں پیدا کیا اُسے چھپائیں، اگر وہ اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہوں۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَأَن يَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ وَإِن أَرَأَيْتُمْ أَنَّ كَثُرَ أَشْهُدَاؤُكُم بِمَا لَمْ يَحْصُنْ  
وَأُولَئِكَ هُمُ الْغَالِبُونَ أَن يَضَعُوا حُكْمَهُ <sup>(١)</sup> ﴿

اور تمھاری عورتوں میں جو حیض سے ناامید ہو گئیں اگر تم کو کچھ شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جنینیں ابھی حیض نہیں آیا ہے اور حمل والیوں کی عدت یہ ہے کہ اپنا حمل جن لیں۔  
اور فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَشْرُونَ زِينَتَهُمْ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْفَحْشَاءِ قِيلَ إِنَّهَا زِينَةُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ سَاءَ مَا تَزِينُونَ﴾ (٢)

تم میں جو مرجائیں اور بی بیایاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روک رہیں پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو تم پر کچھ مواخذہ نہیں اُس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں شرع کے موافق کریں اور اللہ (عزوجل) کو تمھارے کاموں کی خبر ہے۔

**حدیث ۱:** صحیح بخاری شریف میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سمیعہ اسمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر نکاح کی اجازت طلب کی حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اجازت دیدی۔<sup>(۳)</sup> نیز اُس میں ہے، کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۃ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی<sup>(۴)</sup> یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔ اور ایک روایت میں ہے، کہ میں اس پر مبالغہ کر سکتا ہوں کہ وہ اس کے بعد نازل ہوئی۔<sup>(۵)</sup>

حدیث ۲: امام مالک و شافعی و بیہقی حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہو گیا اور ہنوز مردہ چار پائی پر ہو تو عدت پوری ہوگئی۔ (۸)

١. ب ٢٨، الطلاق: ٤. ٢. ب ٢، البقرة: ٢٣٤.

”صحيح البخاري“، كتاب الطلاق، باب واولات الاحمال... إلخ، الحديث: ٥٣٢٠، ج ٤، ص ٤٦٠

٤ "صحيح البخاري"، كتاب التفسير، باب والذين يتوفرون منكم الحج، الحديث: ٤٥٣٢، ج ٣، ص ١٨٣.

5 ..... "من أبي داود"، كتاب الطلاق، باب في عدة الحامل، الحديث: ٢٣٠٧، ج ٢، ص ٤٢٧.

١٣٢. "الموطأ للإمام مالك"، كتاب الطلاق، باب عدة المتوفى عنها... الخ، الحديث: ١٢٨٤، ج ٢، ص ١٣٢.

## (مسائل فقہیہ)

مسئلہ ۱: نکاح زائل ہونے یا شبہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت

ہے۔

مسئلہ ۲: نکاح زائل ہونے کے بعد اس وقت عدت ہے کہ شوہر کا انتقال ہوا ہو یا خلوت صحیح ہوئی ہو۔ زانیہ کے لیے عدت نہیں اگرچہ حاملہ ہو اور یہ نکاح کر سکتی ہے مگر جس کے زنا سے حمل ہے اُس کے سوا دوسرے سے نکاح کرے تو جب تک بچہ پیدا نہ ہو طبعی جائز نہیں۔ نکاح فاسد میں دخول سے قبل تفریق ہوئی تو عدت نہیں اور دخول کے بعد ہوئی تو ہے۔<sup>(۱)</sup> (عامہ کتب)

مسئلہ ۳: جس عورت کا مقام بند ہے اُس سے خلوت ہوئی تو طلاق کے بعد عدت نہیں۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۴: عورت کو طلاق دی، بائن یا رجعی یا کسی طرح نکاح فسخ<sup>(۳)</sup> ہو گیا، اگرچہ یوں کہ شوہر کے بیٹے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا اور ان صورتوں میں دخول ہو چکا ہو یا خلوت ہوئی ہو اور اس وقت حمل نہ ہو اور عورت کو حیض آتا ہے تو عدت پورے تین حیض ہے جبکہ عورت آزاد ہو اور باندی ہو تو دو حیض اور اگر عورت ام ولد ہے اُس کے مولیٰ کا انتقال ہو گیا یا اُس نے آزاد کر دیا تو اس کی عدت بھی تین حیض ہے۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۵: ان صورتوں میں اگر عورت کو حیض نہیں آتا ہے کہ ابھی ایسے سن کو نہیں پہنچی یا سن ایسا کو پہنچ چکی ہے یا عمر کے حسابوں بالغ ہو چکی ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو عدت تین مہینے ہے اور باندی ہے تو ڈیڑھ ماہ۔<sup>(۵)</sup>

مسئلہ ۶: اگر طلاق یا فسخ پہلی تاریخ کو ہوا مگر چھ ماہ کے وقت تو چاند کے حساب سے تین مہینے ورنہ ہر مہینہ تیس دن کا قرار دیا جائے یعنی عدت کے کل دن نوے ہونگے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری، جوہرہ)

① "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۲۶، وغیرہ۔

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۸۳۔

③ جنی ختم۔

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۱۔

⑤ المرجع السابق، ص ۱۸۶-۱۹۲۔

⑥ "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۲۷۔

و"الجوہرۃ المیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۹۶۔

مسئلہ ۷: عورت کو حیض آچکا ہے مگر اب نہیں آتا اور ابھی سن ایسا کو بھی نہیں پہنچی ہے اس کی عدت بھی حیض سے ہے جب تک تین حیض نہ آلیں یا سن ایسا کو نہ پہنچے اس کی عدت ختم نہیں ہو سکتی اور اگر حیض آیا ہی نہ تھا اور مہینوں سے عدت گزار رہی تھی کہ اثنائے عدت میں حیض آ گیا تو اب حیض سے عدت گزارے یعنی جب تک تین حیض نہ آلیں عدت پوری نہ ہوگی۔ (۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: حیض کی حالت میں طلاق دی تو یہ حیض عدت میں شمار نہ کیا جائے بلکہ اس کے بعد پورے تین حیض ختم ہونے پر عدت پوری ہوگی۔ (۲) (عامہ کتب)

مسئلہ ۹: جس عورت سے نکاح فاسد ہوا اور دخول ہو چکا ہو یا جس عورت سے شہدۂ وطی ہوئی اُس کی عدت فرقت و موت دونوں میں حیض سے ہے اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے۔ (۳) (جوہرہ نیرہ) اور وہ عورت کسی کی باندی ہو تو عدت ڈیڑھ ماہ۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: اس کی عورت کسی کی کنیز ہے اس نے خود خرید لی تو نکاح جائز مگر عدت نہیں یعنی اُس کو وطی کرنا جائز مگر دوسرے سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک دو حیض نہ گزر لیں۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: اپنی عورت کو جو کنیز تھی خرید اور ایک حیض آنے کے بعد آزاد کر دیا تو اس حیض کے بعد دو حیض اور عدت میں رہے اور حرہ (۶) کا سا سوگ کرے اور اگر ایک بائن طلاق دیکر خریدی تو ملکِ یحییٰ (۷) کی وجہ سے وطی کر سکتا ہے اور دو طلاقیں دیں تو بغیر حلالہ وطی نہیں کر سکتا اور اگر دو حیض کے بعد آزاد کر دی تو نکاح کی وجہ سے عدت نہیں، ہاں عتق (۸) کی وجہ سے عدت گزارے۔ (۹) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: جس عورت سے نابالغ نے شہدۂ یا نکاح فاسد میں وطی کی اُس پر بھی یہی عدت ہے۔ یوہیں اگر نابالغی میں خلوت ہوئی اور بالغ ہونے کے بعد طلاق دی جب بھی یہی عدت ہے۔ (۱۰) (رد المحتار)

۱ "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۲۷.

۲ المرجع السابق، ص ۵۲۷.

۳ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۹۵، ۹۶.

۴ "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۲۷.

۵ المرجع السابق.

۶ آزاد عورت جو لونڈی نہ ہو۔ ۷ لونڈی کا مالک ہونا۔ ۸ آزاد ہونا۔

۹ "انفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، ص ۵۲۷.

۱۰ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: فی عتق زوجۃ الصغیر، ج ۵، ص ۱۹۰.

**مسئلہ ۱۳:** نکاح فاسد میں تفریق یا متارکہ کے وقت سے عدت شمار کی جائے گی متارکہ یہ کہ مرد نے یہ کہا کہ میں نے اُسے چھوڑا یا اُس سے وطی ترک کی یا اسی قسم کے اور الفاظ کہے جب تک متارکہ یا تفریق نہ ہو کتنا ہی زمانہ گزر جائے عدت نہیں اگرچہ دل میں ارادہ کر لیا کہ وطی نہ کریگا اور اگر عورت کے سامنے نکاح سے انکار کرتا ہے تو یہ متارکہ ہے ورنہ نہیں لہذا اس کا اعتبار نہیں۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۱۴:** طلاق کی عدت وقت طلاق سے ہے اگرچہ عورت کو اس کی اطلاع نہ ہو کہ شوہر نے اُسے طلاق دی ہے اور تین حیض آنے کے بعد معلوم ہوا تو عدت ختم ہو چکی اور اگر شوہر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو اتنے زمانہ سے طلاق دی ہے تو عورت اُسکی تصدیق کرے یا تکذیب، عدت وقت اقرار سے شمار ہوگی۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۵:** عورت کو کسی نے خبر دی کہ اُس کے شوہر نے تین طلاقیں دیدیں یا شوہر کا خط آیا اور اُس میں اسے طلاق لکھی ہے، اگر عورت کا غالب گمان ہے کہ وہ سچ کہتا ہے یا یہ خط اُسی کا ہے تو عدت گزار کر نکاح کر سکتی ہے۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۶:** عورت کو تین طلاقیں دیدیں مگر لوگوں پر ظاہر نہ کیا اور دو حیض آنے کے بعد عورت سے وطی کی اور حمل رہ گیا اب اُس نے لوگوں سے طلاق دینا بیان کیا تو عدت وضع حمل ہے اور وضع حمل تک نفقہ اُس پر واجب۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** طلاق دیکر مگر گیا، عورت نے قاضی کے پاس دعویٰ کیا اور گواہ سے طلاق دینا ثابت کر دیا اور قاضی نے تفریق کا حکم دیا تو عدت وقت طلاق سے ہے، اس وقت سے نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** پچھلا حیض اگر پورے دس دن پر ختم ہوا ہے تو ختم ہوتے ہی عدت ختم ہوگئی اگرچہ ابھی غسل نہ کیا بلکہ اگرچہ اتنا وقت بھی ابھی نہیں گزرا ہے کہ اُس میں غسل کر سکتی اور طلاق رجعی تھی تو شوہر اب رجعت نہیں کر سکتا اور اب یہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔ اور اگر دس دن سے کم میں ختم ہوا ہے تو جب تک نہانہ لے یا ایک نماز کا پورا وقت نہ گزر لے عدت ختم نہ ہوگی یہ حکم مسلمان عورت کے ہیں اور کتابیہ ہو تو بہر حال حیض ختم ہوتے ہی عدت پوری ہو جائیگی۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۲۰۸ - ۲۰۹.

"الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۱۰۲.

② "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثانی، ص ۱۰۱ - ۱۰۲.

③ المرجع السابق، ص ۱۰۲.

④ "العتاوی الہمدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۳۲.

⑤ المرجع السابق.

⑥ المرجع السابق، ص ۵۲۸.

مسئلہ ۱۹: وطی بالشبہ کی چند صورتیں ہیں:

(۱) عورت عدت میں تھی اور شوہر کے سوا کسی اور کے پاس بھیج دی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ تیری عورت ہے اُس نے وطی کی بعد کو حال کھلا۔

(۲) عورت کو تین طلاقیں دیکر بغیر حلالہ اُس سے نکاح کر لیا اور وطی کی۔

(۳) عورت کو تین طلاقیں دیکر عدت میں وطی کی اور کہتا ہے کہ میرا گمان یہ تھا کہ اس سے وطی حلال ہے۔

(۴) مال کے عوض یا لفظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں وطی کی۔

(۵) خاوند والی عورت تھی اور شبہ اُس سے کسی اور نے وطی کی پھر شوہر نے اُس کو طلاق دیدی ان سب صورتوں میں عورت پر دو عدتیں ہیں اور بعد تفریق دوسری عدت پہلی عدت میں داخل ہو جائے گی یعنی اب جو حیض آئے گا دونوں عدتوں میں شمار ہوگا۔<sup>(۱)</sup> (جو ہرہ نہیرو)

مسئلہ ۲۰: مطلقہ نے ایک حیض کے بعد دوسرے سے نکاح کیا اور اس دوسرے نے اُس سے وطی کی پھر دونوں میں تفریق کر دی گئی اور تفریق کے بعد دو حیض آئے تو پہلی عدت ختم ہو گئی مگر ابھی دوسری ختم نہ ہوئی لہذا یہ شخص اُس سے نکاح کر سکتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا جب تک بعد تفریق تین حیض نہ آئیں اور تین حیض آنے پر دونوں عدتیں ختم ہو گئیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۱: عورت کو طلاق بائن دی تھی ایک یا دو، اور عدت کے اندر وطی کی اور جانتا تھا کہ وطی حرام ہے اور حرام ہونے کا اقرار بھی کرتا ہے تو ہر بار کی وطی پر عدت ہے مگر سب متداخل ہو گئی اور تین طلاقیں دے چکا ہے اور عدت میں وطی کی اور جانتا ہے کہ وطی حرام ہے اور مقرر<sup>(۳)</sup> بھی ہے تو اس وطی کے لیے عدت نہیں ہے بلکہ مرد کو رجم کا حکم ہے اور عورت بھی اقرار کرتی ہے تو اُس پر بھی۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: موت کی عدت چار مہینے دس دن ہے یعنی دسویں رات بھی گزر لے بشرطیکہ نکاح صحیح ہو دخول ہوا ہو یا نہیں دونوں کا ایک حکم ہے اگرچہ شوہر نابالغ ہو یا زوجہ نابالغہ ہو۔ یو ہیں اگر شوہر مسلمان تھا اور عورت کتابیہ تو اس کی بھی یہی عدت ہے مگر اس عدت میں شرط یہ ہے کہ عورت کو حمل نہ ہو۔<sup>(۵)</sup> (جو ہرہ وغیرہ)

۱۔ "الجوهرة البیة"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۶۔

۲۔ "المتاوی الہندیة"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۳۲۔

۳۔ اقرار کرنے والا۔

۴۔ "المتاوی الہندیة"، المرجع السابق۔

۵۔ "الجوهرة البیة"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۹۷، وغیرہا۔

**مسئلہ ۲۳:** عورت کنیز ہے تو اُس کی عدت دو مہینے پانچ دن ہے شوہر آزاد ہو یا غلام کہ عدت میں شوہر کے حال کا لحاظ نہیں بلکہ عورت کے اعتبار سے ہے پھر موت پہلی تاریخ کو ہو تو چاند سے مہینے لیے جائیں ورنہ حرہ کے لیے ایک سو تیس دن اور باندی کے لیے پینسٹھ دن۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۴:** عورت حامل ہے تو عدت وضع حمل ہے عورت حرہ ہو یا کنیز مسلمہ ہو یا کتابیہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی یا متار کہ یا وطی بالضمہ کی حمل ثابت النسب ہو یا زنا کا مثلاً زانیہ حاملہ سے نکاح کیا اور شوہر مر گیا یا وطی کے بعد طلاق دی تو عدت وضع حمل ہے۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، عالمگیری وغیرہا)

**مسئلہ ۲۵:** وضع حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد حمل ساقط ہو گیا اور اعضا بن چکے ہیں عدت پوری ہوگئی ورنہ نہیں اور اگر دو یا تین بچے ایک حمل سے ہوئے تو پچھلے کے پیدا ہونے سے عدت پوری ہوگی۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۶:** بچہ کا اکثر حصہ باہر آچکا تو رجعت نہیں کر سکتا مگر دوسرے سے نکاح اُس وقت حلال ہوگا کہ پورا بچہ پیدا ہوئے۔<sup>(۴)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۲۷:** موت کے بعد اگر حمل قرار پایا تو عدت وضع حمل سے نہ ہوگی بلکہ دنوں سے۔<sup>(۵)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۸:** بارہ برس سے کم عمر والے کا انتقال ہوا اور اُس کی عورت کے چھ مہینے سے کم کے اندر بچہ پیدا ہوا تو عدت وضع حمل ہے اور چھ مہینے یا زائد میں ہوا تو چار مہینے دس دن اور نسب بہر حال ثابت نہ ہوگا۔ اور اگر شوہر مرا ہق ہو تو دونوں صورت میں وضع حمل سے عدت پوری ہوگی اور بچہ ثابت النسب ہے۔<sup>(۶)</sup> (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۲۹:** جو شخص خصی تھا اُس کا انتقال ہوا اور اُس کی عورت حاملہ ہے یا مرنے کے بعد حاملہ ہونا معلوم ہوا تو عدت

① "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۰ - ۱۹۲.

② "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۲.

③ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۲۸، وغیرہما.

④ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۹۶.

⑤ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: فی عدة الموت، ج ۵، ص ۱۹۳.

⑥ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۰.

⑦ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۰.

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: فی عدة الموت، ج ۵، ص ۱۹۳.



وضع حمل ہے اور بچہ ثابت النسب ہے۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۳۰:** عورت کو طلاق رجعی دی تھی اور عدت میں مر گیا تو عورت موت کی عدت پوری کرے اور طلاق کی عدت جاتی رہی خواہ صحت کی حالت میں طلاق دی ہو یا مرض میں۔ اور اگر بائن طلاق دی تھی یا تین تو طلاق کی عدت پوری کرے جبکہ صحت میں طلاق دی ہو اور اگر مرض میں دی ہو تو دونوں عدتیں پوری کرے یعنی اگر چار مہینے دس دن میں تین حیض پورے ہو چکے تو عدت پوری ہو چکی اور اگر تین حیض پورے ہو چکے ہیں مگر چار مہینے دس دن پورے نہ ہوئے تو ان کو پورا کرے اور اگر یہ دن پورے ہو گئے مگر ابھی تین حیض پورے نہ ہوئے تو ان کے پورے ہونے کا انتظار کرے۔<sup>(۲)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳۱:** عورت کنیز تھی اُسے رجعی طلاق دی اور عدت کے اندر آزاد ہو گئی تو حرہ کی عدت پوری کرے یعنی تین حیض یا تین مہینے اور طلاق بائن یا موت کی عدت میں آزاد ہوئی تو باندی کی عدت یعنی دو حیض یا ڈیڑھ مہینہ یا دو مہینے پانچ دن۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۲:** عورت کہتی ہے کہ عدت پوری ہو چکی اگر اتنا زمانہ گزرا ہے کہ پوری ہو سکتی ہے تو قسم کے ساتھ اُس کا قول معتبر ہے اور اگر اتنا زمانہ نہیں گزرا تو نہیں۔ مہینوں سے عدت ہو جب تو ظاہر ہے کہ اُس نے دن گزرنے پر عدت ہو چکی اور حیض سے ہو تو آزاد عورت کے لیے کم از کم ساٹھ دن ہیں اور لونڈی کے لیے چالیس بلکہ ایک روایت میں حرہ کے لیے اُمّالیس دن کہ تین حیض کی اقل مدت نو دن ہے اور دو طہر کی تیس دن اور باندی کے لیے اکیس دن کہ دو حیض کے چھ دن اور ایک طہر درمیان کا پندرہ دن۔<sup>(۴)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۳:** مطلقہ کہتی ہے کہ عدت پوری ہو گئی کہ حمل تھا ساقط ہو گیا اگر حمل کی مدت اتنی تھی کہ اعضا بن چکے تھے تو مان لیا جائیگا ورنہ نہیں مثلاً نکاح سے ایک مہینے بعد طلاق دی اور طلاق کے ایک ماہ بعد حمل ساقط ہوتا بتاتی ہے تو عدت پوری نہ ہوئی کہ بچے کے اعضا چار ماہ میں بنتے ہیں۔<sup>(۵)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۳۴:** اپنی عورت مطلقہ سے عدت میں نکاح کیا اور قبل و بعد طلاق دیدی تو پورا مہر واجب ہوگا اور سرے سے

① .... "الحوہرة النہرة"، کتاب العدة، الجزء الثاني، ص ۱۰۰.

② "انفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدة، ج ۱، ص ۵۳۰.

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، ج ۵، ص ۱۹۶.

④ کم سے کم.

⑤ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: فی وطء المعتدة بشبهة، ج ۵، ص ۲۱۰.

⑥ .... "رد المختار"، المرجع السابق، ص ۲۱۱.

عدت بیٹھے۔ یوہیں اگر پہلا نکاح فاسد تھا اور دخول کے بعد تفریق ہوئی اور عدت کے اندر نکاح صحیح کر کے طلاق دیدی یا دخول کے بعد کفو نہ ہونے کی وجہ سے تفریق ہوئی پھر نکاح کر کے طلاق دی یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر طلاق دی اور عدت کے اندر نکاح کیا اب وہ لڑکی بالغہ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا یا نابالغہ سے نکاح کر کے وطی کی پھر لڑکی نے بالغہ ہو کر اپنے کو اختیار کیا اور عدت کے اندر پھر اُس سے نکاح کیا اور قبل دخول طلاق دیدی ان سب صورتوں میں دوسرے نکاح کا پورا مہر اور طلاق کے بعد عدت واجب ہے، اگرچہ دوسرے نکاح کے بعد وطی نہیں ہوئی کہ نکاح اول کی وطی نکاح ثانی میں بھی وطی قرار دی جائیگی۔  
(۱) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۵: بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو طلاق دی تو جب تک اُسے تین حیض نہ آئیں دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی یا سن ایسا کو پہنچ کر مہینوں سے عدت پوری کرے اگرچہ بچہ پیدا ہونے سے قبل اُسے حیض نہ آیا ہو۔ (۲) (در مختار)

## سوگ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْمَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْتُمْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمُ لَهُمْ دَوْنَ هُنَّ وَلَكِنْ لَاشْوَاءُ لَهُمْ وَرَأَيْتُمْ أَن تَقُولُوا أَفَوَ لَا مَعْرُوفًا وَلَا تَعْرَضُوا عَقْدًا إِلَى كَاهِنٍ حَتَّى يَبْتُغِيَ الْكِتَابُ أَجْلَهُ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنْفُسِكُمْ فَاصْرَبُوا وَلَا عَاقِبَةَ لِمُفْعِلِيهِمْ﴾ (۳)

اور تم پر گناہ نہیں اس میں کہ اشارۂ عورتوں کے نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو، اللہ (عزوجل) کو معلوم ہے کہ تم اُن کی یاد کرو گے ہاں اُن سے خفیہ وعدہ مت کرو مگر یہ کہ اتنی ہی بات کرو جو شرع کے موافق ہے۔ اور عقد نکاح کا پکارا وہ نہ کرو جب تک کتاب کا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) اُس کو جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے تو اُس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ (عزوجل) بخشنے والا، حلم والا ہے۔

حدیث ۱: صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہو گئی (یعنی وہ عدت میں ہے) اور اُس کی

① ... "اندر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب العدة، مطلب: می وطء المعتدة بشبهة، ج ۵، ص ۲۱۲.

② ... "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۲۱۷.

③ ... ب ۲، البقرة: ۲۳۵.

آنکھیں دکھتی ہیں، کیا اُسے سرمہ لگائیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں دو یا تین بار یہی فرمایا کہ نہیں پھر فرمایا: کہ ”یہ تو یہی چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر میٹھی پھینکا کرتی تھی۔“ (۱) (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور نہایت میٹھے کیلے کپڑے پہنتی، جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے میٹھی پھینکتی ہوئی نکلتی اور اب عدت پوری ہوتی)۔

**حدیث ۲:** صحیحین میں ام المومنین ام حبیبہ و ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ (عزوجل) اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اُسے یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔“ (۲)

**حدیث ۳:** ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے، مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے، مگر وہ کپڑا کہ بُنے سے پہلے اُس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر رکھتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے، مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہے۔“ اور ابو داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ منہدی نہ لگائے۔“ (۳)

**حدیث ۴:** ابو داؤد و نسائی نے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جس عورت کا شوہر مر گیا ہے، وہ نہ کم کارنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیر و کارنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ۔“ (۴)

**حدیث ۵:** ابو داؤد و نسائی انھیں سے راوی، کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرے پاس تشریف لائے۔ اُس وقت میں نے مصر (ایلوہ) لگا رکھا تھا، فرمایا: ”ام سلمہ یہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کی، یہ ایلوہ ہے اس میں خوشبو نہیں۔ فرمایا: ”اس سے چہرہ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے، اگر لگانا ہی ہے تو رات میں لگا لیا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو۔“ میں نے عرض کی، کنگھا کرنے کے لیے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ فرمایا: کہ ”بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔“ (۵)

① ”صحیح البخاری“، کتاب الطلاق، باب تحد المتوفی عنہا۔ إلح، الحدیث: ۵۳۳۶، ج ۳، ص ۵۰۶

② ”صحیح البخاری“، کتاب الحائض، باب حد المرأة علی غیر زوجها، الحدیث: ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ج ۱، ص ۴۳۳

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الطلاق، باب وجوب الاحداد فی عدة الوفاة۔ إلح، الحدیث: ۱۴۹۱، ص ۷۹۹

④ ”سنن أبی داؤد“، کتاب الطلاق، باب فیما تحتہ المعتدة فی عدتها، الحدیث: ۲۳۰۲، ج ۲، ص ۴۲۵

④ ”سنن أبی داؤد“، کتاب الطلاق، باب فیما تحتہ المعتدة فی عدتها، الحدیث: ۲۳۰۴، ج ۲، ص ۴۲۵

⑤ ”سنن أبی داؤد“، کتاب الطلاق، باب فیما تحتہ المعتدة فی عدتها، الحدیث: ۲۳۰۵، ج ۲، ص ۴۲۵

**حدیث ۶:** حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن کے شوہر کو ان کے غلاموں نے قتل کر ڈالا تھا، وہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہیں، کہ مجھے میکے میں عدت گزارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر نکلا کر فرمایا ”اُسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو، جب تک عدت پوری نہ ہو۔“ لہذا انھوں نے چار ماہ دس دن اُسی مکان میں پورے کیے۔<sup>(۱)</sup>

### (مسائل فقہیہ)

**مسئلہ ۱:** سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے یعنی ہر قسم کے زیور چاندی سونے جواہر وغیرہا کے اور ہر قسم اور ہر رنگ کے ریشم کے کپڑے اگرچہ سیاہ ہوں نہ پہنے اور خوشبو کا بدن یا کپڑوں میں استعمال نہ کرے اور نہ تیل کا استعمال کرے اگرچہ اُس میں خوشبو نہ ہو جیسے روغن زیتون اور کنگھا کرنا اور سیاہ سرمہ لگانا۔ یوہیں سفید خوشبودار سرمہ لگانا اور مہندی لگانا اور زعفران یا کسم یا گیر و کارنگا ہوا یا سرخ رنگ کا کپڑا پہننا منع ہے ان سب چیزوں کا ترک واجب ہے۔<sup>(۲)</sup> (جو ہرہ، در مختار، عالمگیری) یوہیں پڑیا کا رنگ گلابی۔ دھانی۔ چمپئی اور طرح طرح کے رنگ جن میں ترین<sup>(۳)</sup> ہوتا ہے سب کو ترک کرے۔

**مسئلہ ۲:** جس کپڑے کا رنگ پُرانا ہو گیا کہ اب اُس کا پہننا زینت نہیں اُسے پہن سکتی ہے۔ یوہیں سیاہ رنگ کے کپڑے میں بھی حرج نہیں جبکہ ریشم کے نہ ہوں۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳:** عذر کی وجہ سے ان چیزوں کا استعمال کر سکتی ہے مگر اس حال میں اُس کا استعمال زینت کے قصد<sup>(۵)</sup> سے نہ ہو مثلاً درد سر کی وجہ سے تیل لگا سکتی ہے یا تیل لگانے کی عادی ہے جانتی ہے کہ نہ لگانے میں درد سر ہو جائیگا تو لگانا جائز ہے۔ یا درد سر کے وقت کنگھا کر سکتی ہے مگر اُس طرف سے جدھر کے دندانے موٹے ہیں اُدھر سے نہیں جدھر باریک ہوں کہ یہ بال سنوارنے کے لیے ہوتے ہیں اور یہ ممنوع ہے۔ یا سرمہ لگانے کی ضرورت ہے کہ آنکھوں میں درد ہے۔ یا خدرشت<sup>(۶)</sup> ہے تو ریشمی کپڑے پہن سکتی ہے۔ یا اُس کے پاس اور کپڑا نہیں ہے تو یہی ریشمی یا رنگا ہوا پہنے مگر یہ ضرور ہے کہ ان کی اجازت ضرورت کے

① "جامع الترمذی"، أبواب الطلاق... إلخ، باب ما جاء من تعدد المتوفی عنها زوجها، الحدیث: ۱۲۰۸، ج ۲، ص ۴۱۱.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۱.

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۳.

④ یعنی بناؤ سنگار۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۳.

⑥ کھجلی، ایک جلدی بیماری جس میں بدن پر پھنسیاں نکل آتی ہیں اور کھجلی ہوتی ہے۔ ارادہ۔

”وقت ہے لہذا بقدر ضرورت اجازت ہے ضرورت سے زیادہ ممنوع مثلاً آنکھ کی بیماری میں سرمہ لگانے کی ضرورت ہو تو یہ لحاظ ضروری ہے کہ سیاہ سرمہ اُس وقت لگا سکتی ہے جب سفید سرمہ سے کام نہ چلے اور اگر صرف رات میں لگانا کافی ہے تو دن میں لگانے کی اجازت نہیں۔“<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۴: سوگ اُس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاق بائن کی عدت ہو اگرچہ عورت باندی ہو۔ شوہر کے عثین ہونے یا عضو تناسل کے کٹے ہونے کی وجہ سے فرقت ہوئی تو اُس کی عدت میں بھی سوگ واجب ہے۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۵: طلاق دینے والا سوگ کرنے سے منع کرتا ہے یا شوہر نے مرنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ سوگ نہ کرنا جب بھی سوگ کرنا واجب ہے۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۶: نابالغہ و مجنونہ و کافرہ پر سوگ نہیں۔ ہاں اگر اثنائے عدت میں نابالغہ بالغہ ہوئی مجنونہ کاجنون جاتا رہا اور کافرہ مسلمان ہوگئی تو جودن باقی رہ گئے ہیں اُن میں سوگ کرے۔<sup>(۴)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: ام ولد کو اُس کے مولیٰ نے آزاد کر دیا یا مولیٰ کا انتقال ہو گیا تو عدت بیٹھے گی مگر اس عدت میں سوگ واجب نہیں۔ یوہیں نکاح فاسد اور وطی بالشہدہ اور طلاق رجعی کی عدت میں سوگ نہیں۔<sup>(۵)</sup> (جوہرہ، عالمگیری)

مسئلہ ۸: کسی قریب کے مرجانے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔<sup>(۶)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: کسی کے مرنے کے غم میں سیاہ کپڑے پہننا جائز نہیں مگر عورت کو تین دن تک شوہر کے مرنے پر غم کی وجہ

① ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۳۔

و ”الدرالمختار“ و ”ردالمختار“، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۲۔

② ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۴۔

و ”الدرالمختار“، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۱۔

③ ”الدرالمختار“، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۱۔

④ ”ردالمختار“، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۳۔

⑤ ”الفتاویٰ الہدیۃ“، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۴۔

⑥ ”ردالمختار“، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۳۔

سے سیاہ کپڑے پہننا جائز ہے اور سیاہ کپڑے غم ظاہر کرنے کے لیے نہ ہوں تو مطلقاً جائز ہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰:** عدت کے اندر چار پائی پر سو سکتی ہے کہ یہ زینت میں داخل نہیں۔

**مسئلہ ۱۱:** جو عورت عدت میں ہو اُس کے پاس صراحۃً نکاح کا پیغام دینا حرام ہے اگرچہ نکاح فاسد یا حقیقی کی عدت میں ہو اور موت کی عدت ہو تو اشارۃً کہہ سکتے ہیں اور طلاق رجعی یا بائن یا فسخ کی عدت میں اشارۃً بھی نہیں کہہ سکتے اور وطی بالہبہہ یا نکاح فاسد کی عدت میں اشارۃً کہہ سکتے ہیں اشارۃً کہنے کی صورت یہ ہے کہ کہے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر یہ نہ کہے کہ تجھ سے، ورنہ صراحت ہو جائیگی یا کہے میں ایسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں جس میں یہ یہ وصف ہوں اور وہ اوصاف بیان کرے جو اس عورت میں ہیں یا مجھے تجھ جیسی کہاں ملے گی۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** جو عورت طلاق رجعی یا بائن کی عدت میں ہے یا کسی وجہ سے فرقت ہوئی اگرچہ شوہر کے بیٹے کا بوسہ لینے سے اور اس کی عدت میں ہو یا خلع کی عدت میں ہو اگرچہ نفقۃً عدت پر خلع ہوا ہو یا اس پر خلع ہوا کہ عدت میں شوہر کے مکان میں نہ رہے گی تو ان عورتوں کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں نہ دن میں نہ رات میں جبکہ آزاد ہوں یا لونڈی ہو جو شوہر کے پاس رہتی ہے اور عاقلہ، بالغہ، مسلمہ ہو اگرچہ شوہر نے اُسے باہر نکلنے کی اجازت بھی دی ہو۔ اور نابالغہ لڑکی طلاق رجعی کی عدت میں شوہر کی اجازت سے باہر جاسکتی ہے اور بغیر اجازت نہیں اور نابالغہ بائن طلاق کی عدت میں اجازت و بے اجازت دونوں صورت میں جاسکتی ہے ہاں اگر قریب البلوغ<sup>(۳)</sup> ہے تو بغیر اجازت نہیں جاسکتی اور عورت بچی یا بوہری یا کتابیہ ہے تو جاسکتی ہے مگر شوہر کو منع کرنے کا حق ہے۔ مرد و عورت مجوسی<sup>(۴)</sup> تھے شوہر مسلمان ہو گیا اور عورت نے اسلام لانے سے انکار کیا اور فرقت ہو گئی اور مدخولہ تھی لہذا عدت بھی واجب ہوئی تو عدت کے اندر اُس کا شوہر نکلنے سے منع کر سکتا ہے۔ موٹی نے ام ولد کو آزاد کیا تو اس عدت میں باہر جاسکتی ہے اور نکاح فاسد کی عدت میں نکلنے کی اجازت ہے مگر شوہر منع کر سکتا ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۱۳:** چند مکان کا ایک محن ہو اور وہ سب مکان شوہر کے ہوں تو محن میں آسکتی ہے اوروں کے ہوں تو نہیں۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

① "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۴.

② "افتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۴.

③ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۵.

④ بالغ ہونے کے قریب۔ ⑤ آگ کی پوجا کرنے والے۔

⑤ "افتاویٰ الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۴.

⑥ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۷.

⑦ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۲۷.

**مسئلہ ۱۴:** اگر کرایہ کے مکان میں رہتی تھی جب بھی مکان بدلنے کی اجازت نہیں شوہر کے ذمہ زمانہ عدت کا کرایہ ہے اور اگر شوہر غائب ہے اور عورت خود کرایہ دے سکتی ہے جب بھی اُسی میں رہے۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۵:** موت کی عدت میں اگر باہر جانے کی حاجت ہو کہ عورت کے پاس بقدر کفایت مال نہیں اور باہر جا کر محنت مزدوری کر کے لائیگی تو کام چھوٹے گا تو اسے اجازت ہے کہ دن میں اور رات کے کچھ حصے میں باہر جائے اور رات کا اکثر حصہ اپنے مکان میں گزارے مگر حاجت سے زیادہ باہر ٹھہرنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر بقدر کفایت اس کے پاس خرچ موجود ہے تو اسے بھی گھر سے لکنا مطلقاً منع ہے اور اگر خرچ موجود ہے مگر باہر نہ جائے تو کوئی نقصان پہنچے گا مثلاً زراعت کا کوئی دیکھنے بھالنے والے نہیں اور کوئی ایسا نہیں جسے اس کام پر مقرر کرے تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے مگر رات کو اُسی گھر میں رہنا ہوگا۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار، درمختار، ردالمحتار) یوہیں کوئی سودا لانے والا نہ ہو تو اس کے لیے بھی جاسکتی ہے۔

**مسئلہ ۱۶:** موت یا فرقت<sup>(۳)</sup> کے وقت جس مکان میں عورت کی سکونت<sup>(۴)</sup> تھی اُسی مکان میں عدت پوری کرے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی اس سے مراد یہی گھر ہے اور اس گھر کو چھوڑ کر دوسرے مکان میں بھی سکونت نہیں کر سکتی مگر ضرورت اور ضرورت کی صورتیں ہم آگے لکھیں گے آج کل معمولی باتوں کو جس کی کچھ حاجت نہ ہو محض طبیعت کی خواہش کو ضرورت بولا کرتے ہیں وہ یہاں مراد نہیں بلکہ ضرورت وہ ہے کہ اُس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

**مسئلہ ۱۷:** عورت اپنے میکے گئی تھی یا کسی کام کے لیے کہیں اور گئی تھی اُس وقت شوہر نے طلاق دی یا مر گیا تو فوراً بلا توقف وہاں سے واپس آئے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** جس مکان میں عدت گزارنا واجب ہے اُس کو چھوڑ نہیں سکتی مگر اُس وقت کہ اسے کوئی نکال دے مثلاً طلاق کی عدت میں شوہر نے گھر میں سے اس کو نکال دیا، یا کرایہ کا مکان ہے اور عدت عدت و فوات ہے مالک مکان کہتا ہے کہ کرایہ دے یا مکان خالی کر اور اس کے پاس کرایہ نہیں یا وہ مکان شوہر کا ہے مگر اس کے حصہ میں جتنا پہنچے وہ قابل سکونت نہیں اور

① "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: الحق ان علی المعفی... الخ، ج ۵، ص ۲۲۸.

② "البرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد مطلب: الحق ان علی المعفی... الخ، ج ۵، ص ۲۲۸.

③ یعنی نکاح ٹوٹنے کی وجہ سے مرد و عورت کے مابین طہرگی۔

④ رہائش۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۵.

ورشہ اپنے حصہ میں اسے رہنے نہیں دیتے یا کرایہ مانگتے ہیں اور پاس کرایہ نہیں یا مکان ڈھ رہا ہو<sup>(۱)</sup> یا ڈھنے کا خوف ہو یا چوروں کا خوف ہو مال تلف<sup>(۲)</sup> ہو جائیکا اندیشہ ہے یا آبادی کے کنارے مکان ہے اور مال وغیرہ کا اندیشہ ہے تو ان صورتوں میں مکان بدل سکتی ہے۔ اور اگر کرایہ کا مکان ہو اور کرایہ دے سکتی ہے یا ورشہ کو کرایہ دے کر رہ سکتی ہے تو اُسی میں رہنا لازم ہے۔ اور اگر حصہ اتنا ملے کہ اس کے رہنے کے لیے کافی ہے تو اُسی میں رہے اور دیگر ورشہ شوہر جن سے پردہ فرض ہے اُن سے پردہ کرے اور اگر اُس مکان میں نہ چور کا خوف ہے نہ پروسیوں کا مگر اُس میں کوئی اور نہیں ہے اور تنہا رہتے خوف کرتی ہے تو اگر خوف زیادہ ہو مکان بدلنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں اور طلاق بائن کی عدت ہے اور شوہر فاسق ہے اور کوئی وہاں ایسا نہیں کہ اگر اُس کی نیت بد ہو تو روک سکے ایسی حالت میں مکان بدل دے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

**مسئلہ ۱۹:** وفات کی عدت میں اگر مکان بدلنا پڑے تو اُس مکان سے جہاں تک قریب کا میسر آ سکے اُسے لے اور عدت طلاق کی ہو تو جس مکان میں شوہر اُسے رکھنا چاہے اور اگر شوہر غائب ہے تو عورت کو اختیار ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** جب مکان بدلا تو دوسرے مکان کا وہی حکم ہے جو پہلے کا تھا یعنی اب اس مکان سے باہر جانے کی اجازت نہیں مگر عدت وفات میں بوقت حاجت بقدر حاجت جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** طلاق بائن کی عدت میں یہ ضروری ہے کہ شوہر عورت میں پردہ ہو یعنی کسی چیز سے آڑ کر دی جائے کہ ایک طرف شوہر رہے اور دوسری طرف عورت۔ عورت کا اُسکے سامنے اپنا بدن چھپانا کافی نہیں اس واسطے کہ عورت اب اجنبیہ ہے اور اجنبیہ سے خلوت جائز نہیں بلکہ یہاں فقہ کا زیادہ اندیشہ ہے اور اگر مکان میں تنگی ہو اتنا نہیں کہ دونوں الگ الگ رہ سکیں تو شوہر اُتنے دنوں تک مکان چھوڑ دے، یہ نہ کرے کہ عورت کو دوسرے مکان میں بھیج دے اور خود اس میں رہے کہ عورت کو مکان بدلنے کی بغیر ضرورت اجازت نہیں اور اگر شوہر فاسق ہو تو اُسے حکماً اُس مکان سے علیحدہ کر دیا جائے اور اگر نہ نکلے تو اُس مکان میں کوئی ثقہ<sup>(۶)</sup> محورت رکھ دی جائے جو ثقہ کے روکنے پر قادر ہو اور اگر جمعی کی عدت ہو تو پردہ کی کچھ حاجت نہیں اگرچہ شوہر فاسق ہو کہ یہ نکاح سے باہر نہ ہوئی۔<sup>(۷)</sup> (درمختار، رد المحتار)

① ... مگر رہا ہو۔ ② ... ضائع۔

③ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۵.

و"الدرالمختار" و"ردالمحتار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، مطلب الحق ان علی المفتی .. الخ، ج ۵، ص ۲۲۹، وغیرہما.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۵.

⑤ ... المرجع السابق. ⑥ ... معتمر، قاتل الاحواء.

⑦ "الدرالمختار" و"ردالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: الحق ان علی المفتی .. الخ، ج ۵، ص ۲۳۰.



**مسئلہ ۲۲:** تین طلاق کی عدت کا بھی وہی حکم ہے جو طلاق بائن کی عدت کا ہے۔ زن و شوگر بڑھیا پوڑھے ہوں اور فرقت واقع ہوئی اور ان کی اولادیں ہوں جنکی مفارقت گوارا نہ ہو تو دونوں ایک مکان میں رہ سکتے ہیں جبکہ زن و شو کی طرح نہ رہتے ہوں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۲۳:** سفر میں شوہر نے طلاق بائن دی یا اس کا انتقال ہوا اب وہ جگہ شہر ہے یا نہیں اور وہاں سے جہاں جانا ہے مدت سفر ہے یا نہیں اور بہر صورت مکان مدت سفر ہے یا نہیں اگر کسی طرف مسافت سفر نہ ہو تو عورت کو اختیار ہے وہاں جائے یا گھر واپس آئے اُسکے ساتھ محرم ہو یا نہ ہو مگر بہتر یہ ہے کہ گھر واپس آئے اور اگر ایک طرف مسافت سفر ہے اور دوسری طرف نہیں تو جدھر مسافت سفر نہ ہو اُس کو اختیار کرے اور اگر دونوں طرف مسافت سفر ہے اور وہاں آبادی نہ ہو تو اختیار ہے جائے یا واپس آئے ساتھ میں محرم ہو یا نہ ہو اور بہتر گھر واپس آنا ہے اور اگر اس وقت شہر میں ہے تو وہیں عدت پوری کرے محرم یا بغیر محرم نہ ادھر آسکتی ہے نہ ادھر جاسکتی اور اگر اس وقت جنگل میں ہے مگر راستہ میں گاؤں یا شہر ملے گا اور وہاں ٹھہر سکتی ہے کہ مال یا آبرو کا اندیشہ نہیں اور ضرورت کی چیزیں وہاں ملتی ہوں تو وہیں عدت پوری کرے پھر محرم کے ساتھ وہاں سے سفر کرے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** عورت کو عدت میں شوہر سفر میں نہیں لے جاسکتا، اگرچہ وہ رجعی کی عدت ہو۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۲۵:** رجعی کی عدت کے وہی احکام ہیں جو بائن کے ہیں مگر اس کے لیے سوگ نہیں اور سفر میں رجعی طلاق دی تو شوہر ہی کے ساتھ رہے اور کسی طرف مسافت سفر<sup>(۴)</sup> ہے تو ادھر نہیں جاسکتی۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

## ثبوت نسب کا بیان

حدیث میں فرمایا: ”بچہ اُس کے لیے ہے، جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لیے

پتھر ہے۔“<sup>(۶)</sup>

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۳۱

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۳۲

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب الرابع عشر فی الحداد، ج ۱، ص ۵۳۵

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۳۳

④ سفر کا شرعی فاصلہ یعنی ساڑھے ستاون میل (تقریباً ۹۲ کلومیٹر)۔ ⑤ "الدر المختار"، المرجع السابق

⑥ "صحیح البخاری"، کتاب الحدود، باب للعاهر المحرم، الحدیث: ۶۸۱۸، ج ۴، ص ۳۴۰

## (مسائل فقہیہ)

**مسئلہ ۱:** حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال لہذا جو عورت طلاق رجعی کی عدت میں ہے اور عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار نہ کیا ہو اور بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وہ مدت اتنی ہے کہ اس میں عدت پوری ہو سکتی ہے اور وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا جب بھی نسب ثابت ہے کہ بچہ پیدا ہونے سے معلوم ہوا کہ عورت کا اقرار غلط تھا اور ان دونوں صورتوں میں ولادت سے ثابت ہوا کہ شوہر نے رجعت کر لی ہے جبکہ وقت طلاق سے پورے دو برس یا زیادہ میں بچہ پیدا ہوا اور دو برس سے کم میں پیدا ہوا تو رجعت ثابت نہ ہوئی ممکن ہے کہ طلاق دینے سے پہلے کا حمل ہو اور اگر وقت اقرار سے چھ مہینے پر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں۔ یوہیں طلاق بائن یا موت کی عدت پوری ہونے کا عورت نے اقرار کیا اور وقت اقرار سے چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے، ورنہ نہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار وغیرہ، عامہ کتب)

**مسئلہ ۲:** جس عورت کو بائن طلاق دی اور وقت طلاق سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور دو برس کے بعد پیدا ہوا تو نہیں مگر جبکہ شوہر اس بچہ کی نسبت کہے کہ یہ میرا ہے یا ایک بچہ دو برس کے اندر پیدا ہوا دوسرا بعد میں تو دونوں کا نسب ثابت ہو جائیگا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳:** وقت نکاح سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور چھ مہینے یا زیادہ پر ہوا تو ثابت ہے جبکہ شوہر اقرار کرے یا سکوت اور اگر کہتا ہے کہ بچہ پیدا ہی نہ ہوا تو ایک عورت کی گواہی سے ولادت ثابت ہو جائیگی اور اگر شوہر نے کہا تھا کہ جب تو جنے تو تجھ کو طلاق اور عورت بچہ پیدا ہونا بیان کرتی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے تو دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوگی تنہا جنائی کی شہادت ناکافی ہے۔ یوہیں اگر شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا یا حمل ظاہر تھا جب بھی طلاق ثابت ہے اور نسب ثابت ہونے کے لیے فقط جنائی کا قول کافی ہے۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ) اور اگر دو بچے پیدا ہوئے ایک چھ مہینے کے اندر دوسرا چھ مہینے پر یا چھ مہینے کے بعد تو دونوں میں کسی کا نسب ثابت نہیں۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، ج ۵، ص ۲۳۴ مویرہ.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، ج ۵، ص ۲۳۷.

③ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب العنۃ، الجزء الثانی، ص ۱۰۷.

④ "المتاوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۶.

مسئلہ ۴: نکاح میں جہاں نسب ثابت ہونا کہا جاتا ہے وہاں کچھ یہ ضرور نہیں کہ شوہر دعوے کرے تو نسب ہوگا بلکہ سکوت سے بھی نسب ثابت ہوگا اور اگر انکار کرے تو نفی نہ ہوگی جب تک لعان نہ ہو اور اگر کسی وجہ سے لعان نہ ہو سکے جب بھی ثابت ہوگا۔ (۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: نابالغہ کو اُس کے شوہر نے بعد دخول طلاق رجعی دی اور اُس نے حاملہ ہونا ظاہر کیا تو اگر ستائیس مہینے کے اندر بچہ پیدا ہوا تو ثابت النسب ہے اور طلاق بائن میں دو برس کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر اُس نے عدت پوری ہو نیکا اقرار کیا ہے تو وقت اقرار سے چھ مہینے کے اندر ہوگا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر نہ حاملہ ہونا ظاہر کیا نہ عدت پوری ہونے کا اقرار کیا بلکہ سکوت کیا تو سکوت کا وہی حکم ہے جو عدت پوری ہونے کے اقرار کا ہے۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۶: شوہر کے مرنے کے وقت سے دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوگا تو نسب ثابت ہے، ورنہ نہیں۔ یہی حکم صغیرہ کا ہے جبکہ حمل کا اقرار کرتی ہو اور اگر عورت صغیرہ ہے جس نے نہ حمل کا اقرار کیا، نہ عدت پوری ہونے کا اور دس مہینے دس دن سے کم میں ہوا تو ثابت ہے ورنہ نہیں اور اگر عدت پوری ہونے کا اقرار کیا اور وقت اقرار یعنی چار مہینے دس دن کے بعد اگر چھ مہینے کے اندر پیدا ہوا تو ثابت ہے، ورنہ نہیں۔ (۳) (درمختار)

مسئلہ ۷: عورت نے عدت وقات میں پہلے یہ کہا مجھے حمل نہیں پھر دوسرے دن کہا حمل ہے تو اُس کا قول مان لیا جائیگا اور اگر چار مہینے دس دن پورے ہونے پر کہا کہ حمل نہیں ہے پھر حمل ظاہر کیا تو اُس کا قول نہیں مانا جائیگا مگر جبکہ شوہر کی موت سے چھ مہینے کے اندر بچہ پیدا ہو تو اُس کا وہ اقرار کہ عدت پوری ہوگئی باطل سمجھا جائیگا۔ (۴) (خانیہ)

مسئلہ ۸: طلاق یا موت کے بعد دو برس کے اندر بچہ پیدا ہوا اور شوہر یا اُس کے ورثہ بچہ پیدا ہونے سے انکار کرتے ہیں اور عورت دعویٰ کرتی ہے تو اگر حمل ظاہر تھا یا شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو ولادت ثابت ہے اگرچہ جنائی (۵) بھی شہادت نہ دے اور وہ ثابت النسب ہے اور اگر نہ حمل ظاہر تھا نہ شوہر نے حمل کا اقرار کیا تھا تو اُس وقت ثابت ہوگا کہ دو مرد یا ایک مرد، دو عورت گواہی دیں۔ اور مرد کس طرح گواہی دیں گے اس کی صورت یہ ہے کہ عورت تہا مکان میں گئی اور اُس مکان میں کوئی ایسا

① "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۶۔

② "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۷۔

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، ج ۵، ص ۲۴۰۔

④ "افتاویٰ الحایۃ"،

⑤ دائی، بچہ جنائے والی۔

بچہ نہ تھا اور بچہ لیے ہوئے باہر آئی یا مرد کی نگاہ اچانک پڑ گئی دیکھا کہ اُس کے بچہ پیدا ہو رہا ہے اور قصدِ نگاہ کی تو فاسق ہے اور اُس کی گواہی مردود۔<sup>(۱)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۹: شوہر بچہ پیدا ہونے کا اقرار کرتا ہے مگر کہتا ہے کہ یہ بچہ نہیں ہے تو اُس کے ثبوت کے لیے جنائی کی شہادت کافی ہے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۰: عدتِ وفات میں بچہ پیدا ہوا اور بعض ورثہ نے تصدیق کی تو اس کے حق میں نسب ثابت ہو گیا پھر اگر یہ عادل ہے اور اسکے ساتھ کسی اور وارثِ قابلِ شہادت نے بھی تصدیق کی یا کسی اجنبی نے شہادت دی تو ورثہ اور غیر سب کے حق میں نسب ثابت ہو گیا یعنی مثلاً اگر اس لڑکے نے دعویٰ کیا کہ میرے باپ کے فلاں شخص پر اتنے روپے دین ہیں تو دعویٰ سننے کے لیے اسکی حاجت نہیں کہ وہ اپنا نسب ثابت کرے اور اگر تنہا ایک وارث تصدیق کرتا ہے یا چند ہوں مگر وہ عادل نہ ہوں تو فقط ان کے حق میں ثابت ہے اور وراثت کے حق میں ثابت نہیں یعنی مثلاً اگر دیگر ورثہ اس صورت میں انکار کرتے ہوں تو اولاد ہونے کی وجہ سے ان کے حصوں میں کوئی کمی نہ ہوگی اور وارث اگر تصدیق کریں تو ان کے لیے اقرار کرنے میں لفظ شہادت اور مجلسِ قاضی وغیرہ کچھ شرط نہیں مگر وراثت کے حق میں ان کا اقرار اُس وقت مانا جائیگا جب عادل ہوں ہاں اگر اس وارث کے ساتھ کوئی غیر وارث ہے تو اُس کا فقط یہ کہہ دینا کافی نہ ہوگا کہ یہ فلاں کا لڑکا ہے بلکہ لفظ شہادت اور مجلسِ حکم وغیرہ وہ سب امور جو شہادت میں شرط ہیں، اس کے لیے شرط ہیں۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: بچہ پیدا ہوا عورت کہتی ہے کہ نکاح کو چھ مہینے یا زائد کا عرصہ گزرا اور مرد کہتا ہے کہ چھ مہینے نہیں ہوئے تو عورت کو قسم کھلائیں، قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور شوہر یا اس کے ورثہ گواہ پیش کرنا چاہیں تو گواہ نہ سنے جائیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۲: کسی لڑکے کی نسبت کہا یہ میرا بیٹا ہے اور اُس شخص کا انتقال ہو گیا اور اُس لڑکے کی ماں جس کا حرہ و مسلمہ ہونا معلوم ہے یہ کہتی ہے کہ میں اُس کی عورت ہوں اور یہ اُس کا بیٹا تو دونوں وارث ہونگے اور اگر عورت کا آزاد ہونا مشہور نہ ہو یا پہلے وہ باندی تھی اور اب آزاد ہے اور یہ نہیں معلوم کہ علق کے وقت آزاد تھی یا نہیں اور ورثہ کہتے ہیں تو اُس کی ام ولد تھی تو وارث نہ

① "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، مطلب: می ثبوت النسب من الصغیرة، ج ۵، ص ۲۴۲

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ج ۵، ص ۲۴۳.

③ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، مطلب: می ثبوت النسب من الصغیرة، ج ۵، ص ۲۴۴

④ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، مطلب: می ثبوت النسب من الصغیرة، ج ۵، ص ۲۴۵

ہوگی۔ یو ہیں اگر ورثہ کہتے ہیں کہ تو اُس کے مرنے کے وقت نصرانیہ تھی اور اُس وقت اُس عورت کا مسلمان ہونا مشہور نہیں ہے، جب بھی وارث نہ ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱۳: عورت کا بچہ خود عورت کے قبضہ میں ہے شوہر کے قبضہ میں نہیں اُس کی نسبت عورت یہ کہتی ہے کہ یہ لڑکا میرے پہلے شوہر سے ہے اس کے پیدا ہونے کے بعد میں نے تجھ سے نکاح کیا اور شوہر کہتا ہے کہ میرا ہے میرے نکاح میں پیدا ہوا تو شوہر کا قول معتبر ہے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: کسی عورت سے زنا کیا پھر اُس سے نکاح کیا اور چھ مہینے یا زائد میں بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے اور کم میں ہوا تو نہیں اگرچہ شوہر کہے کہ یہ زنا سے میرا بیٹا ہے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: نسب کا ثبوت اشارہ سے بھی ہو سکتا ہے اگرچہ بولنے پر قادر ہو۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: کسی نے اپنے نابالغ لڑکے کا نکاح کسی عورت سے کر دیا اور لڑکا اتنا چھوٹا ہے کہ نہ جماع کر سکتا ہے نہ اُس سے حمل ہو سکتا ہے اور عورت کے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت نہیں اور اگر لڑکا مراہق<sup>(۵)</sup> ہے اور اُس کی عورت سے بچہ پیدا ہوا تو نسب ثابت ہے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: اپنی کنیز سے وطی کرتا ہے اور بچہ پیدا ہوا تو اُس کا نسب اُس وقت ثابت ہوگا کہ یہ اقرار کرے کہ میرا بچہ ہے اور وہ لونڈی ام ولد ہوگئی اب اس کے بعد جو بچے پیدا ہونگے اُن میں اقرار کی حاجت نہیں مگر یہ ضرور ہے کہ نفی کرنے سے منتفی ہو جائے گا مگر نفی سے اُس وقت منتفی ہوگا کہ زیادہ زمانہ نہ گزرا ہو نہ قاضی نے اُس کے نسب کا حکم دیدیا ہو اور ان میں کوئی بات پائی گئی تو نفی نہیں ہو سکتی۔ اور مدبرہ کے بچہ کا نسب بھی اقرار سے ثابت ہوگا۔ منکوحہ کے بچہ کا نسب ثابت ہونے کے لیے اقرار کی حاجت نہیں بلکہ انکار کی صورت میں لعان کرنا ہوگا اور جہاں لعان نہیں وہاں انکار سے بھی کام نہ چلے گا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۹، وغیرہ.

② "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۴۰.

③ ... المرجع السابق. ④ ... المرجع السابق.

⑤ بالغ ہونے کے قریب۔

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق.

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب الخامس عشر فی ثبوت النسب، ج ۱، ص ۵۳۶.

## بچہ کی پرورش کا بیان

**حدیث ۱:** امام احمد والبوداد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ ایک عورت نے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے عرض کی، یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لیے ظرف تھا اور میرے پستان اس کے لیے مشک اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اور اب اسکو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ”تو زیادہ حق دار ہے، جب تک تو نکاح نہ کرے۔“ (۱)

**حدیث ۲:** صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عمرہ قضا سے فارغ ہو کر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی چچا کچا کہتی پیچھے ہو گئیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی وزید بن حارثہ و جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں نے ہی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میرے (رضاعی) بھائی کی لڑکی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا: کہ ”خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا: کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا: کہ تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا: کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔“ (۲)

## (مسائل فقہیہ)

**مسئلہ ۱:** بچہ کی پرورش کا حق ماں کے لیے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہوگی ہو یا اگر وہ مرتد ہوگئی تو پرورش نہیں کر سکتی یا کسی فسق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زانیہ یا چور یا نو حہ کرنے والی ہے تو اس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فقہانے فرمایا اگر وہ نماز کی پابند نہیں تو اسکی پرورش میں بھی نہ دیا جائے مگر اصح یہ ہے کہ اس کی پرورش میں اس وقت تک رہے گا کہ نا سمجھ ہو جب کچھ سمجھنے لگے تو علیحدہ کر لیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کر لگا جو اس کی ہے۔ یو ہیں ماں کی پرورش میں اس وقت بھی نہ دیا جائے جبکہ بکثرت بچہ کو چھوڑ کر ادھر ادھر چلی جاتی ہو اگر چہ اسکا جانا کسی

① ”سنن أبی داود“، کتاب الطلاق، باب من احق بالولد، الحدیث: ۲۲۷۶، ح ۲، ص ۴۱۳.

② ”صحیح البخاری“، کتاب المعازی، باب عمرہ القضاء، الحدیث: ۴۲۵۱، ح ۳، ص ۹۴.

گناہ کے لیے نہ ہو مثلاً وہ عورت مُردے نہلاتی ہے یا جنائی ہے یا اور کوئی ایسا کام کرتی ہے جس کی وجہ سے اُسے اکثر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کثیر یا ام ولد یا مدبرہ ہو یا مکاتبہ ہو جس سے قبل عقد کتابت بچہ پیدا ہوا جبکہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حق پرورش مولیٰ کے لیے ہے کہ اُس کی ملک ہے مگر اپنی ماں سے خدائے کیا جائے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار وغیرہا)

**مسئلہ ۲:** اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر محرم سے نکاح کر لیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے محرم سے نکاح کیا تو حق پرورش باطل نہ ہوا۔ غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کے لیے محرم نہ ہو اگرچہ رضاع کی جہت سے محرم ہو جیسے اس کی ماں نے اس کے رضاعی چچا سے شادی کر لی تو اب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگرچہ رضاع کے لحاظ سے بچہ کا چچا ہے مگر نسباً اجنبی ہے اور نسبی چچا سے نکاح کیا تو باطل نہیں۔<sup>(۲)</sup> (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳:** ماں اگر مفت پرورش کرنا نہیں چاہتی اور باپ اجرت دے سکتا ہے تو اجرت دے اور تنگ دست ہے تو ماں کے بعد جن کو حق پرورش ہے اگر اُن میں کوئی مفت پرورش کرے تو اُس کی پرورش میں دیا جائے بشرطیکہ بچہ کے غیر محرم سے اُس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ یا مفت پرورش کر یا بچہ فلاں کو دیدے مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اُس کی دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کر سکتے اور اگر کوئی دوسری عورت ایسی نہ ہو جس کو حق پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتہ دار مرد مفت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگرچہ اُس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگرچہ اجرت مانگتی ہو۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴:** جس کے لیے حق پرورش ہے اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جو پرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے گی۔ یوہیں اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ لیتا ہو یا مفت کوئی دودھ نہیں پلاتی اور بچہ یا اُس کے باپ کے پاس مال نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائے گی۔<sup>(۴)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵:** ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے باپ کے نکاح یا عدت میں ہو تو پرورش کا معاوضہ نہیں پائے گی ورنہ اس کا بھی حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اجرت اور بچہ کا نفقہ بھی اور اگر اُس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو یہ بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب اخراجات اگر بچہ کا مال ہو تو اُس سے دیے جائیں ورنہ جس پر بچہ کا نفقہ ہے اُسی

① "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانه، ج ۵، ص ۲۵۹ - ۲۶۱.

و "العتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحضانه، ج ۱، ص ۵۴۱، وغیرہا.

② "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: شروط الحاصۃ، ج ۵، ص ۲۶۱، وغیرہ.

③ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: شروط الحاصۃ، ج ۵، ص ۲۶۱.

④ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: شروط الحاصۃ، ج ۵، ص ۲۶۵.

کے ذمہ یہ سب بھی ہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۶:** ماں نے اگر پرورش سے انکار کر دیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کر سکتی ہے۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۷:** ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کر دیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حق پرورش نانی کے لیے ہے یہ بھی نہ ہو تو نانی کی ماں اس کے بعد دادی پر دادی بشرائط مذکورہ بالا پھر حقیقی بہن پھر خیانی بہن پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر خیانی بہن کی بیٹی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر خیانی پھر سوتیلی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر خیانی بھائی کی بیٹی پھر سوتیلے بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپھیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپھیاں پھر باپ کی پھوپھیاں اور ان سب میں وہی ترتیب ملحوظ ہے کہ حقیقی پھر خیانی پھر سوتیلی۔ اور اگر کوئی عورت پرورش کرنے والی نہ ہو یا ہو مگر اس کا حق ساقط ہو تو عصبات بہ ترتیب ارث یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلہ پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے بیٹے مگر لڑکی کو چچا زاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جبکہ مشعہاۃ ہو اور اگر عصبات بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش میں دیں مثلاً خیانی بھائی پھر اس کا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں۔ چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی پرورش کا حق نہیں۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۸:** اگر چند شخص ایک درجہ کے ہوں تو ان میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیزگار ہو پھر وہ کہ ان میں بڑا ہو حقدار ہے۔<sup>(۴)</sup> (عائگیری، درمختار)

**مسئلہ ۹:** بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے بغض رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اُس سے لے لیا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتہ دار سے نکاح کیا مگر وہ محرم نہیں جب بھی حق ساقط ہو جائیگا مثلاً اُس کے چچا زاد بھائی سے ہاں اگر ماں کے بعد اُسی چچا کے لڑکے کا حق ہے یا بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ ہوگا۔<sup>(۵)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۰:** اجنبی کے ساتھ نکاح کرنے سے حق پرورش ساقط ہو گیا تھا پھر اُس نے طلاق بائن دیدی یا رجعی دی مگر

① "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۵، ص ۲۶۶ - ۲۶۸.

② "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانة، مطلب: فی لزوم اجرة مسكن الحصانة، ج ۵، ص ۲۶۴.

③ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی لزوم اجرة مسكن الحصانة، ج ۵، ص ۲۶۹ - ۲۷۱.

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، ج ۵، ص ۲۷۱.

⑤ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی لزوم اجرة مسكن الحصانة، ج ۵، ص ۲۷۲.



عدت پوری ہوگئی تو حق پرورش عود<sup>(1)</sup> کرا آئے گا۔<sup>(2)</sup> (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ ۱۱: پاگل اور بوہرے کو حق پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہو گئے تو حق حاصل ہو جائیگا۔ یوہن مرتد تھا، اب مسلمان ہو گیا تو پرورش کا حق اسے ملے گا۔<sup>(3)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۲: بچہ نانی یا دادی کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپھی کو اختیار ہے کہ اُس سے لے لے۔<sup>(4)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: بچہ کا باپ کہتا ہے کہ اُس کی ماں نے کسی سے نکاح کر لیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اُس نے طلاق دیدی اور میرا حق عود کرا آیا تو اگر اتنا ہی کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول معتبر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جب تک وہ شخص طلاق کا اقرار نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں۔<sup>(5)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۱۴: جس عورت کے لیے حق پرورش ہے اُس کے پاس لڑکے کو اُس وقت تک رہنے دیں کہ اب اسے اُس کی حاجت نہ رہے یعنی اپنے آپ کھاتا پیتا، پہنتا، استنجا کر لیتا ہو، اس کی مقدار سات برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں اختلاف ہو تو اگر یہ سب کام خود کر لیتا ہو تو اُس کے پاس سے علیحدہ کر لیا جائے ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اُس کے حوالے کیا جائے اور لڑکی اُس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ حد شہوت کو پہنچ جائے اس کی مقدار نو برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کر دیا گیا جب بھی اُسی کی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کر دینے سے حق پرورش باطل نہ ہوگا، جب تک مرد کے قابل نہ ہو۔<sup>(6)</sup> (خانہ، بحر وغیرہا)

مسئلہ ۱۵: سات برس کی عمر سے بلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہے گا پھر جب بالغ ہو گیا اور سمجھ وال ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تادیب<sup>(7)</sup> کی ضرورت نہ ہو تو جہاں چاہے وہاں رہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ

یعنی دوبارہ پرورش کا حق حاصل ہو جائے گا۔

۱ "الہدایہ"، کتاب الطلاق، باب الولد من اُحق بہ، ج ۲، ص ۲۸۴، وغیرہا

۲ "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: لو کانت الاخوة... إلح، ج ۵، ص ۲۷۳.

۳ "اعتاوی الہمدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانة، ج ۱، ص ۵۴۱

۴ "العتاوی الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الحصانة، ج ۱، ص ۱۹۴.

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۵، ص ۲۷۳.

۶ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۴، ص ۲۸۷، وغیرہما.

۷ یعنی اصلاح، تربیت۔

ہو اور تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہوگا مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اب اگر اخراجات کا متکفل ہو تو تفرع واحسان ہے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار) یہ حکم فقہی ہے مگر نظر بحال زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے، جب تک چال چلن اچھی طرح درست نہ ہو لیس اور پورا وثوق نہ ہو لے کہ اب اس کی وجہ سے فتنہ و عار نہ ہوگا کہ آج کل اکثر صحبتیں مغرب اخلاق<sup>(۲)</sup> ہوتی ہیں اور نو عمری میں فساد بہت جلد سرایت کرتا ہے۔

مسئلہ ۱۶: لڑکی نو برس کے بعد سے جب تک کو آری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی مگر جبکہ عمر رسیدہ ہو جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے جہاں چاہے رہے اور لڑکی شیب ہے مثلاً بیوہ ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اُسے اختیار ہے، ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ چچا کے بیٹے کو لڑکی کے لیے حق پرورش نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ محرم نہیں بلکہ ضرور ہے کہ محرم کے پاس رہے اور محرم نہ ہو تو کسی ثقہ امانت دار عورت کے پاس رہے جو اُس کی عفت کی حفاظت کر سکے اور اگر لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہو تو اختیار ہے۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، رد المحتار، عالمگیری)

مسئلہ ۱۷: لڑکا بالغ نہ ہوا مگر کام کے قابل ہو گیا ہے تو باپ اُسے کسی کام میں لگا دے جو کام سکھانا چاہے اُس کے جاننے والوں کے پاس بھیج دے کہ اُن سے کام سیکھے نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اُس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے اُس پر صرف کرے اور بچ رہے تو اُس کے لیے جمع کرتا رہے اور اگر باپ جانتا ہے کہ میرے پاس خرچ ہو جائے گا تو کسی اور کے پاس امانت رکھ دے۔<sup>(۴)</sup> (درمختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں روزہ و نماز و طہارت اور بیع و اجارہ و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرہ حاجت پڑتی ہے اور نادانگی سے خلاف شرع عمل کرنے کے جرم میں مبتلا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو اگر دیکھیں کہ بچہ کو علم کی طرف رجحان ہے اور سمجھ دار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو صحیح تعلیم عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانة، ج ۱، ص ۵۴۲.

و "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۵، ص ۲۷۷.

② اخلاق کو بگاڑنے والی۔

③ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: لو كانت الاخوة... الخ، ج ۵، ص ۲۷۷.

و "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السادس عشر فی الحصانة، ج ۱، ص ۵۴۲.

④ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب الحصانة، ج ۵، ص ۲۷۸.

**مسئلہ ۱۸:** لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اُسکو سلیقہ ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بد سلیقہ نہیں کر سکتی۔<sup>(۱)</sup>

**مسئلہ ۱۹:** لڑکی کو نوکر نہ رکھائیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ مرد کے پاس تنہا رہے اور یہ بڑے عیب کی بات ہے۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۰:** زمانہ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچہ لے کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اُس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت چاہتی ہے کہ بچہ کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں میں اتنا فاصلہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اس سے زیادہ فاصلہ ہے تو خود بھی نہیں جاسکتی۔ یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا گاؤں سے شہر میں جانے کا ہے کہ قریب ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ اور شہر سے گاؤں میں بغیر اجازت نہیں لے جاسکتی، ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اُس کا میکا ہے اور وہیں اُس کا نکاح ہوا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اگر اُس کا میکا ہے مگر وہاں نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ میکے لے جاسکتی ہے، نہ وہاں جہاں نکاح ہوا، ماں کے علاوہ کوئی اور پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو باپ کی اجازت سے لے جاسکتی ہے۔ مسلمان یا ذمی عورت بچہ کو دار الحرب میں مطلقاً نہیں لے جاسکتی، اگر چہ وہیں نکاح ہوا ہو۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۲۱:** عورت کو طلاق دیدی اُس نے کسی اجنبی سے نکاح کر لیا تو باپ بچہ کو اُس سے لے کر سفر میں لے جاسکتا ہے جبکہ کوئی اور پرورش کا حقدار نہ ہو ورنہ نہیں۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۲:** جب پرورش کا زمانہ پورا ہو چکا اور بچہ باپ کے پاس آ گیا تو باپ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اُس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانہ میں ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں اگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اُسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے منع نہیں کیا جاسکتا۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

① "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: لو کانت... إلخ، ج ۵، ص ۲۷۹

② "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: لو کانت الاخوة... إلخ، ج ۵، ص ۲۷۹.

③ "الدر المنمختار" و "ردالمحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: لو کانت الاخوة... إلخ، ج ۵، ص ۲۷۹، وغیرہ.

④ "الدر المنمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانه، ج ۵، ص ۲۸۱.

⑤ "الدر المنمختار"، کتاب الطلاق، باب الحضانه، ج ۵، ص ۲۷۲.

مسئلہ ۲۳: عورت بچہ کو گہوارے میں لٹا کر باہر چلی گئی گہوارہ گرا اور بچہ مر گیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اُس نے خود ضائع نہیں کیا۔<sup>(۱)</sup> (خانیہ)

## نفقہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿مِمَّنْ فَوْقُ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِۦٓ وَمَنْ قَلِيلٌ مِّنْ رِّزْقِهِۦ فَاَتَتْفِقُوا مَعًا اِنَّهُ لَا يَكْتَلِفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَّا اَنشَأَ سِيِّئَةً لِّلّٰهِ لَعْنَةُ عَسْرِ نِسَاۗءٍ﴾ (2)

مالدار شخص اپنی وسعت کے لائق خرچ کرے اور جس کی روزی تنگ ہے، وہ اُس میں سے خرچ کرے جو اُسے خدا نے دیا، اللہ (عزوجل) کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اتنی ہی جتنی اُسے طاقت دی ہے، قریب ہے کہ اللہ (عزوجل) سختی کے بعد آسانی پیدا کر دے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَعَلَى الْوَالِدِ لَوْلَاهُ مِمَّا رَزَقْنَاهُ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا يُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَالْوَالِدَتَاۤىِٕ ذَا بَوْلٍ لِّمَا عَلَّمَاۤهُمَا وَلَوْ لَوْلَاۤهُمَا لَمَوْلَاۤهُمَا ۚ وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ﴾ (3)

جس کا بچہ ہے اُس پر عورتوں کو کھانا اور پہننا ہے دستور کے موافق کسی جان پر تکلیف نہیں دی جاتی مگر اُس کی گنجائش کے لائق ماں کو اُس کے بچہ کے سبب ضرر نہ دیا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کے سبب اور جو باپ کے قائم مقام ہے اُس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿اَسْكُنُوْهُنَّ مِنۢ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجُوْكُمْ وَلَا تُلُْٔٔوا رُءُوسَكُمْ لِهِنَّ وَصَلُّوْا عَلَيْنَهُنَّ﴾ (4)

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہو اپنی طاقت بھر اور انھیں ضرر نہ دو کہ اُن پر تنگی کرو۔

① "الفتاویٰ الخابية"، کتاب النکاح، فصل فی الحصانة، ج ۱، ص ۱۹۴

② ..... پ ۲۸، الطلاق: ۷.

③ ..... پ ۲، البقرة: ۲۳۳.

④ ..... پ ۲۸، الطلاق: ۶.

**حدیث ۱:** صحیح مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ”عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمہارے پاس قیدی کی مثل ہیں، اللہ (عزوجل) کی امانت کے ساتھ تم نے انکولی اور اللہ (عزوجل) کے کلمہ کے ساتھ ان کے فروج کو حلال کیا، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ تمہارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ انہیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔“ (۱)

**حدیث ۲:** صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں، وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو مگر اُس صورت میں کہ ان کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں (تو آیا اس طرح لینا جائز ہے؟) فرمایا: کہ ”اُس کے مال میں سے اتنا تو لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لیے کافی ہو۔“ (۲)

**حدیث ۳:** صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھروالوں پر خرچ کرے۔“ (۳)

**حدیث ۴:** صحیح بخاری میں ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اُس کے لیے صدقہ ہے۔“ (۴)

**حدیث ۵:** بخاری شریف میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو کچھ تو خرچ کریگا وہ تیرے لیے صدقہ ہے، یہاں تک کہ لقمہ جو بی بی کے منہ میں اٹھا کر دیدے۔“ (۵)

**حدیث ۶:** صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عمرو (۶) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ”آدمی کو گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو، اُسے کھانے کو نہ دے۔“ (۷)

① ”صحیح مسلم“، کتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله تعالى عليه وآله وسلم، الحديث ۱۲۱۸، ص ۶۳۴

② ”صحیح البخاری“، کتاب النفقات، باب اذا لم يعق الرجل... إلخ، الحديث ۵۳۶۴، ج ۳، ص ۵۱۶

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الامارة، باب الناس تبع لقریش... إلخ، الحديث: ۱۸۲۲، ص ۱۰۱۳

④ ”صحیح البخاری“، کتاب النفقات، باب فصل النفقة على الاهل... إلخ، الحديث ۵۳۵۱، ج ۳، ص ۵۱۱

⑤ ”صحیح البخاری“، کتاب النفقات، باب اذا لم يعق الرجل... إلخ، الحديث: ۵۳۵۴، ج ۳، ص ۵۱۲

⑥ ”بہار شریعت“ کے نسخوں میں اس مقام پر ”عبداللہ بن عمر“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک ”صحیح مسلم“ میں حضرت سیدنا ”عبداللہ بن عمرو“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، اسی وجہ سے ہم نے درست کر دیا ہے۔... علیہ

⑦ ”صحیح مسلم“، کتاب الزکاة، باب فصل النفقة على العيال... إلخ، الحديث: ۹۹۴، ص ۴۹۹

**حدیث ۷:** ابو داؤد و ابن ماجہ بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے؟ فرمایا: ”تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لیے ہیں، تمھاری اولاد تمھاری عمدہ کمائی سے ہیں، اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔“ (۱)

## (مسائل فقہیہ)

**مسئلہ ۱:** نفقہ سے مراد کھانا پکڑا رہنے کا مکان ہے اور نفقہ واجب ہونے کے تین سبب ہیں زوجیت (۲)۔ نسب۔ ملک (۳)۔ (۴) (جوہرہ، درمختار)

**مسئلہ ۲:** جس عورت سے نکاح صحیح ہوا اُس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے عورت مسلمان ہو یا کافرہ، آزاد ہو یا مکاتبہ، محتاج ہو یا مالدار، دخول ہوا ہو یا نہیں، بالغ ہو یا نابالغ مگر نابالغہ میں شرط یہ ہے کہ جماع کی طاقت رکھتی ہو یا مشجعا ہو۔ اور شوہر کی جانب کوئی شرط نہیں بلکہ کتنا ہی صغیر السن (۵) ہو اُس پر نفقہ واجب ہے اُس کے مال سے دیا جائے گا۔ اور اگر اُس کی ملک میں مال نہ ہو تو اُس کی عورت کا نفقہ اُس کے باپ پر واجب نہیں ہاں اگر اُس کے باپ نے نفقہ کی ضمانت کی ہو تو باپ پر واجب ہے شوہر عینین ہے یا اُس کا عضو تناسل کٹا ہوا ہے یا مریض ہے کہ جماع کی طاقت نہیں رکھتا یا حج کو گیا ہے جب بھی نفقہ واجب ہے۔ (۶) (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۳:** نابالغہ جو قابل جماع نہ ہو اُس کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں، خواہ شوہر کے یہاں ہو یا اپنے باپ کے گھر جب تک قابلِ وطی نہ ہو جائے ہاں اگر اس قابل ہو کہ خدمت کر سکے یا اُس سے اُنس حاصل ہو سکے اور شوہر نے اپنے مکان میں رکھا تو نفقہ واجب ہے اور نہیں رکھا تو نہیں۔ (۷) (عالمگیری، درمختار)

① ”مس ابی داؤد“، کتاب البیوع، باب فی الرجل یأکل من مال ولده، الحدیث: ۳۵۳۰، ح ۳، ص ۴۰۳۔

② نکاح میں ہونا۔ ③ ملکیت۔

④ ... ”الحوہرۃ النیرۃ“، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۰۸۔

⑤ و ”الدر المختار“، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۳۔

⑥ ... کم عمر۔

⑦ ”المتاوی الہدیۃ“، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الاول فی نفقة الزوجۃ، ج ۱، ص ۵۴۴۔

⑧ و ”الدر المختار“، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۳۔

⑨ ”الدر المختار“، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۶۔

مسئلہ ۴: عورت کا مقام بند ہے جس کے سبب سے وطی نہیں ہو سکتی یا دیوانی ہے یا بوہری، تو نفقہ واجب ہے۔

(۱) (در مختار)

مسئلہ ۵: زوجہ کنیز ہے یا مدبرہ یا ام ولد تو نفقہ واجب ہونے کے لیے تہیہ شرط ہے یعنی اگر مولیٰ کے گھر رہتی ہے تو

واجب نہیں۔ (۲) (جوہرہ)

مسئلہ ۶: نکاح فاسد مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہو تو اس میں یا اس کی عدت میں نفقہ واجب نہیں۔ یوہیں وطی بالشبہ

میں اور اگر بظہر نکاح صحیح ہوا اور قاضی شرع نے نفقہ مقرر کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ نکاح صحیح نہیں مثلاً وہ عورت اس کی رضاعی بہن ثابت ہوئی تو جو کچھ نفقہ میں دیا ہے واپس لے سکتا ہے اور اگر بطور خود بلا حکم قاضی (۳) دیا ہے تو نہیں لے سکتا۔ (۴) (جوہرہ، رد المحتار)

مسئلہ ۷: انجانے میں عورت کی بہن یا پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا بعد کو معلوم ہوا اور تفریق ہوئی تو جب تک اس کی

عدت پوری نہ ہوگی عورت سے جماع نہیں کر سکتا مگر عورت کا نفقہ واجب ہے اور اس کی بہن، پھوپھی، خالہ کا نہیں اگرچہ ان عورتوں پر عدت واجب ہے۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۸: بالغہ عورت جب اپنے نفقہ کا مطالبہ کرے اور ابھی رخصت نہیں ہوئی ہے تو اس کا مطالبہ درست ہے جبکہ

شوہر نے اپنے مکان پر لے جانے کو اس سے نہ کہا ہو۔ اور اگر شوہر نے کہا تو میرے یہاں چل اور عورت نے انکار نہ کیا جب بھی نفقہ کی مستحق ہے اور اگر عورت نے انکار کیا تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر کہتی ہے جب تک مہر مغل نہ دو گے نہیں جاؤنگی جب بھی نفقہ پائے گی کہ اس کا انکار ناحق نہیں اور اگر انکار ناحق ہے مثلاً مہر مغل ادا کر چکا ہے یا مہر مغل تھا ہی نہیں یا عورت معاف کر چکی ہے تو اب نفقہ کی مستحق نہیں جب تک شوہر کے مکان پر نہ آئے۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۹: دخول ہونے کے بعد اگر عورت شوہر کے یہاں آنے سے انکار کرتی ہے تو اگر مہر مغل کا مطالبہ کرتی ہے کہ

① "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۶.

② "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۰۸.

③ قاضی کے حکم کے بغیر۔

④ "ردالمختار"، کتاب الطلاق، مطلب: لا تحب علی الاب... إلخ، ج ۵، ص ۲۸۸.

⑤ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۰۸.

⑥ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ح ۱، ص ۵۴۷.

⑦ "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ح ۱، ص ۵۴۵.

دے دو تو چوں تو نفقہ کی مستحق ہے، ورنہ نہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۰:** شوہر کے مکان میں رہتی ہے مگر اُس کے قابو میں نہیں آتی تو نفقہ ساقط نہیں اور اگر جس مکان میں رہتی ہے وہ عورت کی ملک ہے اور شوہر کا آنا وہاں بند کر دیا تو نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر اُس نے شوہر سے کہا کہ مجھے اپنے مکان میں لے چلو یا میرے لیے کرایہ پر کوئی مکان لے دو اور شوہر نہ لے گیا تو قصور شوہر کا ہے لہذا نفقہ کی مستحق ہے۔ یو ہیں اگر شوہر نے پرایا مکان غصب کر لیا ہے اُس میں رہتا ہے عورت وہاں رہنے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ کی مستحق ہے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** شوہر عورت کو سفر میں لے جانا چاہتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے یا عورت مسافتِ سفر<sup>(۳)</sup> پر ہے، شوہر نے کسی اجنبی شخص کو بھیجا کہ اُسے یہاں اپنے ساتھ لے آ عورت اُس کے ساتھ جانے سے انکار کرتی ہے تو نفقہ<sup>(۴)</sup> ساقط نہ ہوگا اور اگر عورت کے محرم کو بھیجا اور آنے سے انکار کرے تو نفقہ ساقط ہے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۲:** عورت شوہر کے گھر بیمار ہوئی یا بیمار ہو کر اُس کے یہاں گئی یا اپنے ہی گھر رہی مگر شوہر کے یہاں جانے سے انکار نہ کیا تو نفقہ واجب ہے اور اگر شوہر کے یہاں بیمار ہوئی اور اپنے باپ کے یہاں چلی گئی اگر اتنی بیمار ہے کہ ڈولی وغیرہ پر بھی نہیں آ سکتی تو نفقہ کی مستحق ہے اور اگر آ سکتی ہے مگر نہیں آئی تو نہیں۔<sup>(۶)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۳:** عورت شوہر کے یہاں سے ناحق چلی گئی تو نفقہ نہیں پائے گی جب تک واپس نہ آئے اور اگر اُس وقت واپس آئی کہ شوہر مکان پر نہیں بلکہ پردیس چلا گیا ہے جب بھی نفقہ کی مستحق ہے۔ اور اگر عورت یہ کہتی ہے کہ میں شوہر کی اجازت سے گئی تھی اور شوہر انکار کرتا ہے یا یہ ثابت ہو گیا کہ بلا اجازت چلی گئی تھی مگر عورت کہتی ہے کہ گئی تو تھی بغیر اجازت مگر کچھ دنوں شوہر نے وہاں رہنے کی اجازت دیدی تھی تو بظاہر عورت کا قول معتبر نہ ہوگا۔<sup>(۷)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۴:** چند مہینے کا نفقہ شوہر پر باقی تھا عورت اُس کے مکان سے بغیر اجازت چلی گئی تو یہ نفقہ بھی ساقط ہو گیا اور لوٹ کر آئے جب بھی اُس کی مستحق نہ ہوگی اور اگر باجائز اس نے قرض لے کر نفقہ میں صرف کیا تھا اور اب چلی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔<sup>(۸)</sup> (در مختار، رد المحتار)

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۶.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ح ۱، ص ۵۴۵.

③ سفر کا شرعی فاصلہ، یعنی ساڑھے ستاون میل، (تقریباً نوے کلومیٹر)۔ ④ کھانے پینے اور رہائش وغیرہ کے اخراجات۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۹۰.

⑥ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۷.

⑦ "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الطلاق، مطلب لا تحب علی الاب... الخ، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۹.

⑧ المرجع السابق.



**مسئلہ ۱۵:** عورت اگر قید ہوگئی اگرچہ ظناً تو شوہر پر نفقہ واجب نہیں ہاں اگر خود شوہر کا عورت پر ذین تھا اسی نے قید کرایا تو سقطنہ ہوگا۔ یوہیں اگر عورت کو کوئی اٹھالے گیا یا جھین لے گیا جب بھی شوہر پر نفقہ واجب نہیں۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۱۶:** عورت حج کے لیے گئی اور شوہر ساتھ نہ ہو تو نفقہ واجب نہیں اگرچہ محرم<sup>(۲)</sup> کے ساتھ گئی ہو اگرچہ حج فرض ہو۔ اگرچہ شوہر کے مکان پر رہتی تھی۔ اور اگر شوہر کے ہمراہ ہے تو نفقہ واجب ہے حج فرض ہو یا نفل مگر سفر کے مطابق نفقہ واجب نہیں بلکہ حضر کا نفقہ<sup>(۳)</sup> واجب ہے، لہذا کرایہ وغیرہ مصارف سفر<sup>(۴)</sup> شوہر پر واجب نہیں۔<sup>(۵)</sup> (جوہرہ، خانہ)

**مسئلہ ۱۷:** کسی عورت کو حمل ہے لوگوں کو شبہ ہے کہ فلاں شخص کا حمل ہے لہذا عورت کے باپ نے اسی سے نکاح کر دیا مگر وہ کہتا ہے کہ حمل مجھ سے نہیں تو نکاح ہو جائے گا مگر نفقہ شوہر پر واجب نہیں اور اگر حمل کا اقرار کرتا ہے تو نفقہ واجب ہے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے کی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں، عورت کو حمل ہو یا نہیں۔<sup>(۷)</sup> (خانہ)

**مسئلہ ۱۹:** جو عورت بے اجازت شوہر گھر سے چلی جایا کرتی ہے اس بنا پر اُسے طلاق دیدی تو عدت کا نفقہ نہیں پائے گی ہاں اگر بعد طلاق شوہر کے گھر میں رہی اور باہر جانا چھوڑ دیا تو پائے گی۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** جب تک عورت سن ایاس<sup>(۹)</sup> کو نہ پہنچے اُس کی عدت تین حیض ہے جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا اور اگر اس عمر سے پہلے کسی وجہ سے جوان عورت کو حیض نہیں آتا تو اس کی عدت کتنی ہی طویل ہو زمانہ عدت کا نفقہ واجب ہے یہاں تک کہ اگر سن ایاس تک حیض نہ آیا تو بعد ایاس تین ماہ گزرنے پر عدت ختم ہوگی اور اُس وقت تک نفقہ دینا ہوگا۔ ہاں اگر شوہر گواہوں سے ثابت کر دے کہ عورت نے اقرار کیا ہے کہ تین حیض آئے اور عدت ختم ہوگئی تو نفقہ ساقط کہ عدت پوری ہو چکی اور اگر عورت کو طلاق ہوئی اُس نے اپنے کو حاملہ بتایا تو وقت طلاق سے دو برس تک وضع حمل<sup>(۱۰)</sup> کا انتظار کیا جائے وضع حمل تک نفقہ واجب

① "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۱۔

② ایسا رشتہ دار جس کے ساتھ نکاح ہمیشہ حرام ہو۔ ③ حالت اقامت کا نفقہ۔ ④ سفر کے اخراجات۔

⑤ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب النکاح، باب النفقۃ، ج ۱، ص ۱۹۶۔

⑥ و "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۱۔

⑦ "المتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۶۔

⑧ "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب النکاح، باب النفقۃ، ج ۱، ص ۱۹۶۔

⑨ "المتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۵۔

⑩ جنی ایسی عمر جس میں حیض کا خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ ⑪ بچے کا پیدہ ہونا۔

ہے اور دوسرے پر بھی بچہ نہ ہوا اور عورت کہتی ہے کہ مجھے حیض نہیں آیا اور حمل کا گمان تھا تو نفقہ برابر لیتی رہے گی یہاں تک کہ تین حیض آئیں یا سن ایاس آ کر تین مہینے گزر جائیں۔<sup>(۱)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۲۱: عدت کے نفقہ کا نہ دعویٰ کیا نہ قاضی نے مقرر کیا تو عدت گزرنے کے بعد نفقہ ساقط ہو گیا۔

مسئلہ ۲۲: مفقود<sup>(۲)</sup> کی عورت نے نکاح کر لیا اور اس دوسرے شوہر نے دخول بھی کر لیا ہے، اب پہلا شوہر آیا تو عورت اور دوسرے شوہر میں تفریق کر دی جائیگی اور عورت عدت گزارے گی، مگر اس عدت کا نفقہ نہ پہلے شوہر پر ہے، نہ دوسرے پر۔<sup>(۳)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۲۳: اپنی مدخولہ عورت کو تین طلاقیں دیدیں عورت نے عدت میں دوسرے سے نکاح کر لیا اور دخول بھی ہوا تو تفریق کر دی جائے اور پہلے شوہر پر نفقہ ہے۔ اور منکوحہ نے دوسرے سے نکاح کیا اور دخول کے بعد معلوم ہوا اور تفریق کرائی گئی پھر شوہر کو معلوم ہوا اُس نے تین طلاقیں دیدیں تو عورت پر دونوں کی عدت واجب ہے اور نفقہ کسی پر نہیں۔<sup>(۴)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۲۴: عدت اگر مہینوں سے ہو تو کسی مقدار معین پر صلح ہو سکتی ہے اور حیض یا وضع حمل سے ہو تو نہیں کہ یہ معلوم نہیں کتنے دنوں میں عدت پوری ہوگی۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۲۵: وفات کی عدت میں نفقہ واجب نہیں، خواہ عورت کو حمل ہو یا نہیں۔ یوہیں جو فرقت عورت کی جانب سے معصیت کے ساتھ ہوا اُس میں بھی نہیں مثلاً عورت مرتدہ ہوگئی یا شہوت کے ساتھ شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا یا شہوت کے ساتھ چھوا، ہاں اگر مجبور کی گئی تو ساقط نہ ہوگا۔ یوہیں اگر عدت میں مرتدہ ہوگئی تو نفقہ ساقط ہو گیا پھر اگر اسلام لائی تو نفقہ عود کر آئیگا۔ اور اگر عدت میں شوہر کے بیٹے یا باپ کا بوسہ لیا تو نفقہ ساقط نہ ہوا اور جو فرقت زوجہ کی جانب سے سبب مباح سے ہوا اُس میں نفقہ ساقط نہیں مثلاً خیاء حق، خیاء بخل عورت کو حاصل ہوا، اُس نے اپنے نفس کو اختیار کیا بشرطیکہ دخول کے بعد ہو ورنہ عدت ہی نہیں اور خلع میں نفقہ ہے، ہاں اگر خلع اس شرط پر ہوا کہ عورت نفقہ و سکنے معاف کرے تو نفقہ اب نہیں پائے گی مگر سکنے<sup>(۶)</sup> سے شوہر اب بھی بڑی نہیں کہ عورت اسکو معاف کرنے کا اختیار نہیں رکھتی۔<sup>(۷)</sup> (جوہرہ)

① "الفتاویٰ الخاۃ"، کتاب النکاح، فصل فی نفقة العدة، ج ۱، ص ۲۰۲.

② یعنی مفقود الخمر: وہ شخص جس کا کوئی پتا نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔

③ "الفتاویٰ الخاۃ"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج ۱، ص ۱۹۶. ④ المرجع السابق.

⑤ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۴۲.

⑥ یعنی رہنے کا مکان۔

⑦ "الجوہرۃ البیۃ"، کتاب الفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۰، ۱۱۱.

مسئلہ ۲۶: عورت سے ایلا یا طہار یا لعان کیا یا شوہر مرد ہو گیا یا شوہر نے عورت کی ماں سے جماع کیا یا عینین کی عورت نے فرقت اختیار کی تو ان سب صورتوں میں نفقہ پائے گی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: عورت نے کسی کے بچہ کو دودھ پلانے کی نوکری کی مگر دودھ پلانے جاتی نہیں بلکہ بچہ کو یہاں لاتے ہیں تو نفقہ ساقط نہیں، البتہ شوہر کو اختیار ہے کہ اس سے روک دے بلکہ اگر اپنے بچہ کو جو دوسرے شوہر سے ہے دودھ پلائے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار حاصل بلکہ ہر ایسے کام سے منع کر سکتا ہے جس سے اُسے ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ سلائی وغیرہ ایسے کاموں سے بھی منع کر سکتا ہے بلکہ اگر شوہر کو مہندی کی بو نا پسند ہے تو مہندی لگانے سے بھی منع کر سکتا ہے۔ اور اگر دودھ پلانے وہاں جاتی ہے خواہ دن میں وہاں رہتی ہے یا رات میں تو نفقہ ساقط ہے۔ یو ہیں اگر عورت مردہ نبھلانے یا دائی کا کام کرتی ہے اور اپنے کام کے لیے باہر جاتی ہے مگر رات میں شوہر کے یہاں رہتی ہے اگر شوہر نے منع کیا اور بغیر اجازت گئی تو نفقہ ساقط ہے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۲۸: اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا اور ایک مالدار ہے، دوسرا محتاج تو متوسط درجہ کا یعنی محتاج جیسا کھاتے ہوں اُس سے عمدہ اور اغنیا جیسا کھاتے ہوں اُس سے کم اور شوہر مالدار ہو اور عورت محتاج تو بہتر یہ ہے کہ جیسا آپ کھاتا ہو عورت کو بھی کھلائے، مگر یہ واجب نہیں واجب متوسط ہے۔<sup>(۳)</sup> (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۲۹: نفقہ کا تعین روپوں سے نہیں کیا جاسکتا کہ ہمیشہ اتنے ہی روپے دیے جائیں اس لیے کہ نرخ بدلتا رہتا ہے ارزانی و گرانی<sup>(۴)</sup> دونوں کے مصارف یکساں نہیں ہو سکتے بلکہ گرانی میں اُس کے لحاظ سے تعداد بڑھائی جائے گی اور ارزانی میں کم کی جائے گی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۰: عورت آٹا پینے روٹی پکانے سے انکار کرتی ہے اگر وہ ایسے گھرانے کی ہے کہ اُن کے یہاں کی عورتیں اپنے آپ یہ کام نہیں کرتیں یا وہ بیمار یا کمزور ہے کہ کر نہیں سکتی تو پکا ہوا کھانا دینا ہوگا یا کوئی ایسا آدمی دے جو کھانا پکا دے، پکانے پر

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر، الفصل الثالث فی نفقة المعتدة، ج ۱، ص ۵۵۷

② "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لا تحب علی الاب إلح، ج ۵، ص ۲۹۰

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۸۶، وغیرہ۔

④ یعنی بھاؤ کا اتار چڑھاؤ۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۷۔

مجبور نہیں کی جاسکتی اور اگر نہ ایسے گھرانے کی ہے نہ کوئی سبب ایسا ہے کہ کھانا نہ پکا سکے تو شوہر پر یہ واجب نہیں کہ پکا ہوا اُسے دے اور اگر عورت خود پکاتی ہے مگر پکانے کی اجرت مانگتی ہے تو اجرت نہیں دی جائے گی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۳۱:** کھانا پکانے کے تمام برتن اور سامان شوہر پر واجب ہے، مثلاً چکی، ہانڈی، تواء، چٹا، رکابی، پیالہ، چمچ وغیرہ جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے حسب حیثیت اعلیٰ، ادنیٰ متوسط۔ یوہیں حسب حیثیت اثاث البیت دینا واجب، مثلاً چٹائی، دری، قالین، چار پائی، لحاف، توشک<sup>(۲)</sup>، تکیہ، چادر وغیرہ۔ یوہیں کنگھا، تیل، سردھونے کے لیے کھلی<sup>(۳)</sup> وغیرہ اور صابن یا مین<sup>(۴)</sup> میل دور کرنے کے لیے اور سرمہ، مسی، مہندی دینا شوہر پر واجب نہیں، اگر لائے تو عورت کو استعمال ضروری ہے۔ عطر وغیرہ خوشبو کی اتنی ضرورت ہے جس سے بغل اور پسینہ کی بو کو دفع کر سکے۔<sup>(۵)</sup> (جوہرہ وغیرہ)

**مسئلہ ۳۲:** غسل و وضو کا پانی شوہر کے ذمہ ہے عورت غنی ہو یا فقیر۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۳:** عورت اگر چائے یا حقہ پیتی ہے تو ان کے مصارف شوہر پر واجب نہیں اگرچہ نہ پینے سے اُس کو ضرر پہنچے گا۔<sup>(۷)</sup> (رد المحتار) یوہیں پان، چھالیا، تمباکو شوہر پر واجب نہیں۔

**مسئلہ ۳۴:** عورت بیمار ہو تو اُس کی دوا کی قیمت اور طبیب کی فیس شوہر پر واجب نہیں۔ فصدا یا بچنے کی ضرورت ہو تو یہ بھی شوہر پر نہیں۔<sup>(۸)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۳۵:** بچہ پیدا ہو تو جنائی کی اجرت شوہر پر ہے اگر شوہر نے نکایا۔ اور عورت پر ہے اگر عورت نے ہوا یا۔ اور اگر وہ خود بغیر ان دونوں میں کسی کے نکائے آجائے تو ظاہر یہ ہے کہ شوہر پر ہے۔<sup>(۹)</sup> (بحر و المختار)

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۸.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۲۹۳.

② پتنگ کا بچھونا، گدا۔ ③ تیل یا سرسوں کا پھوک جو سردھونے سے پہلے سر پر لگاتے ہیں۔

④ بچنے کا آٹا، یہ پہلے ہاتھ دھونے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔

⑤ "الجوہرۃ النيرة"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۰۸، وغیرہا.

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۴۹.

⑦ "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لا تحب علی الاب۔ إلخ، ج ۵، ص ۲۹۴.

⑧ "الجوہرۃ النيرة"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۰۹.

⑨ "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۴، ص ۲۹۹.

و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لا تحب علی الاب۔ إلخ، ج ۵، ص ۲۹۴.

**مسئلہ ۳۶:** سال میں دو جوڑے کپڑے دینا واجب ہے ہر ششماہی پر ایک جوڑا۔ جب ایک جوڑا کپڑا دیدیا تو جب تک مدت پوری نہ ہو دینا واجب نہیں اور اگر مدت کے اندر پھاڑ ڈالا اور عادیہ جس طرح پہنا جاتا ہے اُس طرح پہنتی تو نہیں پھٹتا تو دوسرے کپڑے اس ششماہی میں واجب نہیں ورنہ واجب ہیں اور اگر مدت پوری ہوگئی اور وہ جوڑا باقی ہے تو اگر پہنا ہی نہیں یا کبھی اُس کو پہنتی تھی اور کبھی اور کپڑے اس وجہ سے باقی ہے تو اب دوسرا جوڑا دینا واجب ہے اور اگر یہ وجہ نہیں بلکہ کپڑا مضبوط تھا اس وجہ سے نہیں پھٹا تو دوسرا جوڑا واجب نہیں۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۳۷:** جازوں<sup>(۲)</sup> میں جاڑے کے مناسب اور گرمیوں میں گرمی کے مناسب کپڑے دے مگر بہر حال اس کا لحاظ ضروری ہے کہ اگر دونوں مالدار ہوں تو مالداروں کے سے کپڑے ہوں اور محتاج ہوں تو غریبوں کے سے اور ایک مالدار ہو اور ایک محتاج تو متوسط جیسے کھانے میں تینوں باتوں کا لحاظ ہے۔ اور لباس میں اُس شہر کے رواج کا اعتبار ہے جاڑے گرمی میں جیسے کپڑوں کا وہاں چلن<sup>(۳)</sup> ہے وہ دے چڑے کے موزے عورت کے لیے شوہر پر واجب نہیں مگر عورت کی باندی کے موزے شوہر پر واجب ہیں۔ اور سوتی، اونی موزے جو جازوں میں سردی کی وجہ سے پہنے جاتے ہیں یہ دینے ہوئے۔<sup>(۴)</sup> (رد المحتار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۸:** عورت جب رخصت ہو کر آئی تو اسی وقت سے شوہر کے ذمے اُس کا لباس ہے اس کا انتظار نہ کرے گا کہ چھ مہینے گزر لیں تو کپڑے بنائے اگرچہ عورت کے پاس کتنے ہی جوڑے ہوں نہ عورت پر یہ واجب کہ میکے سے جو کپڑے لائی ہے وہ پہنے بلکہ اب سب شوہر کے ذمہ ہے۔<sup>(۵)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۳۹:** شوہر کو خود ہی چاہیے کہ عورت کے مصارف اپنے ذمہ لے یعنی جس چیز کی ضرورت ہو لا کر یا منگا کر دے۔ اور اگر لانے میں ڈھیل ڈال ہے تو قاضی کوئی مقدار وقت اور حال کے لحاظ سے مقرر کر دے کہ شوہر وہ رقم دیدیا کرے اور عورت اپنے طور پر خرچ کرے۔ اور اگر اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر عورت اس میں سے کچھ بچالے تو وہ عورت کا ہے واپس نہ کرے گی نہ آئندہ کے نفقہ میں مجر ادگی<sup>(۶)</sup> اور اگر شوہر بقدر کفایت عورت کو نہیں دیتا تو بغیر اجازت شوہر عورت اُس کے مال سے لیکر صرف

① "الحوہرة النيرة"، کتاب النفقات، الجزء الثاني ص ۱۰۹.

② ... مردیوں۔

③ ... رواج۔

④ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب لا تحب علی الاب... إلح، ج ۵، ص ۲۹۴.

⑤ "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب لا تحب علی الاب... إلح، ج ۵، ص ۲۹۴.

⑥ یعنی بچائی ہوئی رقم آئندہ کے نفقہ میں شامل نہ ہوگی۔

کر سکتی ہے۔ (۱) (بحر، رد المحتار)

مسئلہ ۳۰: نفقہ کی مقدار معین کی جائے تو اس میں جو طریقہ آسان ہو وہ برتا جائے مثلاً مزدوری کرنے والے کے لیے یہ حکم دیا جائیگا کہ وہ عورت کو روزانہ شام کو اتادے دیا کرے کہ دوسرے دن کے لیے کافی ہو کہ مزدور ایک مہینے کے تمام مصارف ایک ساتھ نہیں دے سکتا اور تاجر اور نوکری پیشہ جو ماہوار تنخواہ پاتے ہیں مہینے کا نفقہ ایک ساتھ دے دیا کریں اور ہفتہ میں تنخواہ ملتی ہے تو ہفتہ وار اور کھیتی کرنے والے ہر سال یا ربیع و خریف دو فصلوں میں دیا کریں۔ (۲) (در مختار)

مسئلہ ۳۱: اگر شوہر باہر چلا جاتا ہو اور عورت کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہو تو اُسے یہ حق ہے کہ شوہر سے کہے کہ کسی کو ضامن بنا دو کہ مہینے پر اُس سے خرچ لے لوں پھر اگر عورت کو معلوم ہے کہ شوہر ایک مہینے تک باہر رہے گا تو ایک مہینے کے لیے ضامن طلب کرے اور یہ معلوم ہے کہ زیادہ دنوں سفر میں رہے گا مثلاً حج کو جاتا ہے تو جتنے دنوں کے لیے جاتا ہے، اتنے دنوں کے لیے ضامن لے لے اور اُس شخص نے اگر یہ کہہ دیا کہ میں ہر مہینے میں دے دیا کروں گا تو ہمیشہ کے لیے ضامن ہو گیا۔ (۳) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۳۲: شوہر عورت کو جتنے روپے کھانے کے لیے دیتا ہے اپنے اوپر تکلیف اٹھا کر اُن میں سے کچھ بچا لیتی ہے اور خوف ہے کہ لاغر ہو جائے گی تو شوہر کو حق ہے کہ اُسے تنگی کرنے سے روک دے نہ مانے تو قاضی کے یہاں اس کا دعویٰ کر کے رُکوا سکتا ہے کہ اس کی وجہ سے جمال میں فرق آئے گا اور یہ شوہر کا حق ہے۔ (۴) (در مختار)

مسئلہ ۳۳: اگر باہم رضامندی سے کوئی مقدار معین ہوئی یا قاضی نے معین کر دی اور چند ماہ تک وہ رقم نہ دی تو عورت وصول کر سکتی ہے اور معاف کرنا چاہے تو کر سکتی ہے بلکہ جو مہینہ آگیا ہے اُس کا بھی نفقہ معاف کر سکتی ہے جبکہ ماہ بہ ماہ نفقہ دینا ٹھہرا ہو اور سالانہ مقرر ہو تو اس سنہ (۵) اور سال گزشتہ کا معاف کر سکتی ہے۔ پہلی صورت میں بعد والے مہینے کا دوسری میں اُس سال کا جواب بھی نہیں آیا معاف نہیں کر سکتی اور اگر نہ باہم کوئی مقدار معین ہوئی نہ قاضی نے معین کی تو زمانہ گزشتہ کا نفقہ نہ طلب کر سکتی ہے، نہ معاف کر سکتی ہے کہ وہ شوہر کے ذمہ واجب ہی نہیں، ہاں اگر اس شرط پر خلع ہوا کہ عورت عدت کا نفقہ معاف

① "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لا تجب علی الاب . إلخ، ج ۵، ص ۲۹۵

و "البحر الرائق"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۴، ص ۲۹۴.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: لا تجب علی الاب . إلخ، ج ۵، ص ۲۹۶

③ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، مطلب: فی احد المرأة... إلخ، ج ۵، ص ۲۹۷.

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۰۰.

کردے تو یہ معاف ہو جائیگا۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۴: عورت کو مثلاً مینے بھر کا نفقہ دیدیا اُس نے فضول خرچی سے مہینہ پورا ہونے سے پہلے خرچ کر ڈالا یا چوری جاتا رہا کسی اور وجہ سے ہلاک ہو گیا تو اس مینے کا نفقہ شوہر پر واجب نہیں۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۳۵: عورت کے لیے اگر کوئی خادم مملوک ہو یعنی لونڈی یا غلام تو اُس کا نفقہ بھی شوہر پر ہے بشرطیکہ شوہر تنگدست نہ ہو اور عورت آزاد ہو۔ اور اگر عورت کو چند خادموں کی ضرورت ہو کہ عورت صاحب اولاد ہے ایک سے کام نہیں چلتا تو دو تین جتنے کی ضرورت ہے اُن کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۶: شوہر اگر ناداری کے سبب نفقہ دینے سے عاجز ہے تو اس کی وجہ سے تفریق نہ کی جائے۔ یوہیں اگر مالدار ہے مگر مال یہاں موجود نہیں جب بھی تفریق نہ کریں بلکہ اگر نفقہ مقرر ہو چکا ہے تو قاضی حکم دے کہ قرض لیکر یا کچھ کام کر کے صرف کرے اور وہ سب شوہر کے ذمہ ہے کہ اُسے دینا ہوگا۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۳۷: عورت نے قاضی کے پاس آکر بیان کیا کہ میرا شوہر کہیں گیا ہے اور مجھے نفقہ کے لیے کچھ دے کر نہ گیا تو اگر کچھ روپے یا غلہ چھوڑ گیا ہے اور قاضی کو معلوم ہے کہ یہ اُس کی عورت ہے تو قاضی حکم دیکر کہ اُس میں سے خرچ کرے مگر فضول خرچ نہ کرے مگر یہ قسم لے لے کہ اُس سے نفقہ نہیں پایا ہے اور کوئی ایسی بات بھی نہیں ہوئی ہے جس سے نفقہ ساقط ہو جاتا ہے اور عورت سے کوئی ضامن بھی لے۔<sup>(۵)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۳۸: شوہر کہیں چلا گیا ہے اور نفقہ نہیں دے گیا مگر گھر میں اسباب وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جو نفقہ کی جنس سے نہیں تو عورت اُن چیزوں کو بیچ کر کھانے وغیرہ میں نہیں صرف کر سکتی۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۹: جس مقدار پر رضامندی ہوئی یا قاضی نے مقرر کی عورت کہتی ہے کہ یہ ناکافی ہے تو مقدار بڑھادی جائے یا شوہر کہتا ہے کہ یہ زیادہ ہے اس سے کم میں کام چل جائیگا کیونکہ اب ارزانی ہے یا مقرر ہی زیادہ مقدار ہوئی اور قاضی کو بھی معلوم

① "اندر المختار ورد المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی الایراء عن النفقة، ج ۵، ص ۳۰۳

② "اندر المختار" و "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی الایراء عن النفقة، ج ۵، ص ۳۰۶

③ "اندر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۰۷ - ۳۰۹

④ "اندر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۰۹ - ۳۱۱

⑤ "الفتاویٰ العالیہ"، کتاب النکاح، باب النفقة، ج ۱، ص ۱۹۸

⑥ "الفتاویٰ الہدیہ"، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۰

ہو گیا کہ یہ رقم زائد ہے تو کم کر دی جائے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۵۰:** چند مہینے کا نفقہ باقی تھا اور دونوں میں سے کوئی مر گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا ہاں اگر قاضی نے عورت کو حکم دیا تھا کہ قرض لیکر صرف کرے پھر کوئی مر گیا تو ساقط نہ ہوگا۔ طلاق سے بھی پیشتر کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے مگر جبکہ اسی لیے طلاق دی ہو کہ نفقہ ساقط ہو جائے تو ساقط نہ ہوگا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۵۱:** عورت کو پیشگی نفقہ دے دیا تھا پھر اُن میں سے کسی کا انتقال ہو گیا یا طلاق ہو گئی تو وہ دیا ہوا واپس نہیں ہو سکتا۔ یو ہیں اگر شوہر کے باپ نے اپنی بہو کو پیشگی نفقہ دے دیا تو موت یا طلاق کے بعد وہ بھی واپس نہیں لے سکتا۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۵۲:** مرد نے عورت کے پاس کپڑے یا روپے بھیجے عورت کہتی ہے ہدیہ بھیجے اور مرد کہتا ہے نفقہ میں بھیجے تو شوہر کا قول معتبر ہے ہاں اگر عورت گواہوں سے ثابت کر دے کہ ہدیہ بھیجے یا یہ کہ شوہر نے اس کا اقرار کیا تھا اور گواہوں نے اُس کے اقرار کی شہادت دی تو گواہی مقبول ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو اگر غلام خالص ہے یعنی مدبر و مکاتب نہ ہو تو اُسے بیچ کر اُس کی عورت کا نفقہ ادا کریں پھر بھی باقی رہ جائے تو یکے بعد دیگرے<sup>(۵)</sup> بیچتے رہیں یہاں تک کہ نفقہ ادا ہو جائے بشرطیکہ خریدار کو معلوم ہو کہ نفقہ کی وجہ سے بیچا جا رہا ہے اور اگر خریدتے وقت اُسے معلوم نہ تھا بعد کو معلوم ہوا تو خریدار کو بیچ رد کرنے کا اختیار ہے اور اگر بیچ کو قائم رکھا تو ثابت ہوا کہ راضی ہے لہذا اب اسے کوئی عذر نہیں اور اگر مولیٰ بیچنے سے انکار کرتا ہے تو مولیٰ کے سامنے قاضی بیچ کر دے گا مگر نفقہ میں بیچنے کے لیے یہ شرط ہے کہ نفقہ اتنا اُس کے ذمہ باقی ہو کہ ادا کرنے سے عاجز ہو۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مولیٰ اپنے پاس سے نفقہ دیکر اپنے غلام کو فخر دالے اور اگر وہ غلام مدبر یا مکاتب ہو جو بدل کتابت<sup>(۶)</sup> ادا کرنے سے عاجز نہیں تو بیچنا نہ جائے بلکہ کم کر نفقہ کی مقدار پوری کرے۔ اور اگر جس عورت سے نکاح کیا ہے وہ اس کے مولیٰ کی کنیز ہے تو اس پر نفقہ واجب ہی نہیں۔<sup>(۷)</sup> (خانہ، در مختار)

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۴.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۷.

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۹.

④ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۲.

⑤ جنی بار بار۔ ⑥ وہ مال جو مکاتب غلام اپنی آزادی کے لیے مالک کو دے۔

⑦ "الفتاویٰ الخابیہ"، کتاب السکاح، باب النفقة، ج ۱، ص ۱۹۴.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۱۹-۳۲۱.



**مسئلہ ۵۴:** بغیر اجازت مولیٰ غلام نے نکاح کیا اور ابھی مولیٰ نے رد نہ کیا تھا کہ آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور آزاد ہونے کے بعد سے نفقہ واجب ہوگا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۵:** لونڈی نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور دن بھر مولیٰ کی خدمت کرتی ہے اور رات میں اپنے شوہر کے پاس رہتی ہے تو دن کا نفقہ مولیٰ پر ہے اور رات کا شوہر پر۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۶:** غلام یا مدبر یا مکاتب نے نکاح کیا اور اولاد ہوئی تو اولاد کا نفقہ ان پر نہیں بلکہ زوجہ اگر مکاتبہ ہے تو اس پر ہے اور مدبرہ یا ام ولد ہے تو ان کے مولیٰ پر اور آزاد ہے تو خود عورت پر اور اس کے پاس بھی کچھ نہ ہو تو بچہ کا جو سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو اس پر ہے اور اگر شوہر آزاد ہے اور عورت کنیز جب بھی یہی سب احکام ہیں جو مذکور ہوئے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۷:** غلام نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا تھا اور عورت کا نفقہ واجب ہونے کے بعد مر گیا یا رڈ الا گیا تو نفقہ ساقط ہو گیا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۵۸:** نفقہ کا تیسرا جز سنکھنے ہے یعنی رہنے کا مکان۔ شوہر جو مکان عورت کو رہنے کے لیے دے، وہ خالی ہو یعنی شوہر کے متعلقین وہاں نہ رہیں، ہاں اگر شوہر کا اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ جماع سے آگاہ نہیں تو وہ مانع نہیں۔ یوہیں شوہر کی کنیز یا ام ولد کا رہنا بھی کچھ مضرت نہیں اور اگر اس مکان میں شوہر کے متعلقین رہتے ہوں اور عورت نے اسی کو اختیار کیا کہ سب کے ساتھ رہے تو متعلقین شوہر سے خالی ہونے کی شرط نہیں۔ اور عورت کا بچہ اگر چہ بہت چھوٹا ہو اگر شوہر روکنا چاہے تو روک سکتا ہے عورت کو اس کا اختیار نہیں کہ خواہ مخواہ اسے وہاں رکھے۔<sup>(۵)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۵۹:** عورت اگر تنہا مکان چاہتی ہے یعنی اپنی سوت یا شوہر کے متعلقین کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اگر مکان میں کوئی ایسا دالان اس کو دے دے جس میں دروازہ ہو اور بند کر سکتی ہو تو وہ دے سکتا ہے دوسرا مکان طلب کرنے کا اس کو اختیار نہیں بشرطیکہ شوہر کے رشتہ دار عورت کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں۔ رہا یہ امر کہ پاخانہ<sup>(۶)</sup>، غسل خانہ، باورچی خانہ بھی علیحدہ ہونا

۱۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی العققات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۴۔

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی العققات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۵۔

۳۔ المرجع السابق۔

۴۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۲۲، ۳۱۹۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۲۴۔

۶۔ پاخانہ: یعنی بیت الخلاء۔

چاہیے، اس میں تفصیل ہے اگر شوہر مالدار ہو تو ایسا مکان دے جس میں یہ ضروریات ہوں اور غریبوں میں خالی ایک کمرہ دے دینا کافی ہے، اگر چہ غسل خانہ وغیرہ مشترک ہو۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

**مسئلہ ۶۰:** یہ بات ضروری ہے کہ عورت کو ایسے مکان میں رکھے جس کے پڑوسی صالحین ہوں کہ فاسقوں میں خود بھی رہنا اچھا نہیں نہ کہ ایسے مقام پر عورت کا ہونا اور اگر مکان بہت بڑا ہو کہ عورت وہاں تنہا رہنے سے گھبراتی اور ڈرتی ہے تو وہاں کوئی ایسی نیک عورت رکھے جس سے دل بستگی ہو یا عورت کو کوئی دوسرا مکان دے جو اتنا بڑا نہ ہو اور اُس کے ہمسایہ نیک لوگ ہوں۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۶۱:** عورت کے والدین ہر ہفتہ میں ایک بار اپنی لڑکی کے یہاں آسکتے ہیں شوہر منع نہیں کر سکتا، ہاں اگر رات میں وہاں رہنا چاہتے ہیں تو شوہر کو منع کرنے کا اختیار ہے اور والدین کے علاوہ اور محارم<sup>(۳)</sup> سال بھر میں ایک بار آسکتے ہیں۔ یوہیں عورت اپنے والدین کے یہاں ہر ہفتہ میں ایک بار اور دیگر محارم کے یہاں سال میں ایک بار جاسکتی ہے، مگر رات میں بغیر اجازت شوہر وہاں نہیں رہ سکتی، دن ہی دن میں واپس آئے اور والدین یا محارم اگر فقط دیکھنا چاہیں تو اس سے کسی وقت منع نہیں کر سکتا۔ اور غیروں کے یہاں جانے یا اُن کی عیادت کرنے یا شادی وغیرہ تقریبوں کی شرکت سے منع کرے بغیر اجازت جائے گی تو گنہگار ہوگی اور اجازت سے گئی تو دونوں گنہگار ہوئے۔<sup>(۴)</sup> (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۶۲:** عورت اگر کوئی ایسا کام کرتی ہے جس سے شوہر کا حق فوت ہوتا ہے یا اُس میں نقصان آتا ہے یا اُس کام کے لیے باہر جانا پڑتا ہے تو شوہر کو منع کر دینے کا اختیار ہے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار) بلکہ نظر بحال زمانہ ایسے کام سے تو منع ہی کرنا چاہیے جس کے لیے باہر جانا پڑے۔

**مسئلہ ۶۳:** جس کام میں شوہر کی حق تلفی نہ ہوتی ہو نہ نقصان ہو اگر عورت گھر میں وہ کام کر لیا کرے جیسے کپڑا سینا یا اگلے زمانہ میں چرخہ کاٹنے کا رواج تھا تو ایسے کام سے منع کرنے کی کچھ حاجت نہیں خصوصاً جبکہ شوہر گھر نہ ہو کہ ان کاموں سے

۱ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۶

و "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی مسکن الروحة، ج ۵، ص ۳۲۵

۲ "الدر المختار و رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی الکلام علی المؤسسة، ج ۵، ص ۳۲۸

۳ یعنی وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لیے حرام ہے۔

۴ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۲۸

و "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۷

۵ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۳۰

جی بہلتا رہے گا اور بیکار بیٹھے گی تو دوسو سے اور خطرے پیدا ہوتے رہیں گے اور لائے با توں میں مشغول ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (رد المحتار)  
**مسئلہ ۶۴:** نابالغ اولاد کا نفقہ باپ پر واجب ہے جبکہ اولاد فقیر ہو یعنی خود اس کی ملک میں مال نہ ہو اور آزاد ہو۔ اور  
 بالغ بیٹا اگر اپنا بیٹھنا یا بیٹھنا ہو کمانے سے عاجز ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو تو اس کا نفقہ بھی باپ پر ہے اور لڑکی جبکہ مال نہ  
 رکھتی ہو تو اس کا نفقہ بہر حال باپ پر ہے اگرچہ اس کے اعضا سلامت ہوں۔ اور اگر نابالغ کی ملک میں مال ہے مگر یہاں مال  
 موجود نہیں تو باپ کو حکم دیا جائے گا۔ کہ اپنے پاس سے خرچ کرے جب مال آئے تو جتنا خرچ کیا ہے اس میں سے لے لے اور  
 اگر بطور خود خرچ کیا ہے اور چاہتا ہے کہ مال آنے کے بعد اس میں سے لے لے تو لوگوں کو گواہ بنائے کہ جب مال آئے گا میں  
 لے لوں گا اور گواہ نہ کیے تو دیانہ لے سکتا ہے قضاء نہیں۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۶۵:** نابالغ کا باپ تنگ دست ہے اور ماں مالدار جب بھی نفقہ باپ ہی پر ہے مگر ماں کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے  
 پاس سے خرچ کرے اور جب شوہر کے پاس ہو تو وصول کر لے۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۶۶:** اگر باپ مفلس ہے تو کمائے اور بچوں کو کھلائے اور کمانے سے بھی عاجز ہے مثلاً اپنا بیٹھنا ہے تو دادا کے ذمہ  
 نفقہ ہے کہ خود باپ کا نفقہ بھی اس صورت میں اسی کے ذمہ ہے۔<sup>(۴)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۶۷:** طالب علم کہ علم دین پڑھتا ہو اور نیک چلن ہو اس کا نفقہ بھی اس کے والد کے ذمہ ہے وہ طلبہ مراد نہیں جو  
 فضولیات و لغویات فلاسفہ میں مشغول ہوں اگر یہ باتیں ہوں تو نفقہ باپ پر نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری، درمختار)

وہ طلبہ بھی اس سے مراد نہیں جو بظاہر علم دین پڑھتے اور حقیقتہً دین ڈھانا چاہتے ہیں مثلاً وہابیوں سے پڑھتے ہیں اُن  
 کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ہیں کہ ایسوں سے عموماً یہی مشاہدہ ہو رہا ہے کہ بد باطنی و خباثت اور اللہ (عز و جل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)  
 کی جناب میں گستاخی کرنے میں اپنے اساتذہ سے بھی سبقت لے گئے۔ ایسوں کا نفقہ درکنار اُن کو پاس بھی نہ آنے دینا چاہیے  
 ایسی تعلیم سے تو جاہل رہنا اچھا تھا کہ اس نے تو مذہب و دین سب کو برباد کیا اور نہ فقط اپنا بلکہ وہ تم کو بھی لے ڈوبے گا۔

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد بلکه آتش درہمہ آفاق زد<sup>(۶)</sup>

① ... "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی الکلام علی المؤسسة، ج ۵، ص ۳۳۱.

② ... "الحوہرۃ السیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۵.

③ ... "الحوہرۃ السیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۵.

④ ... "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: الکلام علی نفقة الاقارب، ج ۵، ص ۳۴۹.

⑤ ... "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۳.

⑥ ... ترجمہ بے ادب صرف اپنے آپ کو برباد نہیں کرتا بلکہ تمام جہان میں آگ لگا دیتا ہے۔

مسئلہ ۶۸: بچہ کی ملک میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اور نفقہ کی حاجت ہو تو بیچ کر خرچ کی جائے اگرچہ سب رفتہ رفتہ کر کے خرچ ہو جائے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۶۹: لڑکی جب جوان ہوگئی اور اُس کی شادی کردی تو اب شوہر پر نفقہ ہے باپ سبکدوش ہو گیا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۷۰: بچہ جب تک ماں کی پرورش میں ہے اخراجات بچہ کی ماں کے حوالہ کرے یا ضرورت کی چیزیں مہیا کر دے اور اگر کوئی مقدار معین کر لی گئی تو اس میں بھی خرچ نہیں اور جو مقدار معین ہوئی اگر وہ اتنی زیادہ ہے کہ اندازہ سے باہر ہے تو کم کردی جائے اور اگر اندازہ سے باہر نہیں تو معاف ہے اور کم ہے تو کی پوری کی جائے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۷۱: کسی اور کی کنیز سے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا تو یہ اُسی کی ملک<sup>(۴)</sup> ہے جس کی ملک میں اس کی ماں ہے اور اس کا نفقہ باپ پر نہیں بلکہ مولیٰ پر ہے اس کا باپ آزاد ہو یا غلام، باپ پر نہیں اگرچہ مالدار ہو۔ اور اگر غلام یا مدبر یا مکاتب نے مولیٰ کی اجازت سے نکاح کیا اور اولاد پیدا ہوئی تو ان پر نہیں بلکہ اگر ماں مدبرہ یا ام ولد یا کنیز ہے تو مولیٰ پر ہے اور آزاد یا مکاتبہ ہے تو ماں پر اور اگر ماں کے پاس مال نہ ہو تو سب رشتہ داروں میں جو قریب تر ہے اُس پر ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: ماں نے اگر بچہ کا نفقہ اُس کے باپ سے لیا اور چوری کیا یا اور کسی طریقہ سے ہلاک ہو گیا تو پھر دوبارہ نفقہ لے گی اور بیچ رہا تو واپس کرے گی۔<sup>(۶)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۷۳: باپ مر گیا اُس نے نابالغ بچے اور اموال چھوڑے تو بچوں کا نفقہ اُن کے حصوں میں سے دیا جائیگا۔ یو ہیں ہر وارث کا نفقہ اُس کے حصہ میں سے دیا جائیگا پھر اگر میت نے کسی کو وصی کیا ہے تو یہ کام وصی کا ہے کہ ان کے حصوں سے نفقہ دے اور وصی کسی کو نہ کیا ہو تو قاضی کا کام ہے کہ نابالغوں کا نفقہ اُن کے حصوں سے دے یا قاضی کسی کو وصی بتا دے کہ وہ خرچ کرے اور اگر وہاں قاضی نہ ہو اور میت کے بالغ لڑکوں نے نابالغوں پر اُن کے حصوں سے خرچ کیا تو قضاء ان کو تاوان دینا ہوگا اور واپس نہیں۔ یو ہیں اگر سفر میں دو شخص ہیں اُن میں سے ایک بیہوش ہو گیا دوسرے نے اُس کا مال اُس پر صرف کیا یا ایک مر گیا

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۲.

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۳.

③ ... المرجع السابق. ④ ملکیت۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۵۵۵.

⑥ "الدرا المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۴۷.

دوسرے نے اُس کے مال سے تجبیز و تکفین کی تو دیانہ تاوان لازم نہیں۔<sup>(۱)</sup> (عائگیری)

مسئلہ ۷۴: بچہ کو دودھ پلانا ماں پر اُس وقت واجب ہے کہ کوئی دوسری عورت دودھ پلانے والی نہ ملے یا بچہ دوسری کا دودھ نہ لے یا اُس کا باپ تنگدست ہے کہ اُجرت نہیں دے سکتا اور بچہ کی ملک میں بھی مال نہ ہو ان صورتوں میں دودھ پلانے پر ماں مجبور کی جائے گی اور اگر یہ صورتیں نہ ہوں تو دیانہ ماں کے ذمہ دودھ پلانا ہے۔ مجبور نہیں کی جاسکتی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۷۵: بچہ کو دائی نے دودھ پلایا کچھ دنوں کے بعد دودھ پلانے سے انکار کرتی ہے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہیں لیتا یا کوئی اور پلانے والی نہیں ملتی یا ابتدائی میں کوئی عورت اس کو دودھ پلانے والی نہیں تو یہی متعین ہے دودھ پلانے پر مجبور کی جائیگی۔<sup>(۳)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۷۶: بچہ چونکہ ماں کی پرورش میں ہوتا ہے لہذا جو دائی مقرر کی جائے وہ ماں کے پاس دودھ پلایا کرے مگر نوکر رکھتے وقت یہ شرط نہ کر لی گئی ہو کہ تجھے یہاں رہ کر دودھ پلانا ہوگا تو دائی پر یہ واجب نہ ہوگا کہ وہاں رہے بلکہ دودھ پلا کر چلی جاسکتی ہے یا کہہ سکتی ہے کہ میں وہاں نہیں پلاؤں گی یہاں پلا دوں گی یا گھر بیجا کر پلاؤں گی۔<sup>(۴)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۷۷: اگر لونڈی سے بچہ پیدا ہوا تو وہ دودھ پلانے سے انکار نہیں کر سکتی۔<sup>(۵)</sup> (عائگیری)

مسئلہ ۷۸: باپ کو اختیار ہے کہ دائی سے دودھ پلاوے، اگرچہ ماں پلانا چاہتی ہو۔<sup>(۶)</sup> (عائگیری)

مسئلہ ۷۹: بچہ کی ماں نکاح میں ہو یا طلاق رجعی کی عدت میں اگر دودھ پلائے تو اس کی اُجرت نہیں لے سکتی اور طلاق بائن کی عدت میں لے سکتی ہے اور اگر دوسری عورت کے بچہ کو جو اُسی شوہر کا ہے دودھ پلائے تو مطلقاً اُجرت لے سکتی ہے اگرچہ نکاح میں ہو۔<sup>(۷)</sup> (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۸۰: عدت گزرنے کے بعد مطلقاً اُجرت لے سکتی ہے اور اگر شوہر نے دوسری عورت کو مقرر کیا اور ماں مفت

① "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۴.

② "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی ارضاع الصغیر، ج ۵، ص ۳۵۴.

③ "رد المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی ارضاع الصغیر، ج ۵، ص ۳۵۴.

④ "افتاویٰ الخانیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی نفقة الاولاد، ج ۱، ص ۲۰۵، و کتاب الاجارات، فصل فی اجارة الطفر، ج ۳، ص ۴۲.

⑤ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الرابع، ج ۱، ص ۵۶۱.

⑥ المرجع السابق.

⑦ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۵۵، وغیرہ.

پلانے کو کہتی ہے یا اتنی ہی اُجرت مانگتی ہے جتنی دوسری عورت مانگتی ہے تو ماں کو زیادہ حق ہے اور اگر ماں اُجرت مانگتی ہے اور دوسری عورت مفت پلانے کو کہتی ہے یا ماں سے کم اُجرت مانگتی ہے تو وہ دوسری زیادہ مستحق ہے۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۸۱:** عدت کے بعد عورت نے اُجرت پر اپنے بچہ کو دودھ پلایا اور ان دنوں کا نفقہ نہیں لیا تھا کہ شوہر کا یعنی بچہ کے باپ کا انتقال ہو گیا تو یہ نفقہ موت سے ساقط نہ ہوگا۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۸۲:** باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی اگر تنگ دست ہوں تو ان کا نفقہ واجب ہے، اگر چہ کمانے پر قادر ہوں جبکہ یہ مالدار ہو یعنی مالک نصاب ہو اگر چہ وہ نصاب نامی نہ ہو اور اگر یہ بھی محتاج ہے تو باپ کا نفقہ اس پر واجب نہیں، البتہ اگر باپ اپانچ یا مفلوج<sup>(۳)</sup> ہے کہ کما نہیں سکتا تو بیٹے کے ساتھ نفقہ میں شریک ہے اگر چہ بیٹا فقیر ہو اور ماں کا نفقہ بھی بیٹے پر ہے، اگر چہ اپانچ نہ ہو اگر چہ بیٹا فقیر ہو۔ یعنی جبکہ بیوہ ہو اور اگر نکاح کر لیا ہے تو اس کا نفقہ شوہر پر ہے اور اگر اس کے باپ کے نکاح میں ہے اور باپ اور ماں دونوں محتاج ہوں تو دونوں کا نفقہ بیٹے پر ہے اور باپ محتاج نہ ہو تو باپ پر ہے اور باپ محتاج ہے اور ماں مالدار تو ماں کا نفقہ اب بھی بیٹے پر نہیں بلکہ اپنے پاس سے خرچ کرے اور شوہر سے وصول کر سکتی ہے۔<sup>(۴)</sup> (جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۸۳:** باپ وغیرہ کا نفقہ جیسے بیٹے پر واجب ہے، یوہیں بیٹی پر بھی ہے، اگر بیٹا بیٹی دونوں ہوں تو دونوں پر برابر برابر واجب ہے اور اگر دو بیٹے ہوں ایک فقط مالک نصاب ہے اور دوسرا بہت مالدار ہے تو باپ کا نفقہ دونوں پر برابر برابر ہے۔<sup>(۵)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۸۴:** باپ اور اولاد کے نفقہ میں قرابت و جزئیت کا اعتبار ہے وراثت کا نہیں مثلاً بیٹا ہے اور پوتا تو نفقہ بیٹے پر واجب ہے، پوتے پر نہیں۔ یوہیں بیٹی ہے اور پوتا تو بیٹی پر ہے، پوتے پر نہیں، اور پوتا ہے اور نواسی یا نواسہ تو دونوں پر برابر، اور بیٹی ہے اور بہن یا بھائی تو بیٹی پر ہے، اور نواسہ نواسی ہیں اور بھائی تو اُن پر ہے، اس پر نہیں اور باپ یا ماں ہے اور بیٹا تو بیٹے پر

۱۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۵۶۔

۲۔ "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۵۸۔

۳۔ جنی قانچ کا مریض۔

۴۔ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب نفقة الاصول... إلخ، ج ۵، ص ۳۵۸-۳۶۱۔

۵۔ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: صاحب العتق... إلخ، ج ۵، ص ۳۶۱۔

ہے، اُن پر نہیں اور دادا ہے اور پوتا تو ایک ٹکٹ دادا پر اور باقی پوتے پر، اور باپ ہے اور نواسی نواسہ تو باپ پر ہے، ان پر نہیں۔<sup>(۱)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۸۵:** باپ اگر تنگ دست ہو اور اُس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہوں اور یہ بچے محتاج ہوں اور بڑا بیٹا مالدار ہے تو باپ اور اُس کی سب اولاد کا نفقہ اس پر واجب ہے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۸۶:** بیٹا اگر ماں باپ دونوں کا نفقہ نہیں دے سکتا مگر ایک کا دے سکتا ہے تو ماں زیادہ مستحق ہے۔ اور اگر باپ محتاج ہے اور چھوٹا بچہ بھی ہے اور دونوں کا نفقہ نہ دے سکتا ہو مگر ایک کا دے سکتا ہے تو بیٹا زیادہ حقدار ہے۔ اور اگر والدین میں کسی کا پورا نفقہ نہ دے سکتا ہو تو دونوں کو اپنے ساتھ کھلائے جو خود کھاتا ہو اُسی میں سے انھیں بھی کھلائے۔ اور اگر باپ کو نکاح کرنے کی ضرورت ہے اور بیٹا مالدار ہے تو بیٹے پر باپ کی شادی کر دینا واجب ہے یا اُس کے لیے کوئی کنیز خرید دے اور اگر باپ کی دینی بیاں ہیں تو بیٹے پر فقط ایک کا نفقہ واجب ہے مگر باپ کو دیدے کہ وہ دونوں کو تقسیم کر دے۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۸۷:** باپ بیٹے دونوں نادار ہیں مگر بیٹا کمانے والا ہے تو بیٹے پر دینا حکم کیا جائیگا کہ باپ کو بھی ساتھ لے لے یہ جبکہ بیٹا تنہا ہو اور اگر بال بچوں والا ہے تو مجبور کیا جائے گا کہ باپ کو بھی ہمراہ لے لے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۸۸:** جو رشتہ دار محارم ہوں اُن کا بھی نفقہ واجب ہے جبکہ محتاج ہوں اور نابالغ یا عورت ہو۔ اور رشتہ دار بالغ مرد ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ کمانے سے عاجز ہو مثلاً دیوانہ ہے یا اُس پر قانع گرا ہے یا اپانچ ہے یا اندھا۔ اور اگر عاجز نہ ہو تو واجب نہیں اگرچہ محتاج ہو اور عورت میں بالغ نابالغ کی قید نہیں اور ان کے نفقات بقدر میراث<sup>(۵)</sup> واجب ہیں یعنی اُس کے ترکہ سے جتنی مقدار کا وارث ہوگا اُسی کے موافق اس پر نفقہ واجب مثلاً کوئی شخص محتاج ہے اور اُس کی تین بہنیں ہیں ایک حقیقی ایک سوتیلی ایک اخیانی تو نفقہ کے پانچ حصے تصور کریں تین حقیقی بہن پر اور ایک ایک ان دونوں پر اور اگر اسی طرح کے تین بھائی ہیں تو چھ حصے تصور کریں ایک اخیانی بھائی پر اور باقی حقیقی پر سوتیلی پر کچھ نہیں کہ وہ وارث نہیں۔ اور اگر ماں اور دادا ہیں تو ایک حصہ ماں پر اور دو دادا پر۔ اور اگر ماں اور بھائی یا ماں اور چچا ہے جب بھی یہی صورت ہے اور اگر ان کے ساتھ بیٹا بھی ہے مگر نابالغ نادار ہے یا بالغ ہے مگر عاجز تو اُس کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر کہ جب اُس پر نفقہ واجب نہیں تو کالعدم<sup>(۶)</sup> ہے اور اگر حقیقی چچا اور حقیقی پھوپھی یا

① "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: صاحب العتق... إلح، ج ۵، ص ۳۶۲

② "المتاوی الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۵.

③ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۱۹.

④ "المتاوی الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۵.

⑤ یعنی کمانے، پینے اور رہائش وغیرہ کے اخراجات میراث کے حصہ کے مطابق۔ ⑥ نہ ہونے کی طرح۔

حقیقی ماموں ہے تو نفقہ بچا پر ہے پھوپھی یا ماموں پر نہیں۔ اور وراثت سے مراد محض اہل وراثت ہے کہ حقیقتہً وراثت تو مرنے کے بعد ہوگی، نہ اب۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ، عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۸۹:** یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ رشتہ دار عورت میں نابالغہ کی قید نہیں، بلکہ اگر کمانے پر قادر ہے جب بھی اُس کا نفقہ واجب ہے، ہاں اگر کوئی کام کرتی ہے جس سے اُس کا خرچ چلتا ہے تو اب اس کا نفقہ رشتہ دار پر فرض نہیں۔ یوہیں اندھا وغیرہ بھی کہتا ہو تو اب کسی اور پر نفقہ فرض نہیں۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۹۰:** طالب علم دین اگر چہ تندرست ہے، کام کرنے پر قادر ہے، مگر اپنے کو طلب علم دین میں مشغول رکھتا ہے تو اُس کا نفقہ بھی رشتہ والوں پر فرض ہے۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۹۱:** قرہبی رشتہ دار غائب ہے اور دور والا موجود ہے تو نفقہ اسی دور کے رشتہ دار پر ہے۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۹۲:** عورت کا شوہر تنگ دست ہے اور بھائی مالدار ہے تو بھائی کو خرچ کرنے کا حکم دیا جائے گا۔ پھر جب شوہر کے پاس مال ہو جائے تو واپس لے سکتا ہے۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۹۳:** اگر رشتہ دار محرم نہ ہو جیسے چچا زاد بھائی یا محرم ہو مگر رشتہ دار نہ ہو، جیسے رضاعی بھائی، بہن یا رشتہ دار محرم ہو مگر حرمت قرابت کی نہ ہو<sup>(۶)</sup>، جیسے چچا زاد بھائی اور وہ رضاعی بھائی بھی ہے کہ حرمت رضاعت<sup>(۷)</sup> کی وجہ سے ہے، نہ رشتہ کی وجہ سے تو ان صورتوں میں نفقہ واجب نہیں۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۹۴:** محارم کا نفقہ دے دیا اور اُس کے پاس سے ضائع ہو گیا تو پھر دینا ہوگا اور کچھ بچ رہا تو اتنا کم کر دیا جائے۔<sup>(۹)</sup> (عالمگیری)

① "الحوہرة البہرة"، کتاب النفقات، الجزء الثاني، ص ۱۲۰۔

و "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۵-۵۶۷۔

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۶۸-۳۷۲۔

② "رد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب فی نفقة قرابة... إلح، ج ۵، ص ۳۶۸۔

③ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۶۹۔

④ "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۷۲۔ ⑤ المرجع السابق

⑥ یعنی نکاح کا حرام ہونا قرہبی رشتہ کی وجہ سے نہ ہو۔ ⑦ یعنی دودھ کے رشتے کی وجہ سے نکاح کا حرام ہونا۔

⑧ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۶۔

⑨ "الفتاویٰ الہدیة"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۷۔



**مسئلہ ۹۵:** باپ محتاج ہے نفقہ کی ضرورت ہے اور بیٹا جوان مالدار ہے جو موجود نہیں تو باپ کو اختیار ہے کہ اُس کے اسباب کو بیچ کر اپنے نفقہ میں صرف کرے مگر جائداد غیر منقولہ کے بیچنے کی اجازت نہیں اور ماں اور رشتہ داروں کو کسی چیز کے بیچنے کی اجازت نہیں اور بیٹا موجود ہے تو باپ بھی کسی چیز کو نہیں بیچ سکتا۔ یو ہیں اگر بیٹا مجنون ہو گیا اُس کے اور اُس کے بال بچوں کے خرچ کے لیے اُس کی چیزیں باپ فروخت کر سکتا ہے اگرچہ جائداد غیر منقولہ ہو اور اگر باپ کا بیٹے پر ذین ہو اور بیٹا غائب ہو تو ذین وصول کرنے کے لیے اُس کے سامان کو بیچنے کی اجازت نہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۹۶:** کسی کے پاس امانت رکھی ہے اور مالک غائب ہے اس نے بیچ کر اُس کے بال بچوں یا ماں باپ پر صرف کر دیا اگر مالک کی اجازت سے یا قاضی شرعی کے حکم سے نہیں تو دیانۃً تاوان دینا پڑے گا اور امین نے جن پر خرچ کیا ہے اُن سے واپس نہیں لے سکتا اور اگر وہاں قاضی نہیں یا ہے مگر شرعی نہیں یا مالک کی اجازت سے صرف کیا تو تاوان نہیں۔ یو ہیں اگر وہ مالک غائب مر گیا اور امین نے جس پر خرچ کیا ہے وہی اُس کا وارث ہے تو اب وارث تاوان نہیں لے سکتا کہ اس نے اپنا حق پالیا۔ یو ہیں اگر دو شخص سفر میں ہوں ایک مر گیا دوسرے نے اُس کے مال سے جھینڈ و بھینڈ کی یا مسجد کے متعلق جائداد وقف ہے اور کوئی متولی نہیں کہ خرچ کرے اہل محلہ نے وقف کی آمدنی مسجد میں صرف کی یا میت کے ذمہ ذین تھا وصی کو معلوم ہوا اُس نے ادا کر دیا یا مال امانت تھا اور مالک مر گیا اور مالک پر ذین تھا امین نے اُس امانت سے ادا کر دیا یا قرض خواہ مر گیا اور اُس پر ذین تھا قرض دار نے ادا کر دیا تو ان سب صورتوں میں دیانۃً تاوان نہیں۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۹۷:** کوئی شخص غائب ہے اور اُس کے والدین یا اولاد یا زوجہ کے پاس اُسکی اشیاء قسم نفقہ موجود ہیں انھوں نے خرچ کر لیں تو تاوان نہیں اور اگر وہ شخص موجود ہے اور اپنے والدین حاجت مند کو نہیں دیتا اور وہاں کوئی قاضی بھی نہیں جس کے پاس دعویٰ کریں تو انھیں اختیار ہے اُس کا مال چھپا کر لے سکتے ہیں۔ یو ہیں اگر وہ دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا جب بھی بقدر کفایت خلیۃً اس کا مال لے سکتے ہیں اور کفایت سے زیادہ لینا یا بغیر حاجت لینا جائز نہیں۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۹۸:** باپ کے پاس رہنے کا مکان اور سواری کا جانور ہے تو اُسے یہ حکم نہیں دیا جائیگا کہ ان چیزوں کو بیچ کر نفقہ میں صرف کرے بلکہ اس کا نفقہ اس کے بیٹے پر فرض ہے ہاں اگر مکان حاجت سے زائد ہے کہ تھوڑے سے حصہ میں رہتا ہے تو جتنا حاجت سے زائد ہے اُسے بیچ کر نفقہ میں صرف کرے اور جب وہی حصہ باقی رہ گیا جس میں رہتا ہے تو اب نفقہ اُس کے

① "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۷۳ - ۳۷۵.

② "الدر المختار ورد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: فی نفقة قرابة... الخ، ج ۵، ص ۳۷۵.

③ "الساوی الہدیۃ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۷.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۷۶.

بیٹے پر ہے۔ یو ہیں اگر اُس کے پاس اعلیٰ درجہ کی سواری ہے تو یہ حکم دیا جائے گا کہ بیچ کر کم درجہ کی سواری خریدے اور جو بچے نفقہ میں صرف کرے پھر اس کے بعد دوسرے پر نفقہ واجب ہوگا یہی احکام اولاد و دیگر محارم کے بھی ہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۹۹:** زوجہ کے سوا کسی اور کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا اور ایک مہینہ یا زیادہ زمانہ گزرا تو اس مدت کا نفقہ ساقط ہو گیا اور ایک مہینے سے کم زمانہ گزرا ہے تو وصول کر سکتے ہیں اور زوجہ بہر حال بعد حکم قاضی وصول کر سکتی ہے۔ اور اگر نفقہ نہ دینے کی صورت میں اُن لوگوں نے بھیک مانگ کر گزر رکی جب بھی ساقط ہو جائے گا کہ جو کچھ مانگ لائے وہ اُن کی ملک ہو گیا تو اب جب تک وہ خرچ نہ ہو لے حاجت نہ رہی۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۰۰:** غیر زوجہ جس کے نفقہ کا قاضی نے حکم دیا تھا اُس نے قاضی کے حکم سے قرض لے کر کام چلایا تو نفقہ ساقط نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر قرض لینے کے بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا جس پر نفقہ فرض ہوا تو وہ قرض ترک سے ادا کیا جائے گا۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۰۱:** لونڈی غلام کا نفقہ اُن کے آقا پر ہے وہ مدبر ہوں یا خالص غلام چھوٹے ہوں یا بڑے اپانچ ہوں یا تندرست اندھے ہوں یا اکھیارے<sup>(۴)</sup> اور اگر آقا نفقہ دینے سے انکار کرے تو مزدوری وغیرہ کر کے اپنے نفقہ میں صرف کریں اور کی پڑے تو مولیٰ سے لیں بیچ رہے تو مولیٰ کو دیں اور کما بھی نہ سکتے ہوں تو غیر مدبر و ام ولد میں مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ اُن کو نفقہ دے یا بیچ ڈالے اور مدبر و ام ولد میں نفقہ پر مجبور کیا جائے گا اور اگر لونڈی خوبصورت ہے کہ مزدوری کو جائے گی تو اندیشہ فتنہ ہے تو مولیٰ کو حکم دیا جائے گا کہ نفقہ دے یا بیچ ڈالے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰۲:** غلام کو اُس کا آقا خرچ نہیں دیتا اور کمانے پر بھی قادر نہیں یا مولیٰ کمانے کی اجازت نہیں دیتا تو مولیٰ کے مال سے بقدر کفایت<sup>(۶)</sup> بلا اجازت لے سکتا ہے۔ ورنہ بلا اجازت لینا جائز نہیں اور اگر مولیٰ کھانے کو دیتا ہے مگر بقدر کفایت نہیں دیتا تو بلا اجازت مولیٰ کا مال نہیں لے سکتا ممکن ہو تو مزدوری کر کے وہ کی پوری کر لے۔<sup>(۷)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۰۳:** لونڈی غلام کا نفقہ روٹی سالن وغیرہ اور لباس اُس شہر کی عام خوراک و پوشاک کے موافق ہونا چاہیے اور

① "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل الخامس، ج ۱، ص ۵۶۷.

② "اندر المختار ورد المحتار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، مطلب: فی مواضع... إلخ، ج ۵، ص ۳۷۷.

③ "اندر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۷۸ - ۳۸۰.

④ ... آنکھوں والے۔

⑤ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۵۶۸.

⑥ یعنی اتنی مقدار جو کافی ہو۔

⑦ "اندر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۸۳.

لوٹڈی کو صرف اتنا ہی کپڑا دینا جو ستر عورت کے لائق ہے جائز نہیں اور اگر مولیٰ اچھے کھانے کھاتا ہے اچھے لباس پہنتا ہے تو یہ واجب نہیں کہ غلام کو بھی ویسا ہی کھلائے پہنائے مگر مستحب ہے کہ ویسا ہی دے اور اگر مولیٰ بخل یا ریاضت کے سبب وہاں کی عادت سے کم درجہ کا کھانا پہنتا ہے تو یہ ضرور ہے کہ غلام کو وہاں کے عام چلن کے موافق دے اور اگر غلام نے کھانا پکایا ہے تو مولیٰ کو چاہیے کہ اُسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے اور اگر غلام ادب کی وجہ سے انکار کرتا ہے تو اُس میں سے اُسے کچھ دیدے۔  
(۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۴: چند غلام ہوں تو سب کو یکساں کھانا کپڑا دے لوٹڈی کا بھی یہی حکم ہے اور جس لوٹڈی سے وطی کرتا ہے اُس کا لباس اوروں سے اچھا ہو۔ (۲) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۵: غلام کے وضو غسل وغیرہ کے لیے پانی خریدنے کی ضرورت ہو تو مولیٰ پر خریدنا واجب ہے۔  
(۳) (جوہرہ)

مسئلہ ۱۰۶: جس غلام کے کچھ حصہ کو آزاد کر دیا ہے اُس کا اور مکاتب کا نفقہ مولیٰ کے ذمہ نہیں۔ (۴) (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰۷: جس غلام کو بیچ ڈالا ہے اُس کا نفقہ بائع پر ہے جب تک بائع کے قبضہ میں ہے اور اگر بیع میں کسی جانب خیار ہو تو نفقہ اُس کے ذمہ ہے جس کی ملک بالآخر قرار پائے اور کسی کے پاس غلام کو امانت یا رہن رکھا تو مالک پر ہے اور عاریہ دیا تو کھانا عاریت لینے والے پر ہے اور کپڑا مالک کے ذمہ اور اگر امین یا مرتہن نے قاضی سے اجازت چاہی کہ جو کچھ خرچ ہو وہ غلام کے ذمہ ڈالا جائے تو قاضی اس کا حکم نہ دے بلکہ یہ کہے کہ غلام مزدوری کرے اور جو کمائے اُس کے نفقہ میں صرف کیا جائے یا قاضی غلام کو بیچ ڈالے اور مٹن مولیٰ کے لیے محفوظ رکھے اور اگر قاضی کے نزدیک یہی مصلحت ہے کہ نفقہ اُس پر ڈالا جائے تو یہ حکم بھی دے سکتا ہے۔ یہی احکام اُس وقت بھی ہیں کہ بھاگے ہوئے غلام کو کوئی پکڑ لایا اور قاضی سے نفقہ کے بارے میں اجازت چاہی یا دو شریک تھے ایک حاضر ہے ایک غائب اور حاضر نے اجازت مانگی۔ (۵) (عالمگیری، درمختار)

۱..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۵۶۸.

۲..... المرجع السابق.

۳..... "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۲۳.

۴..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۵۶۹.

۵..... المرجع السابق.

و "الدر المختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۸۴.

مسئلہ ۱۰۸: کسی نے غلام غصب کر لیا تو نفقہ عاصب پر ہے، جب تک واپس نہ کرے اور اگر عاصب نے قاضی سے نفقہ یا بیع کی اجازت مانگی تو اجازت نہ دے، ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ غلام کو ضائع کر دے گا تو قاضی بیع ڈالے اور ثمن محفوظ رکھے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۰۹: غلام مشترک کا نفقہ ہر شریک پر بقدر حصہ لازم ہے اور اگر ایک شریک نفقہ دینے سے انکار کرے تو بحکم قاضی جو اس کی طرف سے خرچ کرے گا اس سے وصول کر سکتا ہے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۱۰: اگر غلام کو آزاد کر دیا تو اب موٹی پر نفقہ واجب نہیں اگرچہ وہ کمانے کے لائق نہ ہو مثلاً بہت چھوٹا بچہ یا بہت بوڑھا یا اپانچ یا مریض ہو بلکہ ان کا نفقہ بیت المال سے دیا جائے گا اگر کوئی ایسا نہ ہو جس پر نفقہ واجب ہو۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۱: جانور پالے اور انھیں چارہ نہیں دیتا تو دیا نہ حکم دیا جائے گا کہ چارہ وغیرہ دے یا بیع ڈالے اور اگر مشترک ہے اور ایک شریک اسے چارہ وغیرہ دینے سے انکار کرتا ہے تو قضاء بھی حکم دیا جائے گا کہ یا چارہ دے یا بیع ڈالے۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۱۲: اگر جانور کو چارہ کم دیتا ہے اور پورا دودھ دودھ لینا مضر ہو تو پورا دودھ دونا مکروہ ہے۔ یوہیں بالکل نہ دو ہے یہ بھی مکروہ ہے اور دوہنے میں یہ بھی خیال رکھے کہ بچہ کے لیے بھی چھوڑنا چاہیے اور ناخن بڑے ہوں تو ترشوادے کہ اسے تکلیف نہ ہو۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱۳: جانور پر بوجھ لادنے اور سواری لینے میں یہ خیال کرنا چاہیے کہ اس کی طاقت سے زیادہ نہ ہو۔<sup>(۶)</sup> (جوہرہ)

باغ اور زراعت و مکان میں اگر خرچ کرنے کی ضرورت ہو تو خرچ کرے اور خرچ نہ کر کے ضائع نہ کرے کہ مال ضائع کرنا ممنوع ہے۔<sup>(۷)</sup> (در مختار) واللہ تعالیٰ اعلم۔

شب بست و دوم ماہ فاخر ربیع الآخر شب پنج شنبہ ۱۳۳۸ھ

باتمام رسید<sup>(۸)</sup>

۱..... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۸۲.

۲..... المرجع السابق، ص ۳۸۵.

۳..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۵۷۰.

۴..... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۸۵.

۵..... "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب الطلاق، الباب السابع عشر فی النفقات، الفصل السادس، ج ۱، ص ۵۷۳.

۶..... "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النفقات، الجزء الثانی، ص ۱۲۳.

۷..... "الدرالمختار"، کتاب الطلاق، باب النفقة، ج ۵، ص ۳۸۶.

۸..... (یہ حصہ) بابکس ربیع الآخر بروز جمعرات تیرہ سواڑ میں بجری کو اختتام پذیر ہوا۔

## مآخذ و مراجع

### کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	المصنف	امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
3	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
4	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
5	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	سنن أبي داود	امام ابو داود سليمان بن ابي داود، متوفی ۲۴۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
7	سنن الترمذی	امام ابو یحییٰ محمد بن یحییٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
8	سنن النسائي	امام ابو عبد الرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۶ھ
9	المعجم الكبير	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
10	المعجم الأوسط	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
11	المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
12	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ
13	السنن الکبری	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۲ھ
14	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
15	مشکاة المصابیح	علامہ ولی الدین تمیزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
17	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
18	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۲ھ

## کتاب فقہ حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاوی الخانیة	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
3	الفتاوی البزازیة	علامہ محمد شہاب الدین بن یزید ازکردی، متوفی ۸۲۷ھ	کویت، ۱۴۰۳ھ
4	فتح القدير	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کویت
5	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	الفتاوی الہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ہند	کویت، ۱۴۰۳ھ
8	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابد بن شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
9	الفتاوی الرضویۃ	مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور